

دور جدید کا سیمینار کتاب

گوہر شاہی

تقریباً
ماہنامہ مولانا لہیا نوئی شیخ الحدیث علامہ الدین شاہی

مجلد
مولانا لہیا نوئی شیخ الحدیث علامہ الدین شاہی
جلد اول

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لہیا نوئی کی آخری خواہش کی تکمیل

منکبت لہیا نوئی

دورِ جدید کا سیمہ کذاب

گوہر شاہی

تقریظ،

جانشین مولانا لدھیانوی شیخ الحدیث مولانا مفتی نظام الدین شامزئی مدظلہ

تالیف،

مولانا سعید احمد رحیل پوری مدظلہ
خلیفہ مجاز حضرت شہید اسلام

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی آخری خواہش کی تکمیل

منکتابہ لدھیانویؒ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اشاعت اول _____ اکتوبر ۲۰۰۰ء

تعداد _____

قیمت _____

کمپوزنگ _____ صدیقی کمپوزرز، ماٹل کالونی

فون: ۳۵۰۳۰۰۷

ناشر _____ مکتبہ لدھیانوی، اسلام آباد

دوری ہاؤس۔ کراچی

فون: ۷۷۸۰۳۳۷

فیکس: ۷۷۸۰۳۳۰

پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم

(الحمد لله رب العالمین) جنی حیاوہ (الذی فیہ) (مصلحتی):

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں ہر شخص کو آزادی ہے کہ اسلام کے خلاف جو چاہے بے لور جس عقیدہ کا چاہے اظہار کرے۔ دنیا میں یہ واحد اسلامی ملک ہے جہاں پر اسلام کے خلاف بولنے والے کو اگر روکنے کی کوشش کی جاتی ہے تو حکومت سے لے کر عوام الناس تک اس کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ مرزا قلام احمد قادیانی کی ذریت ہو یا یوسف کذاب، گوہر شاہی ہو یا ڈاکٹر عثمانی، حقیق الرحمن گیلانی ہو یا محمد شیخ، جس کی مرضی جو چاہے بک دے، وہ دین من جاتا ہے۔ یہ ایسی زر خیز سر زمین ہے جہاں ہر فتنہ کی نہ صرف کاشت ہوتی ہے بلکہ اس کی آبیاری بھی ہوتی ہے۔ شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ ”جب فضل الرحمانی فتنہ شروع ہوا، اور اسے ایوب خان کی حمایت اور حکومت کی سرپرستی حاصل تھی، مولانا سید محمد یوسف پوری، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود، مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع اور دیگر علماء اسلام اس کے قلع قمع میں مصروف تھے (خود حضرت شہید نے بھی اپنی تحریروں کا آغاز اس فتنہ کی سرکوبی سے فرمایا تھا)۔ میں ایک دن علم کی نماز کے بعد بیٹھا انہی فتوں پر غور کر رہا تھا کہ اچانک دل ہی دل میں، میں نے اپنے اللہ تعالیٰ سے ہنگامی کرتے ہوئے عرض کی: ”یا اللہ آپ قادر مطلق ہیں ایک فتنہ ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا فتنہ شروع ہو جاتا ہے، کیا اسی طرح ہمارے زمانہ کی گزر جائے گی؟ کیا اہل حق اسی طرح پریشانی کی حالت میں رہیں گے۔“ یہ گفتگو کرتے ہوئے میں روتا رہا کہ اتنے میں ایسا محسوس ہوا کہ

جیسے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں: ”کیا پھر جنت ایسے ہی مل جائے گی۔“ اس فقرہ نے گویا دل کی سلتی آگ میں ایک ٹھنڈک کی کیفیت پیدا کر دی اور سکون و اطمینان نصیب ہو گیا۔“
واقعی حضرت شہیدؒ نے سچ فرمایا تھا۔

حضرت شہیدؒ کی پوری زندگی انہی باطل فتنوں کی سرکوبی میں گزر گئی، گوہر شہابی پر مقدمہ کے دوران علامہ احمد میاں حمادی نے حضرت شہیدؒ سے درخواست کی کہ وہ گوہر شہابی کے کفریہ عقائد پر مفصل کتاب یا رسالہ تحریر فرمائیں، حضرت شہیدؒ نے اپنے رفیق اور نائب مولانا سعید احمد جلاپوری زید مجدہم کو حکم دیا کہ گوہر شہابی کے کفریہ عقائد سے متعلق اس کی تحریریں جمع کریں، مولانا سعید احمد جلاپوری نے حکم کے مطابق تمام مواد جمع کیا اور حضرتؒ کی خدمت میں پیش کیا، حضرتؒ نے حکم دیا کہ تم خود ہی اس کو مرتب کرو۔ مولانا سعید احمد جلاپوری صاحب نے نہایت جانفشانی سے اس کتاب کو مرتب فرما کر حضرت شہیدؒ کے اعتماد کو جس طرح پورا فرمایا وہ خالص اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت شہیدؒ کی کرامت کا منظر ہے۔ کاش یہ کتاب حضرت شہیدؒ کی حیات مبارکہ میں شائع ہو جاتی تو حضرت شہیدؒ کو جو مسرت ہوتی وہ مولانا سعید احمد جلاپوری کے لئے بہت بڑا سرمایہ افتخار ہوتی، لیکن امید واثق ہے کہ حضرت شہیدؒ کی خدمت عالیہ میں جب یہ صدقہ چارہ پہنچے گا تو آپ کو روحانی طور پر جو مسرت حاصل ہوگی اس کے اثرات، مولانا سعید احمد جلاپوری کے لئے عظیم ذخیرہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ مولانا سعید احمد جلاپوری کو جزائے خیر عطا فرمائے اور امت کے لئے اس کتاب کو نافذ فرمائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و صحابہ و تبعہ

(مولانا مفتی) محمد جمیل خان

تقریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

(الحمد لله رب العالمین علی حبیبہ و آلہ و اصحابہ و اتبعیہ)

برادر محترم مولانا سعید احمد جلالپوری زید لطفہ کو ابتداً اسی سے مرشد العلماء حضرت اقدس شہید مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ کی رفاقت کا شرف حاصل رہا ہے اور حضرت شہید کی اس رفاقت سے انہوں نے بہت کچھ حاصل کیا۔ حضرت شہید کی زندگی میں ہی ان کی کچھ ایسی تحریریں منظر عام پر آئیں جس میں حضرت شہید کے قلم کی جھلک نمایاں نظر آتی تھی۔ جس پر حضرت اقدس نے بھی اطمینان کا اظہار کیا اور اسی بنا پر وراثت کی نیابت مدیر کی ذمہ داری حضرت شہید کے دور میں مولانا سعید احمد جلالپوری صاحب بہت اچھے انداز میں نبھاتے رہے۔ حضرت کے اس اعتماد کا سب سے بڑا مظہر یہ ہے کہ جب گوہر شاہی جیسے فتنہ کی بگڑ چکی تھی تو حضرت شہید سے مستقل تعینف کا مطالبہ ہوا تو حضرت اقدس نے مولانا سعید احمد جلالپوری کو حکم دیا کہ وہ اس کتاب کو مرتب فرمائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کی تکمیل اور ترتیب میں حضرت اقدس کی توجہ اور نظر کا بہت زیادہ اثر ہے۔ مولانا سعید احمد جلالپوری اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر علماء کرام کے لئے یہ بات بڑی سعادت ہے کہ اس فتنہ کی جڑیں کاٹنے کی پہلی جدوجہد اور سعی ان کے حصہ میں آئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مولانا سعید احمد جلالپوری کے قلم کی طاقت میں اضافہ فرمائے اور امت کو گمراہی سے بچانے کا اس کو ذریعہ بنائے۔

و علی اللہ حبیبہ و آلہ و اصحابہ و اتبعیہ

(مفتی) نظام الدین شامزی

شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ موریہ ڈیون کراچی

عرض مرتب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(المحمد للذی سئل) جلی جواد (الذی (مصطفیٰ):

مرشد العلماء، شہید ناموس رسالت سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ حسب معمول رمضان المبارک کے بعد ۱۵ شوال ۱۴۲۰ھ کو دفتر تشریف لائے تو اپنے خدام کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ زیر ترتیب کتابوں میں سب سے پہلے ”دور حاضر کے تجدد پسندوں کے افکار“ کی ترتیب و تدوین کی جائے اور اسے جلد از جلد منظر عام پر لایا جائے۔ حسب ارشاد اس پر کام شروع کر دیا گیا اور چند دنوں میں کتاب پیسٹنگ کے مرحلہ میں چلی گئی۔ پیسٹنگ مکمل ہوئی تو رفقا نے حضرت شہید کو اطلاع دی کہ چند صفحات خالی رہ گئے ہیں اگر آجانب گوہر شای کے نظریات و افکار سے متعلق کچھ لکھ دیں تو موضوع کی مناسبت سے اسے بھی کتاب میں شامل کر دیا جائے اور یوں دور حاضر کے تقریباً تمام مجتہدین سے متعلق قارئین کو مواد یکجامل جائے گا۔ حضرت نے اس تجویز کو پسند فرمایا اور راقم الحروف کو حکم فرمایا کہ گوہر شای کے لڑچر سے اس کی قابل اعتراض تحریروں، تقریروں اور اقوال و اعتقادات کو جمع کر کے مجھے دیا جائے تاکہ اس پر مناسب تبصرہ کر کے کتاب کا حصہ بنایا جاسکے۔ حضرت کے ارشاد پر جب گوہر شای کے لڑچر کا مطالعہ شروع کیا، تو اچھا

خاصہ مواد اکٹھا ہو گیا، اب اگر اس پورے مواد کو کتاب میں شامل کیا جاتا تو کتاب کی غیر معمولی ضخامت اور اس کی اشاعت میں تاخیر کا اندیشہ تھا۔ جب حضرت شہیدؒ کی خدمت میں یہ پورا مواد پیش کیا گیا تو حضرتؒ نے ارشاد فرمایا کہ اسے مستقل کتاب کی شکل دے کر الگ شائع کیا جائے۔ چنانچہ حضرتؒ کے ارشاد، راہ نمائی اور سرپرستی میں اس پر کام شروع کر دیا گیا۔

بدھ ۱۲ صفر کو تقریباً مسودہ کی حیثیت سے فارغ ہو کر راقم الحروف نے گوہر شامی کی تحریروں اور اس کے نظریات و عقائد پر مبنی ایک سوال نامہ مرتب کر کے حضرتؒ کی خدمت میں جواب کے لئے پیش کیا تو حضرتؒ نے اسے بے حد پسند فرمایا، اس کا نہایت مختصر اور جامع جواب لکھتے ہوئے واضح کیا کہ گوہر شامی کا فرد مرتد اور ضال و مضل ہے۔

اگلے ہی دن ۱۳ صفر ۱۳۲۱ھ صبح دس بجے حضرتؒ، شہادت کی خلعت فاخرہ سے سرفراز ہو کر راسی جنت ہو گئے، ہمیں اور پوری امت مسلمہ کو یتیم بے سارا چھوڑ کر چلے گئے۔ آج حضرتؒ کی شہادت کے ۳ ماہ بعد یہ کتاب قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ایک گونا گونی خوشی اور مسرت کا احساس بھی ہے کہ حمد اللہ حضرتؒ کی تحریک، تجویز اور خواہش و آرزو کی تکمیل ہو گئی ہے۔ دوسری طرف یہ احساس محرومی اور صدمہ بھی ہے کہ اگر حضرت اقدسؒ اس کتاب کو موجودہ شکل میں دیکھتے تو بلاشبہ ان کا دل ٹھنڈا ہوتا، ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے، اور بارگاہ الہی میں اس کی مقبولیت کی دعائیں فرماتے۔ لیکن :

اے ہمارا آرزو کہ خاک شدہ

میں اس کو شش کو حضرت اقدس شہیدؒ کے نام معنون کرتا ہوں اور دعا

کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب میرے حضرات اقدسؑ کی روح کو پہنچائیں۔ نیز دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرما کر قند گوہر شامی سے متاثر افراد کی ہدایت و رہنمائی اور غور و فکر کا ذریعہ بنائے۔ آمین

آخر میں حضرات علمائے کرام اور تمام مسلمانوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر اس میں کوئی غلطی دیکھیں تو اسے اللہ تعالیٰ کی عنایت اور میرے حضرات شہیدؑ کی توجہات اور دعاؤں کا شرع سمجھیں، اور اگر اس میں کوئی غلطی اور کوتاہی نظر آئے تو اسے میری کور مغزی اور جہالت پر محمول کرتے ہوئے اس کی نشاندہی فرمادیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ واللہ (لہاوی) دعو بہری (المبیل)۔

خاکہائے شہیدہ موسیٰ رسالتؑ

سعید احمد جلال پوری

فہرست

۱۵ مقدمہ

باب اول

- ۲۱ حالات اور خاندانی پس منظر
- ۲۲ وجہ تسمیہ و حوک گوہر علی شاہ
- ۲۳ ”روحانی سفر“
- ۲۴ گوہر شاہی کی و جالی گدھے پر سواری
- ۲۶ نہ نماز نہ روزہ
- ۲۷ باطنی لشکر کی تیاری
- ۲۸ گوہر شاہی کے پیٹ میں کتا
- ۳۰ انجمن سرفروشان اسلام کی بنیاد
- ۳۳ گوہر شاہی کا کروار
- ۳۶ مستانی کے ساتھ شب باشی
- ۳۸ مستانی کا عشق
- مستانی کی یاد
- ۳۹ غیر محارم سے جسم ویلا
- میں چلہ میں ہوں ورنہ!!

۴۰ گوہر شامی اور امیر کی دعا

باب دوم

۴۱ گوہر شامی کے کفر یہ عقائد

۴۲ قول و فعل اور تعویذ و تضرعات

۴۳ گوہر شامی مامور من اللہ

۴۴ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی

۴۵ اللہ تعالیٰ والا حکم کون

۴۶ خالق و نبات مجبور

۴۷ اللہ تعالیٰ نواب کے روپ میں

۴۸ اللہ کے ہاتھ میں حضرت علیؑ کی انحراف

۴۹ ظہر اسلام کے دفع اللہ حکم رسالتی

۵۰ نبیات کے لئے ایمان کی ضرورت نہیں

۵۱ شریعت محمدیؐ اور شریعت انہدی

۵۲ شرعی قوانین حقیقت پر لاگو نہیں ہوتے

۵۳ حقیقت کی آواز میں شریعت کا شمار

۵۴ شریعت نہیں عقلمندانہ

۵۵ شریعت اللہ حقیقت اور ملامت

۵۶ شریعت اللہ حقیقت اور ملامت

۵۷	نہیں۔ وہ میں روحانیت نہیں
۵۸	مکمل نہیں اور تحریف قرآن
۵۹	قرآن کے دس پارے لا رہیں.....
	کامیابی حاصل کرنی قرآن میں تصاویر
۶۱	اللہ کا نام لیتے وقت کا نیت ہے
	نہیں ہے عباد اللہ ہے
	حاصل پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا
۶۲	توجہ کی طرف نہ جا، کعبہ تیری طرف آئے
۶۳	اللہ تعالیٰ سے سنا لو کہ فیصلہ ہے
۶۴	حضرت انبیاء علیہم السلام کی توہین...
	حضرت آدم علیہ السلام کی تہمتی
	حضرت آدم علیہ السلام کی توہین
۶۵	حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کی ایک مثال
	حضرت آدم علیہ السلام کی توہین
۶۶	حضرت انبیاء علیہم السلام کی توہین
۶۷	دست برداری توہین
۶۸	دست برداری میں ایک ایک نماز کا ثواب ہر عباد کی کو نہیں ملتا.....
۷۰
	مرزا نیت کے اثرات.....
۷۱

- ۷۲ شیطان کی تعریف اور انسانوں کی مذمت
- ۷۳ دینی امتی اور بیعت میں راستے کی
- پانک لیا اور ہم سبھی
- ۷۴ دانش اور تاجہ کی پانک چاہتا ہے
- ۷۵ شہاب بن عظیم میں نہیں جلا کے
- ۷۶ **مکر و تکبر کر قلہ**
-
- ۷۷ حجر اسود پر گوہر شانی کی تصویر
- ۷۸ حج موقوف ہو گیا
- ۷۹ چاند، سورج اور حجر اسود پر شبیہ منجاب اللہ ہے
- ۸۰ ہماری چاند کی تصویر کو بھٹانا اللہ کی نشانی کو بھٹانا ہے
- ۸۱ گوہر شانی کی حجر اسود پر شبیہ کا ڈرامہ
- ۸۲ گوہر شانی مہدی
- ۸۳ ہمارے مقتیدت مند ہمیں امام مہدی سمجھتے ہیں
- ۸۴ عمومی مہدیت سے سزا کا خوف
- ۸۵ بھولے مہدی کو سزا کا خوف
- ۸۶ جعلی مہدی کا ہندوؤں نظر یہ عمومی
- ۸۷ گوہر شانی منصب نبوت پر
- ۸۸ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پلے ہیں
- ۸۹ حضرت عیسیٰ سے ملاقات کا عمومی
- ۹۰ گوہر شانی کا علی او جہار

- ۱۰۰ کوہ شہابی کے منصب پر
- ۱۰۱ شہابی کے منصب پر
- ۱۰۲ کفری تلقین
- ۱۰۳ کوہ شہابی کا مہم جو اور مددگار
- کوہ شہابی کی عبادت و عبادت کی تبلیغ

باب سوم

- ۱۰۷ کوہ شہابی کے کفر و ارتداد پر علماء اہل سنت کے فتاویٰ
- ۱۰۸ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شہید کا پہلا فتویٰ
- ۱۱۰ دہاکھت نبوت کا فتویٰ
- ۱۱۳ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی شہید کا آخری فتویٰ
- ۱۱۹ امام محمد باقر علیہ السلام کی دعوت و دعوت کا فتویٰ
- ۱۲۳ امام محمد باقر علیہ السلام کی دعوت کا فتویٰ
- ۱۲۵ امام محمد باقر علیہ السلام کی دعوت کا فتویٰ
- ۱۲۶ امام محمد باقر علیہ السلام کی دعوت کا فتویٰ
- ۱۲۹ امام محمد باقر علیہ السلام کی دعوت کا فتویٰ
- ۱۵۳ امام محمد باقر علیہ السلام کی دعوت کا فتویٰ
- ۱۵۴ امام محمد باقر علیہ السلام کی دعوت کا فتویٰ
- ۱۵۵ امام محمد باقر علیہ السلام کی دعوت کا فتویٰ
- ۱۵۷ امام محمد باقر علیہ السلام کی دعوت کا فتویٰ

- ۱۵۹ مفتی عبدالحق حقیق خانیوال کا فتویٰ
 ۱۶۲ جامعہ غوثیہ اوپنٹریف کا فتویٰ
 ۱۶۵ دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور کا فتویٰ
 ۱۶۷ امام اعلیٰ شیخ محمد بن عبد اللہ سیکن کا فتویٰ

باب چہارم

- ۱۷۱ فقہ گوہر شاہی کا تعاقب
 انسداد و بہشت گروہی حد الت ذریعہ غازی خان کا فیصلہ
 ۱۷۳ گوہر شاہی کے خلاف دوسری حد الت ذریعہ الی کی رو سے
 ۱۷۴ گوہر شاہی کے خلاف میر پور خاص کی حد الت کا فیصلہ

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی محمد و آلہٖ بنی المصطفیٰ

انگریزوں نے اپنے دور استبداد میں مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کیلئے مختلف نقشے چائے، ان سب سے خرد ناک اور بے حد تکلیف و جعلی نبوت اور جھوٹے ان کا ذکر تھا، انگریزوں نے امت مسلمہ سے جذبہ بغاوت غمگین کرنے، منصب نبوت کی تکلیف و آئین کے اور دین کے مسلمات کو ناقابل اعتبار بنانے کے لئے اپنے جہنی پشتی ملام سے مولوی نبوت برہ اکثر امت کو کرب میں مبتلا کر دیا، ملت اسلامیہ اور ہندو پاک سے مسلمان اس انگریزی نبی کے انگریزی دین کا زہر قسح کرنے اور اپنے بدو و لالائشے کو ان کے لئے سے اچھی فارغ نہیں ہوئے تھے کہ اس کے مٹاؤں نے پاکستان میں اس سے جتن بھتا یک اور فتنہ برپا کر دیا، جس کے بانی ریاض احمد گوہر شاہی نے یک لخت پورے دین کی عمارت کو آٹھ سینے کا اعلان کر دیا، اس نے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور اور کے شعار اسلام کا انکار کر دیا، حد قیہ ہے کہ اس نے نجات آخرت کے لئے دین و ایمان اور اسلام کی ضرورت کا بھی انکار کر دیا اس سے نزدیک ظالم شر نبوت، قرآن

میں آپس سے کمرہ بنی تعلیم سے دونوں مرے اور جا رہے ہیں۔

۲۔ انگریزی میں یہ لکھتے ہیں کہ "میراث کا شرف تھا۔ تو کوہ شامی

کا پیشہ ویز تک ہے۔

۳۔ بھلی نبی کا آپ مرزا غلام سرہانی انگریزوں کو فدا و فدا تھا۔ تو بھلی

ممدی کا حضور فضل حسین انگریزی دور کی برکات کا فدا و فدا مر رہا ہے۔

۴۔ انگریزی میں یہ لکھتے ہیں کہ "میراث کا شرف تھا۔ تو کوہ شامی

پس دو اہل تھا۔ تو امریکی ممدی رات رات ہر مستانی سے ہم آغوش رہتا

ہے۔

۵۔ پنجابی میں کے فرشتے "لی پی پی پی" صاحب تھے، تو کشمیری

ممدی کا پیر مرشد شیطان ہے جو گاؤں گاؤں اس کے پیشاب میں اسے نظر آتا

ہے۔

۶۔ ہندی میں نبوت نے اپنی قوم اور دھرم اور کائنات کو اپنے

آپ کو مغل برلاس لکھا، تو ممدی پاکستان نے بھی اپنی مغل بر اور کائنات کو اپنے

آپ کو "سید" بلوا کر لیا۔

۷۔ انگریزی میں یہ لکھتے ہیں کہ "میراث کا شرف تھا۔ تو کوہ شامی

انگریزی ممدی بھٹک اور چرس سے شوق کرتا ہے۔

۸۔ انگریزی میں یہ لکھتے ہیں کہ "میراث کا شرف تھا۔ تو کوہ شامی

ممدی کے لئے اپنے آپ کو مبلغ اسلام بن گیا، تو اس کے فرزند

بہادر کوہ شامی نے بھی شرف و شرف میں قومیت کے ذریعہ

مسلمانوں کا قرب حاصل کیا۔

۹۔ انگریزی نبی ہے مرشد تھا، تا انگریزی مسیحا بھی ہے مرشد

ہے۔

۱۰۔ انگریزی نبی اپنے آپ کو تمام مذہب کا لہو تار رہا تھا، تو اس کا
نقل و بردار امریکی معاشرہ بھی مذہب کی قید سے آزاد اپنے آپ کو تمام مذہب کا
رہنما سمجھتا ہے۔

۱۱۔ مسیح ہند اپنے آپ کو اپنی اقباد سے ان پڑھ گنہگار تھا، تو اس کا
روحانی رشتہ بھی ان پڑھ ہے۔

۱۲۔ انگریز کا خوف، طاقت، دولت تھا، تو اس کا نقش و رسم بھی
"جہالت و بھاری" میں اس سے کم نہیں۔

۱۳۔ علامہ آزاد کوئی سے فتنہ کی، غوغائی انگریزوں کے لئے تھی، تو
امریکی مسیحی کو امریکہ ہند کی تاجدار قوت حاصل ہے۔

۱۴۔ انگریز نبی کی آمد کے بھانکے اور اطمینان میں ہندو حاصل کی
سے، تو امریکی مسیحی نے بھی سرحد پار سکون کا نشان دیا۔

۱۵۔ انگریز نبی کا شوق مزاج تھا، تو مسیحی بھی صرف دھرم کے
کا لہو لہاتے۔

۱۶۔ علامہ آزاد کو اپنی آئین اور مذہبی اصولی، موعظی تحریف کا مطلب
قوت و توجہ نہیں تھی ان میدان میں اس سے پیچھے نہیں۔

۱۷۔ یہاں تواریخ اپنے آپ کو تمام مذہب کا لہو تار تھا، تو وہاں خدا کا
یہاں بھی اپنے آپ کو تمام مذہب کا لہو تار ہے۔ (ہونا چاہیے)

۱۸۔ امریکہ کے قوانین تو ہیں تو ان کا مطلب تھا تو امریکہ ان کی بھی

فتنہ کے بانی و مبانی و اصلیت و حقیقت، اس کی تحریک کا پس منظر، اس سے متعلقہ نظریات اور اس سے متعلقہ روشنی میں حاکمیت کی آراء و تہذیبی عمل میں مرتب کردہ امت مسلمہ کی رہنمائی کی جائے۔

متحدہ پارلیمانی سبائوں اور خطوط کے جواب میں تو یہ تصاویر دکھایا جا چکا ہے کہ یہ شخص ضال و مضل اور گمراہ ہے مگر یہ مطالبہ براہ جاری رہا کہ اس فتنہ کی تردید پر مستقل ایک مجموعہ تیار کیا جائے۔ اس کے مختصر اس شخص کے حالات، اس کی شخصیت، خاندانی پس منظر، تحریک کی ابتدا، اس کا کام نماد روحانی وغیرہ اس کے عقائد و نظریات، حاکمیت کے فتویٰ اور حامی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس کے تعاقب کی روئید اور درج کی جاتی ہے۔ لہذا اس کتاب کو چار ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے

پہلا باب : حالات۔ خاندانی پس منظر اور تحریک کا قیام

دوسرا باب : عقائد و نظریات

تیسرا باب : دیوبندی و بریلوی اور حرمین کے علمائے فتویٰ
چوتھا باب : حامی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس کا تعاقب
ہر اہل حق کا رد و انکار اور اس کے خلاف ہونے والے فیصلوں کی روئید اور۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس فتنہ کے شر سے محفوظ رکھے، اور اس فتنہ فیرت و ہود و فحاشی سے آئین۔

وزید الزہاوی زفر نبوی رحمہ اللہ

سعید احمد جلال پوری

باب اول

حالات اور خاندانی پس منظر :

نام : ریاض احمد گوہر شاہی ولد فضل حسین مغل ، صاحب گوہر شاہ

(انیسویں صدی کے وسط میں ۱۹۵۸ء)

لاہور ،

ولادت : ۲۵ نومبر ۱۹۴۱ء : صاحب گوہر شاہ لاہور ،

تعلیم : کلاں و صاحب گوہر شاہ میں ہی اعلیٰ سطح پر حاصل کیا

مقام کی زبان کے بعد مولانا صاحب اور دیندار کا کام لیا۔ مولانا صاحب اور دیندار کی شہرت سے اپنے کلاں میں مہذبہ کی قائم کیا۔ (لاہور میں ۱۹۵۸ء)

خاندانی پس منظر :

ریاض احمد گوہر شاہی ، لاہور میں پیدا ہوئے ، ان کے والدین ریاض احمد گوہر شاہی

اور ان کے والدین صاحب گوہر شاہی ہیں۔ ان کے والدین صاحب گوہر شاہی

گوہر علی شاہ میری کھرشمیر کا راجہ تھی۔ شمشیر میں اس نے قتل کا واقعہ ہم تر
 انہی حکمت نے قتل سے بڑے میں گزرتا رہا ہے۔ وہ بیان چلے گا کہ قتل سے پہلے
 شمشیر سے راجہ پٹانی آیا۔ شمشیر میں اس نے قتل کا واقعہ ہم تر
 (شو) شمشیر سے اس نے لڑکا تھا کہ ایک دفعہ ہم ہندوؤں نے ایک مسلمان کو قتل
 کر لی تو اس نے سات ہندو مار دیے۔

ہم ہندو گوہر علی شاہ شمشیر سے بھاگ کر راجہ پٹانی میں پناہ لے گئے۔
 راجہ پٹانی نے ہمیں کاغذ دیا تو فقیر نے چھاپ دیا اور فقیر نے
 قتل کیا کہ جو حکمت نے ایک جنگل میں رہا تھا۔ ضعیف الاقدار کوں نے جب اس
 آدمی کو اس کے ساتھ اس جنگل میں رہا تھا۔ پٹانی کوں نے فقیر کوں
 لے پناہ لے جانے لگے۔ اب گوہر علی شاہ نے کوں پٹانی فقیر کوں لے پناہ
 کر لوگ اس کے سر میں گئے اور فقیرت میں آکر اس جنگل کا رقبہ جو ان کی ملکیت
 اس کو ہندوؤں میں پیش کر دیا۔ اب یہ خاموشی سے اس جنگل پر قابض ہو گیا۔

وجہ تسمیہ و شہر گوہر علی شاہ

اب اس جنگل کے قلعے پر ایک نئی سیرت ہو گئی۔ گوہر علی شاہ کے نام
 منسوب سے اس کو حاصل کر کے گوہر علی شاہ لکھا جانے لگا۔
 اپنی زندگی کے آخری یوم میں گوہر علی شاہ کوں بہت پرانا اصل ہو کر رہا
 وہ پٹانی پہنچا۔ وہ وہیں اس کی وفات ہو گئی۔ مرنے کے بعد اس کے سر پر
 اس کو حاصل کر کے گوہر علی شاہ لکھا جانے لگا۔ وہ وہیں اس کی وفات ہو گئی۔
 میں ہوں گوہر علی شاہ جو من لکھا تھا۔ وہاں اس کے متعلقین نے گوہر علی شاہ
 گمراہی اور غلطی و زمین میں جو اس کا دھواں لکھا تھا۔ مختصر یہ کہ گوہر علی شاہ

گوہر شاہی چوتھی سال کی عمر میں اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے
 سرگرم ہو گیا۔ اس کے لئے اس نے درباروں اور مذاہنوں کے پتھر اکاٹے شروع
 کر دیئے۔ کئی سال تک سونے شریف سے پناہوں اور مالِ باغ میں چلے اور مجاہد سے کام
 لیا۔ ارامہ بھی بچا۔ مگر گوہر کو اس عمل نے بول (اردو میں غم) (۱۹۷۳ء)

اس مقصد کیلئے جامہ، اسٹار اور مدنی لاج کے دربار پر بھی رہا۔ نشہ بازوں اور
 چرخیوں کے پیچھے بھی دزدکانی کہ کوئی پیرٹے کا طریقہ بتا دے مگر کامیابی حاصل نہ
 ہو سکی، کئی دکانوں سے دعوت کی اور قازقی۔ اب ریاض احمد گوہر شاہی خود بخود خود دانی ملنے
 کے منصوبہ پر عمل درآمد کرنے کا سوچنے لگا۔ بیجا کہ وہ لکھتا ہے

”میں نے اپنی دکائی کا اشارہ پانچویں بھی واپس لوٹی چاہا لیکن
 سوچا کہ شہ تو اب بڑا بڑا ہو گیا تھا اور میں نے بھی نہ تھا اور کیسے کامیاب ہوئے؟“
 جب گھر سے نکل پڑا ہوں پوری قسمت آزمائیوں میں مجب مستی
 ہے۔ سمجھتا ہوں کہ فقیہ بن گیا۔ آزمائش کے لئے چڑیوں کو قسم
 دیتے ہوں۔ ادھر آؤں وہ نہیں آتیں۔ پھر آتا ہوں کہ چھ مہینوں وہ
 نہیں آتیں۔ پھر سمجھتا ہوں کہ ابھی فقہانہ محراب ہے۔“
 (اردو میں غم) (۱۹۷۳ء)

ریاض احمد گوہر شاہی کی دجالی گندھے پر سواری

پوری مریدی کے شوق میں گوہر شاہی نے لیا لیا چاہا ہے ”اور شیخوں معون
 نے اسے اس طرح چاہا“ دیکھو

"آج مصر کی غار کے بعد جب سفر شروع ہوا تو ایک گدھا میرے بائیں جانب میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ میں نے اسے لکھ انداز میں دیکھا۔ خود ہی قہقہہ لڑا۔ وہ چلے گا۔ لیکن سب سے دوہا تھا لگا خلیات سے ناٹا۔ وہ بگڑے گا۔ ات آنے والی ہے۔ جنگل میں پتہ نہیں دیتے۔ درختوں کے اچھی تیرا عمر بڑیاں بھی نہیں، نہیں تو ان درختوں سے کیا بنے گا۔ وہ تجھے گدھا میں گے اور تو دھولی کے کتے کی طرح نہ دین کا نہ دینا گا۔ ان طرح مارا جائے گا۔ بڑی مشکلات سے ان خلیات پر قہقہہ پاتا ہوں۔ پھر ایک شہر کانوں میں گونجتا ہے

درد دل کے واسطے پیدا یہ انسان کو
 ورنہ طاقت کیلئے کچھ گم نہ تھے کہ وہاں

اب شہر کے بارے میں بار بار سوچتا ہوں۔ اسٹن میں میری نظر گدھے پر جا پڑی وہ مجھے دلچسپ لگتا ہے۔ میں پریشان ماہو کیا کہ یہ گدھا گدھا ہے جو فٹس ہے۔ اب وہ مجھے آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے اور کہتا بھی آتی ہے کہ میرے لو پر سوار ہو جاؤ، میں جتا ہوں اور جتا ہوں۔ پھر گدھے کے ہونٹ ہلتے ہیں، جیسے کچھ پناہ دے گا۔ انہوں جوں ان کے ہونٹ ہلتے کتے میں اس کی طرف مٹتا گیا اور آخر کچھ یہ خدا اس کے لو پر سوار ہو گیا۔ وہ گدھا تھوڑی دیر بعد گار پر ہوا میں اڑنے لگا۔ میں نے باقاعدہ راولی، پنجاب

نے دیر یا عبور کرتے دیکھا، اپنے کانوں کے اوپر بھی پردہ لڑی۔ یعنی اس گمراہی کے پورے پاکستان کی میر کر اوی اور پھر مجھے وہیں اتار اجماع سے اٹھا تھا۔ اب فقیری کے سب نقشے ہاں ہو چکے تھے۔ اپنی حالت اور حماقت پر غصہ آ رہا تھا۔ میں جلد اپنے وطن پہنچ کر دنیا کے پیش چمکنا چاہتا تھا۔ میں جعدی جعدی قدموں سے جامہ و اتار کے دربار کی طرف رات دن سفر کرتے پہنچا۔ میرے بھائی میری تلاش میں وہاں پہنچ چکے تھے۔ مجھے اس حالت میں دیکھ کر تو پوچھا۔ کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا میں منزل پالی ہے۔ اب واپس چلتے ہیں۔“

(روایتی غزلیہ ص ۸۰-۸۱)

نہ نماز نہ روزہ :

الغرض کوہ شامی شیطانی چکر میں پھنس گیا۔ نماز و روزہ چھوٹ گئے۔ دین اہلین سے نفرت ہو گئی، جھوٹ فرانا شعار بن گیا، سینماں اور قہقہوں میں رات کھینچنے لگے۔ گویا جس سال کی عمر سے ہی وہ پاکباز دین ہو گیا، چنانچہ وہ لکھتا ہے

”اس دن کے بعد یعنی جس سال کی عمر سے تمہیں سال کی عمر تک اسی گمراہی کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی۔ بعد کی نماز بھی ادا نہ ہو سکتی۔ جو وہ فقیر دل اور خاموش سے تہذیبوں کی اور انہ کے محققوں میں ان پر طنز کرتا۔ شکاری مری تین پے ہوئے اور کاروبار میں مصروف ہو گیا۔ زندگی کا مطلب یہی سمجھ کر قوموں کے دن کی زندگی ہے ہمیشہ کرو۔ غارتو وقت سینماں اور

تھیابوں میں گزارا۔ وہ یہ اٹھانے سے پہلے جیل و حرا میں بیٹھ
 ہی جاتی رہی۔ کاروبار میں سے ایمانی و فرائض اور جماعت شہادت کی کیا
 رہی سمجھتے کہ نفس لاد کی قید میں زندگی کیسے گئی۔ سو ساتھیوں کی
 وجہ سے "سرمائیت کا اثر ہو گیا۔" (روحانی خزائن، ص ۹۰-۹۱)

باطنی شکر کی سہارا دی :

اس کے بعد جس کو بے شادی کی زندگی میں مکرر ضبط شدہ کتاب "دین الہی" میں اس
 کا مزید یہ افسانہ لکھ دیا کہ اس حقیقت پر اندازہ نہ کر کے تاثر لگوا دیا کہ اس
 کے لئے اپنے ہی کی تردید کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ۵ سال کی عمر میں جب کہ کو بے شادی
 و باطنی عمل کے ساتھ کی حیثیت سے نوازا گیا۔ ان دونوں تعریضات میں سمجھ گیا ہے ؟
 "اس لئے یہ ۱۰ سال میں خود فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ کو بے شادی کا مزید لکھتا ہے
 "۹ سال کی عمر میں جب کہ توفیق الہی آپ کے ساتھ
 نکاح دیا گیا تھا جو ایک سال بالآخر اس کے اثر سے پہلے چھڑا کر
 نہ رہا۔ یہ حوالی میں چار سال کے بچل میں پہلے گئے تھے۔
 جب کہ توفیق الہی حاضری طور پر تھا، جو کہ ۱۰ سال غائب رہا،
 اور پھر ۵ سال ۱۰ سال میں دوبارہ و سونے شریف کے بچل میں لانے کا
 جب یہی جس توفیق الہی ہی تھا۔

۵ سال کی عمر میں جب کہ کو بے شادی کا باطنی شکر کے
 ساتھ کی حیثیت سے نوازا گیا، اس کی وجہ سے بطوری شکر اور
 دنیاوی شیطانوں کے اثر سے محفوظ رہے۔ جس توفیق الہی اور

فضل نوری، ارواح، ملائکہ اور لطائف سے بھی اعلیٰ (Special) مخلوقیں ہیں، ان کا تعلق ملائکہ کی طرح براہ راست رب سے ہے، اور ان کا مقام، مقام احدیت ہے۔

۳۵ سال کی عمر میں ۱۵ رمضان ۱۹۷۶ء کو ایک نطفہ نور قلب میں داخل کیا گیا، پھر عرب سے بعد تعلیم و تربیت لینے کی مختلف مقامات پر بلایا گیا۔ ۱۵ رمضان ۱۹۸۵ء میں جبکہ آپ اللہ کے حکم سے دنیوی ذیولہ پر حیدر آباد مامور ہو چکے تھے، وہی نطفہ نور فضل نوری کی حیثیت پائے کھل طور پر حوالے کر دیا گیا، جس کے ذریعے دربار رسالت میں تاج سلطانی پہنا دیا گیا۔ فضل نوری کا بارہ سال کے بعد مرتبہ عطا ہوتا ہے۔ لیکن آپ نو دنیوی ذیولہ کی وجہ سے یہ مرتبہ ۹ سال میں ہی عطا ہو گیا۔

(دین الحق، ص: ۸)

گوہر شامی کے پیٹ میں کتا :

ہم نے شروع میں لکھا تھا کہ گوہر شامی فتنہ کا بانی تھا، تسلسل سے چنانچہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تئیں حمل کا قرار کرتا ہے، تحریک اسی طرح گوہر شامی لکھتا ہے کہ اس کے پیٹ میں بھی بچہ کی طرح رونے کی آواز آتی ہے۔ لکھتا ہے :

”ایک دن ذریعہ میں لگا رہا تھا دیکھا کہ ایک یہو

ریک کا موٹر گاڑو کتا اس کے درمیان سے گزرا اور بڑی تیزی سے

بھاگ کر دور پہاڑی پہنچ کر مجھے تصور نے اگا اور جب ذکر کی مشق
 بعدی تو دوسرے جسم میں داخل ہو گیا۔ اب دوران ذکر کا ہے لگا ہے
 میں اس کے ساتھ کہہ کر سر کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ کافی
 کمزور ہو چکا تھا۔ ایک دن ایسا بھی آیا کہ دو جسم سے اٹھائیں کمزور
 ہوئے کی وجہ سے بھاگ نہ سکتا۔ اللہ ہو کی ضرورت سے اس طرح
 پہنچ چکا تھا جیسے اسے کوئی نندوں سے مار رہا ہو۔ اب کئی دنوں سے
 اس کا جسم سے اٹھتا نہ ہو سکتا تھا لیکن دوران ذکر ناف کی جگہ پر کی
 طرح رونے کی آواز آتی کہ ہاتھ میں سر کیا ابا نے میں جل گیا۔
 تقریباً تین سال بعد جہاں سے رونے کی آواز آتی تھی اب کلمہ کی
 آواز کا شروع ہو گئی اور دن بدن یہ آواز بڑھتی گئی۔ ناف کی جگہ ہر
 وقت دھڑکن رہتی جیسے حاملہ کے پیٹ میں چہ ہو۔ ایک دن ذکر
 میں مشغول تھا جسم سے پھر کوئی چیز باہر نکلی۔ دیکھا تو ایک بچہ
 میرے سامنے ذکر سے مجھم رہا تھا۔ کبھی وہ بچہ میرے جسم میں
 داخل ہو جاتا اور کبھی میرے ساتھ ساتھ رہتا۔

کچھ ماہ بعد اس بچے کی شکل بدل کر شروع ہو گئی کبھی تو
 وہ مجھے بڑا دکھائی دیتا اور کبھی میری شکل بن جاتا۔ اب وہ میری
 شکل بن چکا تھا۔ فرق صرف آنکھوں میں تھا، اس کی آنکھیں گول
 اور بڑی تھیں، میرے ساتھ ذکر میں بیٹھتا، میرے ساتھ نماز
 پڑھتا اور کبھی کبھی مجھ سے باتیں بھی کرتا۔ اور ایک دن اس نے
 اپنا رقبہ منوں میں رکھ، چلا کر کہا اے باہمت شخص! جانتا ہے میں

کون ہوں؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگا میں تیرے افسوس
 ہوں۔ میں اور میرے مرشد نے تجھے دھوکہ دینے کی ہوشیاری
 کوشش کی لیکن تیرے مرشد کا حق تھا جس نے تجھے چاہیہ میں نے
 کہا یہ امر شد تھا۔ اس نے کہا جس سایہ سے تجھے ہدایت ہوئی
 وہ تیرے مرشد تھا۔ اور جس کی وجہ سے تجھے یہ کمائی ہوئی وہ میرا
 مرشد اللہ تھا جو تیرے مرشد کے روپ میں پیشاب میں نظر
 آیا۔ جو "مصنوعی رسول" بن کر آیا تھا۔ وہ بھی میرے افسوس تھا اور اس
 وقت جس نے تجھے عبد اللہ اللہ سے چاہا وہی تیرے مرشد تھا۔"

(روحانی سفر ص ۲۲۵۲۱)

انجمن سر فہرہ شان اسلام کی بنیاد

گو کہ میں ہی نے اپنے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جدوجہد کی۔ مگر
 اور غیر تعلیمی فن بھی پرست اور سید کے نام پر اس کے ساتھ بہت کچھ والے لوگوں کو
 چلانے کے لئے مقرب کیا۔ بناناچہ، بنگلہ اور ملازموں اور دیوانے والوں کے حیدر آباد
 کے قریب پارسا، کلاں کے مقرب میں انیسویں سال کرنا شروع کیا۔
 تک وہ اس میں اپنا کاروبار چلاتا رہا۔

اس دوران میں نے جن محنت کرائی وہ کام شروع کر دیا۔ مگر مقید رہا
 اس کے لئے۔ سیو، بی بی بی کے جس بی بی بی کے ساتھ کہ جانا اور بی بی بی
 تھی کہ قریب ہی ایک روایت پر کہ ابھی فٹ کر دیا جائے گا۔

بہت جلد سے جھانک رہا تھا لیکن وہی نماز نہیں مل رہی تھی۔ (تو یہ بھی)

یہ اہل حق ہیں ان کے پیچھے ہیں پولیس گئی ہوئی تھی۔ حوالہ دے کر کہتے تھے کہ
 "یہ لوگ تو خدا کے لئے جان و مال قربان کرنے والے ہیں۔"

اب یہ دنیا بھل کے طلبہ کو کمر باندھنے پر وہاں کے پرنسپل کو غصہ آیا۔ اس نے
 پرنسپل کو بتایا کہ میرے بھائی کو تو یہاں چاہئے تھا، لہذا وہاں سے بھاگا اور سیدھا
 حیدرآباد کے گھر چلا گیا۔ یہاں آتے ہی پرنسپل کی مریدی کا، غصہ و بارود شروع کر دیا۔
 اس سلسلہ میں کوئی شکی گستاخ ہے

"اے وحشی معلم ہو کہ حیدرآباد میں چلے جا اور غفلت خدا
 کا بخش پھیر۔ میں نے کہا اگر دنیا میں وہاں کرنا ہے تو راولپنڈی
 چھو۔ وہاں بھی غفلت خدا ہے اور جب دنیا میں رہنا ہے تو چھو مال
 وہاں سے دوری کیا؟" معلم نے کہا "میں نے کہیں منگوا لیا۔ جواب میں
 کہ "میں نے کوشش کی ہے کہ وہاں کوئی نہ پڑے گی۔ جب کہ میں
 اب دنیا کی غفلتوں سے لگ چھٹک رہا ہوں بتاؤں۔" جواب تو یہ
 کہ "میں نے دین کی خدمت کرتے ہیں، اللہ ان کی مدد کرتا ہے اور
 اللہ انہیں وہاں سے رزق پہنچاتا ہے جس کا انہیں حمان بھی نہیں
 ہے۔"

پہم شورہ میں ٹیگٹ بلڈ کے عقب میں
 خود کو دیکھ کر کہتے تھے کہ "میں نے یہ سب دیکھا ہے۔"
 شروع ہو گیا۔ وہ لوگ جو مسلمان تھے، انہیں رکھتے تھے کہ وہ
 شروع ہو گئے۔ یہ وہی ضرورت کا، سیدھا کہ۔ اب یہاں بھی
 وہاں کا حال دیکھو۔ یہ وہی پولیس پیچھے لگ گئی۔

بھپ بھپ کر حرکات کا جائزہ تھی۔ حتیٰ کہ ایک کمرہ بھی
 قرینی درخت پر فٹ ہو گیا۔ یا غور سنی اور میڈیکل کے طلبہ
 آتے۔ ڈاکٹر دھرم کی باتیں سننے۔ ان لوہی ڈاکٹر کا شوق پیدا ہوا۔
 پر نسل کو پتہ چلا جو دوسرے مقامات کا تھا۔ ان کو سختی سے منع کیا۔
 نکلن وہاں نہ آئے۔ اور ایک دن پر نسل نے چالیس اردوں کو قسم دیا
 یا جھ پڑنی اٹھا دیا استغنی دید۔ صبح کے وقت کچھ پوکیدار
 میرے پاس آئے اور کہا ہمیں بھ پڑنی اٹھا نے کا قسم ملا ہے۔ ہم
 نے کوئی مافلت نہ کری اور بھ پڑنی اٹھا کر سامان دور پھینک
 دیا۔

اب حیدر آباد سرے گھاٹ میں رہنے لگا۔ یہاں بھی
 لوگ آشروں ہو گئے۔ لوگ بڑی عقیدت سے ملتے۔ سوچائیوں
 نہ ان سے دین کا کام لیا جائے۔ سب سے پہلے عمر رسیدہ بزرگوں
 سے ڈاکٹر قلب کی باتیں کریں۔ انہوں نے تسلیم کیا اور خوب
 تعریف بھی کری لیکن عمل کے لئے کوئی بھی تیار نہ ہوا۔ پھر سوچا
 ملائے دین سے مدد لی جائے۔ کئی مالموں سے ملا۔ یہ لوگ
 ظاہری کو سب کچھ سمجھتے تھے۔ ان کے نزدیک ولایت بھی صم
 خابری میں تھی۔ بلکہ اکثر حامل قسم کے مولوی ہی فقیہ سمجھے
 تھے۔ بہت کم مالموں نے طربا طن پر صرف گردان ہلائی۔ اکثر
 مخالفت پر اتر آئے۔ پھر ان مابدول، زاہدوں سے رازدار ہو کر
 انہوں کی طرف رخ کیا تو یہ لوگ انکے قلب ابھی محفوظ تھے۔

ہوں نے دل کی بات تسلیم کر لی اور انہوں نے مغلایہ کھانہ اور
چرہ خوش روئی و نیت بارگاہوں میں بکثرت پیش کیا۔ پھر دو نعتیں اس
ذات کیوں مغللوں اور مسجدوں میں گونجی۔ پھر لوگوں کے قدموں
میں گونجی۔ جب اس کے خریدار دنیا و ہو گئے تو انہوں نے سنبھالنے کے
لئے انجمن سرفروشان اسلام پاکستان کی بنیاد رکھی تھی۔

(روحانی سفر۔ ص: ۳۸-۳۹)

سیدنا کوہر شاہی کی ارتدادی سرگرمیاں یہ تھیں اور
سید نے جو لوگ روحانیت کے نام پر اس کے پاس آنے لگے تو اس نے ماقہہ و اپنا
سرگاہانہ منصوبہ بتایا، اس کے لئے اس نے نوٹری کی خورشید کالونی کو منتخب کیا اور
۱۹۹۰ء سے ماقہہ و اپنی جماعت "انجمن سرفروشان اسلام" کا احاطہ کیا جو اس کا
سرگاہانہ منصوبہ تھا اور اپنی جماعت کا شناختی نشان "دل" منتخب کیا۔

کوہر شاہی کا کردار :

کوہر شاہی اپنے تئیں روحانی بزرگ، مامورِ حق، ممدی اور تمام
انسانوں کی بات و بند و قصور کرتا ہے۔ مگر اس کا ذاتی کردار نہایت بھیانک اور قابل
نفرت ہے۔ وہ مال و زر کا پیاری، عیش و عشرت کا لہو اور شہرت کا بھوکا ہے۔
ان کی بات چیت اور حرکت اس کے نزدیک حلال ہے اور غیر محرم سے اختلاف اس کے
غائب کا قسم صحت پیاز ہے۔ بلکہ یہی وہ جہاں ہے جس کے فریاد و مسلمانوں کے دین و
ایمان کا نقصان ہوتا ہے۔ وہ لایاقت سے طے حضرت انبیاء کرام اور ذاتِ نبوی کی کستاقی
شک و ہر تکلیف ہے۔ اس کے نزدیک انہی اپنی ذات اور اس کے خود ساختہ مذہب کے

مرد و سب کچھ کا قہر ہے۔ وہ تو ان کو بھی قہر ہے اور کتا حدیث سے بھی
پر تہا سے حکایت سے اور شریعت سے بڑا ہے۔

کوئی تہی رویہ نیت کے نام پر حرکت اور چلن دیتا ہے۔ کھانوں و مندر
معا کرنے کے لئے ایک خط میں غینائی پتہ کا سہارا دیتا ہے اور وہ حرکت اور
کو طویل محبت کرنے کے لئے کہنے اور کیا خط کی توہین و تذلیل کا اس کتاب پر تہا
ملاحظہ ہو۔

”سہول شریف سے سید صاحب مستانی کی ہجو لفظی میں
پہنچا اور ایٹ گیا۔ اسنے میں مستانی باب تھری پر بھی اور بچھے بھی
کھڑے ہونے کا اشارہ کیا۔ میں بھی مستانی کی طرف سے باب کھڑا
ہو گیا۔ مستانی نے کہ قلمدر پاؤں اور بھٹ شادو والے آئے ہیں اور
کہتے ہیں کہ ریاض و تنج کھری یا ستاری ہے اونی و شش کرتا
ہے کہ بھول ہوں کھر بھول نہیں پاتا۔ اس کو ایک کاس بھٹ کا
پارہ تاکہ فانی سے سب ذیل نکل جائیں۔ اس کے بعد مستانی
نے بھٹ کھر ماری اور بچھے کھر بھٹ کھڑے کی۔ اس کا ذیل تھا
کہ یہ اب ضرور حرکت ہے کائنات و حرکت کھر تہی اور میں چاہ
کہا کہ طرف چل دیا۔ آن پتہ کھر میں باب کھڑے و بارغ ہو تو
کھر آئی۔ کیا بچھے ہوں ایک کھر کے مفید۔ میں بھوتا تو میرے
ہاتھ کو بھوت اور کھر کے شے سے کھر باب کھر کھر کھر
کھر نہیں بنی تھیں لے کھر شریعت میں کھر لے۔ اس نے کہا
شرع و عشق میں فرق ہے۔ کوئی بھی کھر اس سے فوق و جبر۔

یہ لوگوں میں سے کسی کی قیادت ہے، حلقہ خدام بھی آئے ہوں۔ واقعی وہ
 خدام سے اور جو خدا کے مطلق میں اس قدر کہے، مصلوبی قوم
 ہے، حلقہ خدام بھی کوئی کیفیت نہ ہو، وہ جان بوجھ چاہتے ہیں۔ پھر
 اس کے لئے ان قومیں مجید میں صرف شہر کے لئے کی ممانعت
 ہے۔ جو اس وقت عام تھی۔ مختلف چرائی کا نہیں تھی۔ انہوں
 نہیں ملتا، صرف وہاں کے اس کے لئے کہ وہ تہرام کرتے ہیں۔ اُپر
 صرف لئے کی ہے، توپان میں بھی نہیں ہے، توپان میں بھی نہیں
 ہے، نامن میں بھی نہیں ہے، عورت میں بھی نہیں ہے، دولت میں
 بھی نہیں ہے۔ تو پھر سب لئے ترک کر دو۔ اب وہ ہر ملک کے
 نکاح میں پیش کرتے ہیں اور میں نے جانتا ہوں اور اس کو بے حد لذت
 دینے کو چاہتا ہوں۔ مختلف مقامات پر اثرات ہے۔ خواہ مخواہ اس
 عالم میں اسے حرام نہ دیا، وہب انہیں بھی تو سورج چلنے چکا تھا،
 اب میرے پاس کوئی اور، مسلمان کی بھوپری کی طرف جانے
 گئے۔ مسلمان نے کوئی کریمائی سے مصر فرمایا، امداد کو بہت
 دیا، اس کے لئے اور تیسری صفحہ چاہئے ہے۔ قرآن کے لئے
 تو یہ کیا ہو گا یہی ہے کہ اب ممبران مسلمان نے ممانعت کی وہ اسے
 عموماً اس کے ہیں اس کو وہاں ایک کاس بھی نہیں ملے گا۔ یہاں
 میں سوچ رہا تھا وہاں ایسے ہیں انہیں کچھ میں نہیں آ رہا تھا یہ تو
 شہر کے لوگوں کے حالت تباہی میں پڑے تھے۔ ان کی حالت
 مگر تھی انہیں اس سے ان کی عارف شریعت کا ممبران ہونے

جیسا کہ متن سرکار کا محکمہ دیتا، اس شہ کا سوار اور چوہا چلتا۔
 سید اسماعیل کا محمد قوام صاحب اس پختہ اور فائزہ پر حصار میر کا
 لہڑی صید، سعید غوری کا قوس کے ساتھ شکار کرنا، اپنے حبیب
 الاسلام کا اپنے نو قتل کرنا۔ قلندر بابا کا فائزہ پر حصار، ملازمی پھوٹی
 اور موچیس پانی رحنا۔ حتیٰ کہ رقص کرنا اور بعد ہر سی کا طواف
 بن کر منہ جانا۔ شاہ عبدالعزیز کے زمانے میں ایک دیہ کا ننگے تن
 کھڑے لیکن غنی سلطان بابو نے فرمایا تھا کہ مامریہ تصدیق اور
 نقایہ زندقہ ہے۔ مجھے بھی مامریہ باطن کے ظاہر میں چہرہ بھی
 تصدیق کا ثبوت نہ تھا خیال آتا کہ میں ہی لہڑی زندقہ نہ ہو جاؤں۔
 پھر خیال آتا کہ اگر مامریہ ہوا تو اس لذیذ نعمت سے محروم
 رہوں گا۔ آخر یہی فیصلہ کیا، قہور اس پنچو لیتے ہیں اگر رات کی
 طرح لذیذ ہو تو واقعی شرابا طور اسی ہو گا۔

(روحانی سفر۔ ص: ۳۳، ۳۴)

مستی کے ساتھ شب باشتی

گوشت باشتی نام نہاد بی بی اور چلہ کشی کے دوران یا چہرہ گل حلاوتے رہتے ہیں
 کی تفصیلات تو وہ خود ہی بھر جانتے ہوں گے، البتہ یہی اختیار طور پر جو چہرہ ان کی
 زمان سے نکل گیا، ان میں سے ایک مستی کا "اول رہا" قصہ بھی ہے۔ اس قصہ کو یاد کرنے
 سے اندازہ ہو گا کہ موصوف کس قدر پاک و امن اور محرمات سے غدار و شہرت ہوں
 گے؟ لکھتے ہیں۔

ہوا کہ "مستی کی بھونچائی میں چاہیے۔ مستانی
 ایک ہی ہے۔ جی لوڑے ہوئی تھی، میں اس کی ریلی بٹا کر اس
 کے قدموں کی طرف لیٹ گیا۔ وہ عورت شیرینی کی طرح
 میرے پیچھے لگائی۔ بھونچائی کی طرف بھی تھی مجھے نہیں نہ پھر
 وہاں پہلی ہی بار اس واقعہ کے بعد دوبارہ ابھی بھی نظر نہ آئی۔
 تم پتا آج تھنہ بعد مستانی نے سروٹ بدلی اس کے پاؤں میرے
 سر کے اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا نہ نہیں، میں خواہی
 ہوں۔ کتنے کئی آن رات کیسے آگے " میں نے کہا دیتے ہی۔ پھر
 پانچ شہرہ سہری گئی۔ میں نے کہا پتہ نہیں۔ اس نے سمجھا شاید
 آن کی زبان سے مجھ پر قربان ہو گیا ہے اور میرے قریب ہو کر
 رات کی اور پھر سینے سے چٹ گئی۔ ایک آفت سے چار سہری میں
 نور چننا۔ میں نے بیٹے کی لوشش کی ایسا کہ جسم میں جان ہی
 نہیں۔ چپ چاپ لینا سوچنا رہا فکر کیسے، نیا چھوڑی۔ لذات دنیا
 چھوڑے، اپنی خود روہی چھوڑی، جنگل میں اسیرا لکھا یہ ظہن
 شیعہ ن یہاں بھی پہنچ گیا۔ اب اللہ تعالیٰ ہی حافی و ماس ہے جو
 اس بعد صبح کی زبان ہوئی، جسم کو زبردست ہونکا کا جیسے کسی نے
 لٹا دیا ہو۔ اس رات کو مستانی نے بھی محسوس کیا اور اس جھٹکے
 کے ساتھ مستانی کے ساتھ بھی سینے سے چٹ گئے لو، میں چاہے گا
 میں چاہیے۔ " (روحانی سفر، ص ۳۰-۳۱)

مستی کا عشق

"اس واقعے کے بعد میں اور مستی پسند سے بھی
زیادہ قریب ہو گئے۔ ابھی انھوں میں عجیب سی مستی پیدا ہوتی
پھر مختلف ادوار سے باتیں کرتی۔ سیاہ چم سے گوالے سے سفید
کرتی، گولیوں کی طرح تھاتی جبکہ اس کی عمر پچاس سال کے لگ
بھگ تھی۔ ابھی میرے ہاتھ گویا کر رہے تھے۔ لڑائی اور بھی ناچنا
شروع ہو جاتی۔"

(معدنی، ص ۳۷)

مستی کی یاد:

معدنی سفر کے پہلے اقباس "مستی سے شہ باغی" سے اس غلط فہمی کا
ایکٹ تھا کہ شہید کو برٹش مجرم مارا ہے مگر اس کی "گولی" میں اس سے ہوا غوش پڑے
جاتے رہے ہوں گے مگر اس میں اقباس سے یہ غلط فہمی اور ہو جاتی ہے کہ
موصوفی کو مستی سے ایک "کائنات" تعلق تھا، جب اس کی یاد تازہ رہتی ہے۔
لکھتے ہیں:

"آج صبح گرا میں پھر مستی کا خیال کیا اور پچا ہوا کہ اس
واپسے پاس رکھ دیا تاکہ اسے بھی راہ راست مل جائے۔
پھر خیال ہوا کہ کیا نہ ہو کہ میری بیوی کو بھی مہمان بنادے
اور خیال تھا کہ مرید۔ لیکن قصور سے انہوں نے وعدہ پھر اس کی یاد
تازہ کی کہ اس نے چھوڑ دیا نہ مست کی ہے۔ اسے بھی چھوڑنا چاہتا تھا
مگر پچھتے۔ مہمان شریف، صحت شریف، بننے شہ اور انی سب

جبکہ میں کاپیٹ لیا کرتا تھا میں کا ہر ایک نہ صرف خدا میں ملتا ہے
میں کا یہ کرتا تھا کہ اسے مستحق اور کچھ اور حق کے ہوتے
پہرتے تھے۔ (رومانی ۱۰: ۱۰)

غیر محارم سے جسم دینا

کوہنہ میں میاں اور عکاسی میں اپنے پیش رو غلام ائمہ کو اپنی سے کسی طرح
پہچے نہیں دیکھنے والی فاشی کو کچھ کی بدولت اس کے لئے حقائق و تصورات کا رنگ
دیتے اور اس میں اس کے غیر محارم سے اختلاط کا آغاز عمل جالے تو یہی سمجھ جائے کہ
کوئی اور کی حقائق ہو گی، جو اس سے فیض حاصل کرنے آتی ہو گی، چنانچہ وہ اپنے ایک
ایک ہی اصول و بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے

"اور میری رات بھی وہ عورتیں آئیں جب قریب سے
ہو کر میری قمیص چوم لیتی۔ اس کو اللہ نے موت دی ہے تم
میں اس کی تعظیم کرو اور اس کو اس کے ساتھ وہ کرنا کہ جس سے
وہ اثر مند ہو کر پہلی تھیں۔ جب ابھی دل پریشان ہو تا تھا تو اس کی
پادشاہی تو اس کی عورتیں ایک دم جا بوجہ تھیں۔ وصال کر تھیں اور
پھر وہی نصرت پر حتمی اور وہ پیشانی کا نمہ کھڑا جاتا اور ابھی جسم میں
وہ ہوا تو وہ آواز دہا لیتیں جس سے مجھے انہوں ملتا۔"

(رومانی ۱۰: ۱۶)

میں چلے میں ہوں ورنہ !

کوہنہ میں ایک نوجوان عورت نے اپنے پیٹ پر ہاتھ لگائے کی عورت کی

تو وہ صوف نے اس، موت گھاٹ سے پہنچنے کا جو مذہبی کیڑا تباہ ہے کہ اسے چلے پورا
 کرنے کی بھجوری تھی ورنہ وہ اس کی خفاکش پوری کر دیتا، چنانچہ وہ نکلتا ہے

”ایک دوپہر کو میں چشموں کی طرف چھا کیا، ساتتے

میں ایک نوجوان موت لٹنی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے یوں عاجزی

سے پکارا کہ ”میں بابا، ہر کو۔ میں اس کے قریب چھا کیا۔ پھر

کہنے لگی اچھا ہاتھ نکالو دیکھو پیٹ میں چہ ہے یا نہیں؟ میں نے نہ

کسی عورت کو دھکا، کہنے لگی اس وقت تم ہی سب کچھ ہو اور پھر

بانسوں سے اپٹ گئی اس کی آنکھیں یوں کی طرح پٹک رہی تھیں۔

اور میں بانسوں سے چھڑانے کی کوشش کر رہا لیکن گرفت سخت

تھی، آخر میں نے عاجزی سے کہا اے محترمہ مجھے بھڑکے۔ میں

اس وقت جلد میں یوں لور جاتی، نہانی پر ہیز کی وجہ سے، نیا کو

بھونکنے ہوئے ہوں۔ کہنے لگی مجھے اس سے کیا۔“

(روحانی سفر۔ ص: ۳۱)

اظہار حقیقت :

کوہ شاہی کی شخصیت و کردار کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس شخص

کو حق، صداقت سے ضد اور راست گوئی سے خدا ہوا ہے کایہ ہے۔ شاید اس نے بھی

بھلے سے بھی سچ نہیں کہا ہو گا۔ لیکن انصافی ہو گی کہ اس کے پہلے اور آخری سچ، اور

پے شعار کا تہہ نہ ہونا چاہئے جس میں اس نے غیر شعوری طور پر اپنی شخصیت

کا قیافہ گرایا ہے۔ بلاشبہ اس کے اشعار اس کی ”شہادت“ شخصیت پر صد فی صد صادق

آئے ہیں۔ لکھتا ہے

نہ دیکھی لہجہ ات اپنی نہ دیکھا وہ غامی پیش
نہ لکھی بات یہ دن گئے شباب لہ لیاہ

(ترقی قلب، ص ۹۰)

اب میں قصہ شیطان کا ہے جو تجھ پہ طلب رہا
رہتا ہے اس قلم کو بھی کہ میرا پردہ نہ اٹھا

بھی تو آئے کامن کے چہ تیرا یا فقیہ کوئی
کہ تو ہے منظور نظر تجھے غمازوں سے کیا؟

بھی کئے گا پی لے ہنک ہے یہ شراب طمورا
وہ کے عجیب و غریب پندر لے کا قہر گمراہ

(ترقی قلب، ص ۸۹)

کوہر شاہی اور امریکی امداد :

کوہر شاہی امریکی اور برطانوی تحریک کا پس منظر کیا ہے؟ کن مقاصد اور کس
قوت کے اشارہ پر یہ تحریک وجود میں آئی ہے؟ اور اس کے لئے فنڈز کہاں سے آ رہا
ہے اس کی پوری تفصیلات تو ابھی تک صیفورڈ میں ہیں، تاہم روزنامہ جنگ لندن
نے ۱۹۹۹ء کے صفحہ ۵ میں اس خبر سے کسی قدر اس کا اندازہ لگایا ہے کہ
پس امداد کوہر شاہی کو کس قوتوں کی مدد پر اور کس تعاون حاصل ہے

”رہ مافی مشن کی ترویج و اشاعت کے لئے گوہر
شانی کو ایک لبنین ڈالر سالانہ کی پیشکش

گزشتہ سال وہ ہر شانی کے خاص نمائندے مسٹر زاہر
کلزار نے امریکہ کا دورہ کیا اور وہاں مختلف مذاہب میں گوہر شانی
کی تعظیم کا پرچار کیا۔ انٹرناکون کے قلوب اللہ تبارک و تعالیٰ
ہوئے اور انکی لاجنٹ سرلیض بھی شغایب ہوئے۔ جن میں
Mr. A. Rodrigues کے علاوہ ان کے دو اور ڈائریکٹر بھی
شامل تھے، بائمی مشورے کے بعد انہوں نے سر رکنی وفد
Mr A. Rodrigues کی سرانجامی میں گوہر شانی سے ملاقات
کے لئے آئرلینڈ بھیجا۔

سر رکنی وفد نے حضرت گوہر شانی سے ملاقات کی،
ان سے اور ان کے رہ مافی مشن سے بہ پناہ متاثر ہوئے۔ انہوں
نے جناب گوہر شانی و مسیح قرار دیا۔ اس سلسلے میں اللہ کی محبت
سے اس مشن و تعلیم کو پوری دنیا میں مختلف ذرائع سے چھیلائے
کی غرض سے، حضرت گوہر شانی کو ایک لبنین ڈالر سالانہ امداد کی
پیشکش کی۔ مقترب چند ہی دنوں میں یہ رقم حضرت گوہر شانی
کے حوالے کر دی جائے گی۔“

(روزنامہ جنگ لندن ۷ ستمبر ۱۹۹۹ء)

باب دوم

گوہر شاہی کے کفریہ عقائد

ہیما۔ پتہ بتایا گیا ہے کہ گوہر شاہی کی توحید کے قیام کو تقریباً بیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے، اس عرصہ میں اس نے بہت محدود پیمانہ اور محتاط انداز میں اپنا مذہبی شائع کیا ہے۔ حال کے مرتبہ میں اس پر گرفت کی جا سکے۔ زیادہ تر اس کے مرتبین و متبعین کے اس کے ”موقوفہ“ و ”موقوفات“ میں جب اس کے شائع کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی مجلس کی طرف سے ”موقوفہ“ لٹریچر میں درج ذیل چند کتابیں دستیاب ہیں۔

۱۔ موقوفہ شریعت، ترویج قلب (شعری مجبور)، تختہ انجیل (نئی)

۲۔ موقوفہ شریعت، اور حقیقت، بینہ و نور، پند و زور و وعدے سر فراش

۳۔ موقوفہ شریعت، ترویج قلب (جو حیدر آباد میں شائع ہو رہی تھی اور پانچویں

۴۔ موقوفہ شریعت، اور ان اس کے چند موقوفہ فرستے چلے گئے تھے، اس کتاب پر مقام

۵۔ موقوفہ شریعت، اور ان اس کے چند موقوفہ فرستے چلے گئے تھے، اس کتاب پر مقام

ان کتابوں میں اس نے جس قدر نام لکائے وہ ان میں ان کے چند اہل
 نقل کر کے اس کے کفریہ عقائد کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

قول و عمل اور تحریر و تقریر کا تضاد :

کسے کو تو کوہر شاہی نے ”انجمن“ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے
 اپنے مہجور شاگرد کے آخری ہنگام پر لکھا ہے :

”اغراض و مقاصد“

۱۔ معاشرہ کی تمام برائیوں کو قرآن و حدیث اور روحانی
 تعلیمات کی روشنی میں دور کرنا۔

۲۔ علم شریعت کے ساتھ ساتھ علم طبیعت کی تعلیم کو
 فروغ دینا۔

۳۔ لغت خوانی، ذکر و فکر، مراقبہ، تلاوت کے ذریعے
 نوجوانوں میں عشق اللہ و عشق رسول اللہ ﷺ پیدا کرنا۔

۴۔ مستقل حق الہی و معامت کے مقام کا تحفظ و
 فروغ دینا۔

۵۔ ناچیز بیرونی اور مادی امور کے عینہ کا قیام جس میں
 نوجوانوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا بندوبست کرنا۔

۶۔ ادویہ کا مبینہ تصانیف کو منظر عام پر لانا اور وقت و
 انداز و مدت کے تحت راسل و رسال میں متعارف کرنا۔

مسجد اور مسجد کو چاروں طرف سے غلہ بھرا کر تبلیغ کرنے

کے لئے ذریعے مسئلوں کے ایمان بخلا کر دے۔

۸۔ ہر مسلمان کو وہ مسئلہ مفہوم قرآن و حدیث و گستاخان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جانی و مالی بھلا کرنا اور اس میں مدد

دینا۔

۹۔ سفلی و علوی، جملہ جہاں اور اعلیٰ فقیہوں سے (جن

سے علماء و دانشمندان ہوں) علمی و عقلی بھلا کرنا۔

۱۰۔ اعلیٰ و سفلی اور اعلیٰ و سفلی کے درمیان اور اعلیٰ

کرامات کو بھلا کرنا۔

انہیں ہر فرد و شان اسلام پاکستان و جہ ۱۵۷۱ھ

میں کسی قدر توجہ اور قول و عمل پر اس کے منافی ہیں جیسا کہ اس
کے عقائد و نظریات سے واضح ہوتا ہے کہ وہ ان میں سے کسی چیز کا بھی قائل نہیں۔
پس وہ کون ہے یہ مسئلہ صادق آتا ہے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے

اور

گوہر شاہی مآ مور من اللہ :

یہاں گوہر شاہی کے کفر یہ عقائد کو کرانے سے پہلے ضروری معلوم

ہو گا کہ ان کی صداقت کی رو سے جہاں کہ وہ اپنی تعریف کو اس قدر مقدس اور مہم

مندانہ سمجھتے ہیں اور وہ اپنے ان کفریہ عقائد کو تحفظ فرمانہ کرنے کے لئے انہیں تادیب

توفی کا حال تھا۔ انھوں نے تمام قرآن مجید کو حضور ﷺ کی طرف منسوب ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے :

"میری خاندانی تعلیم یہ ہے کہ میں نے باطنی
 کی مدد سے اپنی تعلیم یا عمل میں کسی کی راہنمائی نہ کی
 حضور ﷺ سے ملنے کی ہے۔ اس وقت بھی حضور ﷺ
 ہی مجھے تعلیم دیتے ہیں۔ جتنا مجھے علم ہو جاتا ہے اور علم ہوتا ہے
 بتا دیتا ہوں یا تعلیم دیتا ہوں۔" (حق کی توفیق ص ۳۱)

گوہر شاہی مزید لکھتا ہے :

"جب ہم اس مشن کو پھیلانے کے لئے آئے تو ہم نے
 حضور ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے تو عام ہیں اور
 مولوی، رہبرانی، دستاویز ماننے کا۔" تو حضور ﷺ نے فرمایا: آپ
 جا میں ہم خود منوالیں کے۔ اور آج وہ منوار ہے ہیں۔"
 (حق کی توفیق ص ۳۲)

اسی طرح یہ معونہ دہری جگہ ملتا ہے

"انجمن بر فروع مشن کا روحانی مشن ہم نے اپنی مرضی
 سے شروع نہیں کیا بلکہ اس مشن کو اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی
 رضا سے مل گیا ہے۔" (حق کی توفیق ص ۳۳)

اسی کتب کے دوسرے صفحہ پر ہے :

”میں منجانب الہی صم ہے کہ ہم حق بات کو لوگوں تک
 پہنچائیں۔“ (حق و توازن، ص ۵۵)

اس کتاب سے ایک اور صفحہ پر کتاب ہے

”ہمیں ہمہ نمود کی کوئی ضرورت نہیں، ہم تو دنیا
 میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں، لیکن اس کے حکم پر دوبارہ شمع کا رخ
 کیا، ہم جو چاہتے ہیں منجانب اللہ کہتے ہیں۔“
 (حق و توازن، ص ۶۹)

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی :

گوکہ شیعہ اللہ تعالیٰ کی صفت روایت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے

”فمازل میں ایک کڑی شرط ہے کہ ہم اللہ کو، غیر رب
 میں یا اللہ ہم کو، کوئی اور پادشہ یا جو ہے ہم اللہ کو نہیں، غیر رب
 اللہ بھی نہیں نہیں، لیکن یہ جو کہ حدیث شریف میں ہے کہ
 اللہ تعالیٰ لا یسلط علی شیء الا وہو یسلط علیہ (لا یسلط علی شیء الا وہو یسلط علیہ)
 (روشنی، ص ۲۳-۲۴)

اللہ تعالیٰ کو علم کہنا :

گوکہ شیعہ کے نزدیک قَوْلُ اللہ، اللہ تعالیٰ نے کہنے سے پاں ہوتے ہوئے

بھی اپنی حقوق کے اعمال سے ادا ملے ہیں، چنانچہ کہہ کر شاہی تخت سے

قریب ہے شاہ، رُک کے اسے پھر بھی پتہ نہیں
 حیران ہوئے محمدؐ کا شوق تو نے پایا دو راستہ نہیں
 (تزیین قلب، ص: ۱۸)

خالق کائنات مجبور ! :

گوہر شانی خود کو اگرچہ ہر قسم کی قانونی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد سمجھتا
 ہے، مگر اللہ تعالیٰ کو مجبور کہہ کر اس کی توہین کرتا ہے

پہنچی نہ سہے گا ہرگز تو اس شاہ او کے بغیر
 کہ خدا بھی پھتا نہیں قانون خدا کے بغیر
 اسی نقطے کی تلاش میں طالبوں کی عمر برباد ہوتی ہے
 خدا کی قسم اسی نقطے سے مجبور خدا کی ذات ہوتی ہے
 (تزیین قلب، ص: ۱۷)

اللہ تعالیٰ خواجہ کے روپ میں :

اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ "اَللّٰہُ کَلَمٌ لَا یَبْصُرُ" وہ کسی صورت و جسم کی قید
 سے ماوراء الوجود منزه ہے مگر یہ بد خصلت ذات باری کو خواجہ گورو ناتھ جی جی کے روپ میں
 اظہار کرتا ہے۔ اس ملعون کی شان الہی میں ہرگز کوئی ملاحظہ ہو

”اس قہر سے پوچھا اللہ کدھر ہے؟“ کہنے لگا جس دور سے اس قہریں روز و پناہ ستاروں کا دیدار بڑا مشکل ہے۔
 بہت ہی دور رہتا ہے۔ سب ان (اس) پاروں سے پوچھو کہنے
 کے اللہ ہی، یا میں کھو متا رہتا ہے۔ کبھی خواجہ کے روپ میں اور
 کبھی اس کے روپ میں دو تو اس دنیا میں کھو متا رہتا ہے۔
 اور ان کی وجہ سے غیب ان کی بات کہتی ہے، یہی سیدہ (دش چہرہ)

اللہ کے ہاتھ میں حضرت علیؑ کی انگلی تھی :

”ات اہی اور فخر گوین جھٹکے“ اللہ الی ایہ مثال کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ
 زیورات کے محتاج ہو گئے ہیں، اعلیٰ ہے

”حدیث میں ہے کہ میں نے خدا سے ہاتھ ملایا،
 ایک مہر کی حدیث میں ہے کہ دیدار کے وقت حضور پاکؐ نے
 خدا کے ہاتھ میں وہ کھو گئی، یعنی جو انہوں نے حضرت علیؑ کو
 دی تھی۔“ (یا کما ملات من ۲۴)

اس معنی سے کوئی پوچھے یہ خانہ زاد حدیث اس نے اس ٹیبل میں دہائی
 ہے ”خیر“ حدیث میں کہاں ہے ”اللہ اللہ ہی قہر ہوتی“

کلمہ اسلام کے بغیر اللہ تک رسائی :

”قہر گویم اور اعلیٰ حدیث مبارکہ میں ہے کہ تمام انبیاء کرامؑ نے اپنی اپنی قوم
 کے لئے اللہ کو دعوت دی کہ ”اللہ کو اللہ ثابت اور مجھے اللہ کا رسول مان لو، فلاں
 زبان کے“ مگر اس ملعون کے نزدیک فلاں و نجات آخرت کے لئے کلمہ اسلام کی بھی

نجات کے لئے ایمان کی ضرورت نہیں :

خداوند نے جو لوگ ایمان لائے اور ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے، ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔

جس دل میں خدا کی محبت ہے وہ خود بخود نجات پا جائے گا۔
 میں نے یہ نہیں سنا کہ جو شخص میں نہیں پائے گا۔

(پارہ گزشتہ ص: ۲۸)

خداوند نے جو لوگ ایمان لائے اور ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے، ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔

خداوند نے جو لوگ ایمان لائے اور ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے، ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔

من الاحوال من الخافضات (آل عمران ۸۵)

خداوند نے جو لوگ ایمان لائے اور ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے، ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے لئے نجات کی ضرورت نہیں ہے۔

بناو کاروں میں سے ہو گا۔" (زبدہ حضرت عثمان)

مگر یہ بدعت ارشادات الہیہ اور انصوص قرآنیہ کو نظر کرتے ہوئے کہتا ہے
 فوز قاین آخرت کے لئے فکر اسلام کی ضرورت نہیں، کیونکہ اسلام کے بغیر
 نجات ہو جائے گی، چاہے وہ کسی بھی مذہب کا ہی وہاں ہو مگر حقیقہ اس کے دل میں
 بود و جنم میں نہیں جائے گا۔ العیاذ باللہ۔

شریعت محمدی اور شریعت احمدی :

گوہر شہی آنحضرت ﷺ کی نبوت و شریعت کا انکار کرتے ہوئے
 نے، یں، شریعت اور نئے قرآن کو متعادی کر رہا ہے۔ اسکی ایسی منطقی تاہم ہو

”جو لوگ پانچ وقت رب کو یاد کرتے ہیں، نماز بھی رب

کی یاد ہے ان کی انتہا مسجد ہے۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ساتھ ہر

وقت اللہ اللہ کرتے ہیں تو وہ حضور پاک ﷺ کے قدموں میں

تختی جاتے ہیں، جب وہ قدموں میں پہنچ جاتے ہیں، اس سے پہلے

پہلے شریعت محمدی ہے۔ اس کے بعد پھر شریعت احمدی

شروع ہو جاتی ہے۔ اس کی جو نماز ہوتی ہے وہ روحانی نماز ہوتی

ہے۔ جب حضور پاک ﷺ شب معراج میں گئے تو آپ ﷺ

نے پہلے رست المقدس میں سب نبیوں اور ولیوں کی روحوں کو نماز

پڑھائی تھی۔ پھر انہی نماز ملی اور وہ اپنے جو نماز ملی وہ

نفسانی لوگوں کیلئے تھی۔ وہ جو نماز پڑھا رکھے تھے وہ پاک لوگوں

کیلئے تھی۔ لیکن حضور پاک ﷺ کے پیچھے جو نماز پڑھتا ہے،

اللہ جواب دیتا ہے۔ ایک مہربان۔ یہ ایک چھوٹی سی ولایت
 ہے، اس کے بعد پھر کیا ہو گا ہے۔ ایک حقوق جس کا نام
 دیوتا ہے۔ وہ قلب والی حقوق حضور سے پاس کتنی اور یہ الہی
 یہ اللہ کی ذات کی طرف جاتا ہے۔ دت المعور سے آگے
 فرماتے ہیں کہ جاتے اور یہ دت المعور سے بھی آگے چلا جاتا
 ہے، جہاں رب کی ذات ہے نہ ہی جس سے حضور پاں پہنچتے
 وہاں پہنچے اور ان حقوقوں کے ذریعے ولی اللہ وہاں پہنچتے ہیں
 پھر ایک دور کے کوہ کے پیارے دیکھتے ہیں، پھر وہ اللہ کا نقشہ
 ہے وہ اس کے دل میں درخشاں ہو جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 اب تو اپنے چلا جا اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے، ولی اللہ کا
 مطلب ہے اللہ کو دیکھنے اور اس سے باقی نہیں کرے، بہت سے ولی
 تئیں آگے لگ جاتے ہیں۔ پھر کچھ خاص ولی ہوتے ہیں وہ
 اس سے آگے بھی جاتے ہیں، وہ جو اس سے آگے بھی جاتے ہیں
 اس کے بارے میں حضور پاں پہنچنے کے فرمایا ہے وہ ایک
 غیر معمولی ہے، پھر وہ آگے بڑھ جاتے ہیں پھر دیکھتے ہیں کہ
 چاروں طرف ہیں، پھر جب وہ انہوں سے آگے جاتا ہے پھر وہ اس
 بارے میں کو کھراتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ دت تعالیٰ پہنچا دے، اپنی جہاں اللہ تعالیٰ ہمیشہ

شرعی قوانین طریقت پر لاگو نہیں ہوتے :

شریعت و طریقت اسلام کے وہ آئینے ہیں مگر یہ طعن ان دونوں کو ایک

کہ یہ امر کلین خاقان آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے۔ یہ سن کر شاہ صاحب نے اور است اس خاقان سے مخاطب ہوئے اور پوچھا تمہیں کیا چاہئے۔ "صرف اسلام یا خدا" اس انگریز خاقان نے بوجہ کہا۔ خدا۔ شاہ صاحب نے کہا نصیب ہے ہم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں۔ خدائی طرف دو راستے جاتے ہیں ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا ہے اور دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔ وہ امر کلین خاقان بڑی توجہ سے سرکاری باتیں سن رہی تھیں۔ سرکار نے فرمایا دین کے ذریعے جو راستہ جاتا ہے وہ اس طرح سے ہے جس طرح کوئی گاڑی شہر سے ہو کر گزرے۔ شہر سے گزرنے کی وجہ سے اس پر بہت سے قوانین لگے ہو جاتے ہیں۔ راستے میں سگنل بھی آتے ہیں اور اسٹاپ بھی آتے رہتے ہیں۔ نہ نصیب کی پوری پابندی کرنی پڑتی ہے اور گاڑی بھی ایک سیٹے سے چلتی پڑتی ہے۔ خدائی طرف دوسرا جاتے وہ راستہ عشق و محبت کا راستہ ہے۔۔۔ کل اس طرح جیسے کوئی گاڑی شہر میں داخل ہوئے غیر ہی اپنی منزل کی طرف روں۔ وہاں وہ اس پر شہر کے قوانین بھی لگائیں ہوتے اور وہ شہر کے قوانین پر عمل کے بغیر ہی اپنی منزل کی طرف کاٹن رہتی ہے۔ ایسے راستہ کو بائ پاس کہتے ہیں۔

(امام ابو حامد غزالی ص ۱۰۹)

شریعت و طریقت لازم و ملزوم :

وہاں تو ان فقہانے باشندے کے مصداق کو ہم شریعت اپنے خود سنا دے گا تو ان

اللہ کی قوانین طریقت پر آگے نہیں ہوتے "کو بھال کر رہتا ہے کہ شریعت و طریقت لازم و ملزوم ہیں۔ اسی تضاد ہی کی خاطر ہو سکتا ہے

شریعت و طریقت لازم و ملزوم ہیں۔ جو مسائل
وہاں پا، صین دیتے ہیں وہ بہت جلد اپنی منزل پا لیتے ہیں۔
صرف باور کرنے والے اگر ہی کمال نہیں کے اور صرف نماز
پڑھنے والے نمازی سمجھتے ہیں۔ رب تک پہنچنے کے لئے دونوں
چیزیں جاری ہیں۔" (حق کی تلواریں ص: ۱۲)

نماز روزہ میں روحانیت نہیں :

کوہ شامی کے نزدیک نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ میں روحانیت نہیں ہے، سوال
یہ ہے کہ اگر ان ارکان اسلام میں روحانیت نہیں، تو کیا روحانیت شریعت کی اور محرموں
سے اعتقاد میں ہے اگر ہاں شامی نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ کی روحانیت کا انکار کرتے ہوئے
مستحب ہے

"نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ عبادات ہیں روحانیت
نہیں۔ روحانیت کا حلقہ دل کی تک تک کے ذریعے اللہ اللہ کرنا
ہے، جس کے ذریعے انسان میں نور پیدا ہوتا ہے اور اس نور کے
ذریعے انسان میں وہ جو دیگر مخلوقات بھی پیدا ہو کر اللہ اللہ
کے تک پہنچتی ہیں، پھر یہ نمازیں پڑھتی ہیں روزے رکھتی
ہیں۔ ان کا یہ عمل قیامت تک جاری رہتا ہے۔"

(حق کی تلواریں ص: ۳)

گوہر شاہی اور تحریف قرآن :

گوہر شاہی کی دستبرد سے کوئی بھی مکتوب نہیں آتی کہ اس مکتوب
نے قرآن بھی اپنی مرضی سے بدلا دیا ہو یا کچھ بدلاتا ہے

"قرآن مجید میں بابہ آیت" "توحید علیہ" "محلہ"

(یعنی عکس کو چھوڑ کر چلا آئے)

(بندر ہزار ص ۲۹، طبع ہول ۱۳۰۲ھ)

قرآن مجید کی حفاظت کا اہم ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اور جس طرح چاہو وہ
محل پہلے آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا تھا وہی کسی بدعت اور فتنہ کی تبدیلی کے ٹھیکہ
کی طرح اب تک محفوظ ہے۔ ان تک کسی طاع آواز کو اس میں ذرا ہر تبدیلی یا تحریف
کی بدلت نہیں ہوتی تھی، مگر اس وریدہ بیان نے اس کو بھی اپنی تحریف کا نشانہ بنایا اور
اس مجمع راہ بند کو قرآن کا حصہ کر کے اپنے فخر و ارتداد پر مہر تصدیق ثبت کر دئی اسکی
طرح اپنی مادی تصنیف "تخت الجاں" میں مذکور ہے

"پہلے احوال ہیں پھر اس کے بعد ایمان ہے۔ احوال اور چیز ہیں۔

ایمان اور چیز ہے۔" (تخت الجاں ص ۱۲۰)

یہ بھی اس کی بھی تحریف ہے کہ قرآن مجید میں ایمان مقدم ہے اس کے
بعد احوال ہیں چنانچہ ارشاد الہی ہے "وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ" یعنی پہلے
ایمان ہے اس کے بعد احوال ہیں۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم
السلام سے پہلے ایمان کی دعوت دی اس کے بعد احوال کی طرف متوجہ فرمایا۔ مگر اس
مذہم راہ بند کا کیا بیٹہ کہ اس نے جو وہ کام کوائے بدعت و فتنہ اور تعلیمات اسلام
کے خلاف ہو۔

قرآن کے دس پارے اور ہیں :

”وہ شہابی کے نزدیک آنحضرت ﷺ کا بارہوا تیس پاروں اور قرآن اسی
قرآن نہیں بلکہ اس کے دس پارے اور ہیں جو اس کے دل کو لگتے ہیں، چنانچہ وہ کہتا

”یہ قرآن پاک مومنان میں سے لے لے ہے۔ جس طرح
ایک حجر موم کے لئے جبکہ وہ در احمر خواہ اس کے لئے جو سبز بہ
یہ نہ ملتا ہو اسی طرح قرآن پاک کے دل پارے اور ہیں، جب
اس نے اللہ کو پسنے کی غرض سے اہل باغ سمون شریف میں بارہ
مہر کاوت، مہارت و بیاضات اور مجاہدات کے قہر پر باطنی اور
مخالف ہو یا شمع ہو گئے۔ باطنی قہر قاتلہ کے سامنے آئیں
چند دس پارے بھی سامنے آگئے۔“ (احقر کی خواہش ص ۵۷)

ظاہری اور باطنی قرآن میں تضاد :

”نہ صرف یہ کہ وہ جو وہ قرآن کو ناقص سمجھتا ہے وہ وہاں تک ویرانی
کے واسطے ہے جو وہ ظاہری قرآن کو باطنی کو پرستش کی نیکیوں میں گھڑے ہوئے
ظاہر باطنی قرآن سے متصادم ہے اور علمائوں کے ظہری اور باطنی کے باطنی
قرآن میں تضاد ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے

”چھریہ قرآن مجید کا وہ دس پارے کہہ لو کہ یہ چھوڑ
جاتا ہے۔ وہ کہہ دیتا ہے۔ قرآن پاک پانچ پارے تھے، نہیں
ظاہری اور باطنی، ظاہری قرآن مومنان کے لئے، باطنی قرآن

ہوں کہ طہر مطاہر ہوتا ہے۔ پھر بوجہ لڑائی تک پہنچ جاتے ہیں ان کو
 مارا طہر ملتا ہوتا ہے۔ ان باطنی دس پادوں کے علم میں ہی پانچ
 دہائیوں کے ہیں۔ اور پانچ بیویں کے ہیں۔ ساری دنیا کا محور چالیس
 کے لوہے ہے۔ پید بھی چالیس کا ہوتا ہے۔ " (حق کی آواز ص ۳۵)

اللہ کا ذکر وقت کا ضیاع ہے :

" یہ قرآن مجید فرماتا ہے اٹھتے اٹھتے لینے میں لاکھ کرو۔
 وہ پارے ملتے ہیں اپنا وقت ضائع نہ کر، اسی کو دیکھ لینا اس کی یاد
 آئے تو۔ " (تواریخ نبوت ص ۱۱۱ خطاب لشکرِ پاکِ برائی)

نماز پڑھنا گناہ ہے :

" یہ قرآن مجید فرماتا ہے نماز پڑھو ورنہ لشکر ہو جائے
 گا، دوتے ہیں اگر تو نے نماز پڑھی تو لشکر ہو جائے گا۔ انھوں
 نے (اس پارے) کہا کہ جب نماز کا وقت آئے تو اس اسی کو دیکھ
 لے جس کی نماز ہے۔ " (احقر باور)

کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا :

" پھر اس قرآن نے کہا ذرا بھی پانی پینے کا تو ہے روزہ

نوت چاہے گا میں نے (میں پارے) کہ میں رات بھر تیرا پیارا ہوں
 روزہ نہیں ٹوٹے گا۔۔۔ (عولہاں)

تو کعبہ کی طرف نہ جا کعبہ تیرے ہی طرف آئے :

”آپ کے پیرایہ کیا یہ قرآن فرماتا ہے حقیقت ہے قرآن
 میں ضرور چار قسموں نے (میں پارے) کہا ہے کہ میں نے
 قرآن سے طرف انعم قات ہے میں تو (کعبہ کو) تو انعم علیہ
 اہل بیت کے لئے ہے، قرآن سے یہ ہے، تجھے قالہ کے لئے ہے، تو ہے
 ہے، تو میں کعبہ کی طرف میں چاہتا ہے ”وہ کعبہ تیرے ہی طرف
 آئے۔۔۔ (عولہاں)

زکوٰۃ سارے ستانوے فیصد ہے :

”یہ قرآن میں ہے کہ ”وہ کعبہ“ میں ہے، قرآن
 میں ہے، تو میں کعبہ کی طرف میں چاہتا ہے، تو میں
 ہے، تو میں کعبہ کے لئے ہے۔۔۔ (عولہاں)

حضرات انبیاء کرامؑ کی توہین :

”میں نے کعبہ کو چاہا ہے کہ میں نے کعبہ کے لئے ہے، تو میں

ہوئے کہ دشمن کا چہ کیوں اٹھایا، آپ نے اس سے کو مار کر زمین
 میں دفن کر دیا۔ دوسرے دن پھر آپ کی غیر موجودگی میں آکر کا
 ہے کو نہ پا کر خفا میں، دشمن کی آواز دی وہ زمین سے حاضر حاضر
 کہ نکل آیا، اللہ اس سے وہیں پھوڑ کر پھر چلا آیا، اب کی دفعہ آدم
 علیہ السلام نے اس کے چار ٹکڑے کئے چاروں پہلوؤں پر دور
 دور پھیل دیئے۔ حتیٰ کہ اللہ نے آکر پھر آواز دی خفا میں پھر
 حاضر ہو گیا۔ اس بار آدم علیہ السلام نہ سخت غصہ آیا اور کوئی
 ترمیم بھی نظر نہ آئی تب آپ نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے
 لٹھایا۔ اب اللہ آپ کی موجودگی میں آیا، آواز دی تو آدم علیہ
 السلام کے دل کے قریب سے ہی حاضری کا جواب آیا اللہ نے
 کہا اب میں رو میرا یہی مطلب تھا۔

(عیدہ نور، ص ۱۱۰، ۱۱۱۔ طبع اول)

حضرت آدمؑ کی توہین :

گو یہ شے ہی عنوان کتاب ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو نعوذ باللہ، آنحضرت
 ﷺ سے حسد ہو گیا تھا اور اس پر ان کو سزا دی گئی، چنانچہ وہ نکلتا ہے

”جب آپ (آدم) یہاں پہنچے تو آپ کو ایک دن
 مرض برسی کا شفق ہوا جس پر اللہ اللہ محمد رسول اللہ تعالیٰ
 تھا۔ آپ نے جب اسم محمد، اللہ تعالیٰ کے ساتھ تلمذ کیا تو
 نبیال ہوا کہ یہ محمد کون ہیں؟ اب کیا تمہاری لہجہ میں ہو سکتے،

قبر کے پاس سے گزرا تو آپ اپنی قبر میں طرے نماز تفلذ لا افراد ہے تھے۔ ان کو ہر شاہی ملعون کہتا ہے :

”بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے۔ یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ مزار فی شیش کا لٹا بیٹھا کیا۔ جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطائف وہ جگہ چھوڑ گئے اور مزار خالی مت خانہ رو کیا ہے۔“ (بقاعدہ نمبر ۶۲)

دیکھا آپ نے اس جاہل مطلق اور شیطان و مکاری و تہمت سے حضرات انبیاء کو مقدس شخصیات بھی محفوظ نہیں۔

حضرات انبیاء و اولیاء کی توحین :

ایہا بے حیائی، بے شرمی، حرام خوردنی اور نشہ بازی کے جواز کے لئے حضرات انبیاء اور اولیاء کی توحین و تذلیل اور ان پر جھوٹی تہمت باندھنے سے گریز نہیں چوکتا، چنانچہ لکھتا ہے

”رات کو بہت شاد و اے آگے تھے اور تمہیں ہر گھنٹہ پانی پینے کے، تم نے ذائقہ تو چھو لیا ہو گا یہی ہے شراب بطور اہل مستی نے کہا بہت شاد و اے مجھے صدمہ آگے ہے میں اس

کہ یہ زمانہ ایک گھاس الٹا ہی حال کر چلا کر وہ میں سوچ رہا تھا جنوں
 یا نہ جیوں؟ کچھ کچھ میں نہیں آ رہا تھا، لیونکہ کچھ دھڑکوں کے
 رسات تھوں میں پڑھے تھے کہ وہ اہیت کے باوجود بھی بہ ہتوں
 میں جتا تھے، جیسے تمن تم کار کا بھٹک چتا، لال شاہ کا نسوار اور
 جاس چتا، سدا ساکن کا مور توں سا پاس پہننا اور نماز پڑھنا،
 سب کھان کا پڑی عین، سید غزالی کا قہر کے ساتھ شہا کرنا،
 ختم علیہ السلام کا پتہ کو قتل کرنا، قلندر پاک کا نماز پڑھنا،
 ملازمی پھولی اور موٹھیں بڑی رکن، حتی کہ رقص کرنا،
 ابو ہریرہ کا طواف بن کر بیٹھ جانا، شاہ عبدالعزیز کے زمانہ میں
 ایک دیہ کا بیٹے تن کھونا، لیکن علی سلطان بابو نے فرمایا تھا کہ
 بہ حق فقیہ دوزخ کے تھے ہیں، لیکن یہ بھی کہا تھا ہر وہ تصدیق
 اور نقایہ مذہب کے ہے۔ آخر میں فیصلہ لیا کہ تمہارا ساتھ لیتے
 ہیں۔“ (رومانی نامہ، ص ۳۶)

آنحضرت ﷺ کی طرح اولیاء بھی معراج پر جاتے ہیں :

حضرات انبیاء کرامؑ میں سے آنحضرت ﷺ کا ہے اس جسم مقدس کے
 ساتھ معراج پر جانا ایک عظیم معجزہ ہے، مگر یہ طبعوں انسانی اہمیت کم کرنے کے لئے کرتا
 ہے کہ انبیاء کے علاوہ حضرات اولیاء بھی معراج پر جاتے ہیں، چنانچہ لکھتا ہے

”یہ جتنے دست معصوم تھے اُن کے اہل کئی وہاں پہنچ گئے
 جہاں رب کی ذات ہے، جہاں حضور پاک ﷺ اب معمران و
 اپنے غلام بنی آدم کے ہاتھ پیچے اور اللہ کے ولی حضور کے
 صدقہ و معایت اور (اپنے اندر کچھ بھی ہوئی چیزوں) کے ذریعے
 وہاں پہنچتے ہیں۔“ (توحید مجسم ص ۶۴)

بیت اللہ کی توہین :

”کوہِ شامی زمین چاہتا کہ مسلمان دستِ اللہ کے نیچے گئے جا میں باعدہ و اس
 کی بتائی ہوئی ”روحانیت“ اور اس کے ہم نواؤں کی بھلی بھول میں اچھے رہیں اس
 کے وہ اپنے مریدین کو ایک خاص اللہ ذات اللہ سے قطع اور اپنی ذات کے لئے
 مجدد کا جو لڑکا پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے

”مجدد ”الف ثانی“ نے دیکھا کہ باطنی مقلدِ جنت
 وغیرہ انہیں مجدد کہہ رہے ہیں۔ پریشان ہوئے کہ انسان کو مجدد
 باطنی نہیں۔ مجدد قواعد کو ہوتا ہے۔ غیب سے آواز آتی مجدد
 تمہیں نہیں یہ بعد تمہارے دل میں ہو خانہِ عجب اس کیا ہے اسے
 مجدد کہہ رہے ہیں۔ وہ خانہِ عجب جس کی حیرت انگیز بات نے
 رکھی۔ یہ خانہِ عجب جو دل میں اس جو تاب اس کی دیوارِ نور اللہ تعالیٰ
 رہتا ہے۔ اس لئے اس خانہِ عجب کو اس خانہِ عجب سے فضیلت
 ہے۔“ (توحید مجسم ص ۱۳)

بیت اللہ میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہر حاجی کو نہیں ملتا :

مگر یہ شاہی کی مسجدوں کو بیت اللہ سے مختلف کرنے کی ایک اور وجہ تھی

ترکیب ملاحظہ ہو :

”مومنان یہ بات عام ہے کہ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا تو ایک
بڑا ثواب اور مسجید نبوی میں نماز ادا کرنا تو بچوں کا نمازوں
کا ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن مومنان کو یہ جانتا ہے کہ ہر سال
بعض لوگ حج کے دوران ہی شان نمازیں مکہ شریف اور مدینہ
شریف میں ادا کرتے ہیں اس طرح وہ کم از کم نمازوں کے
ثواب کے حق دار ہیں۔ ان بات حقیقت کچھ اور ہے ایک ایک
انعام اور بچوں کا اگر ثواب اصل میں ان نمازیوں کو حاصل ہوتا
ہے جن کے دل پر خانہ کعبہ اور روضہ رسول اللہ ﷺ نقش
ہو چکا ہے۔ جن کے دل پر خانہ کعبہ میں یہ وہ انیس بھی نماز ادا
کرنے کا حق ثواب حاصل ہو گا۔ اسی طرح جس کے دل پر
روضہ رسول ﷺ نقش ہے وہ جہاں بھی نمازیں ادا کریں بچوں
کا وہ ثواب کے حقدار ہوں گے۔ یہ ثواب مومنین کے لئے
بے شمار کامیابی کے لئے اس خدا مہربان سے تمام حاجی اپنے
آپ کم از کم دل کے ثواب کا حق دار جانتے ہیں۔“

(تحفہ الباس ص ۷۲، ۷۳)

گوہر شامی کا ہادی پیشاب میں :

”جاو دو جوہر چھڑا کر دے“ نے مصداق امر کی اجنت گوہر شامی نے
منہ سے غیر اختیاراً طاری طرح نکلی تھی، اس کا بیج ملاحظہ ہو

”ایک دن پتھر ملی تھو پیشاب کر رہا تھا، پیشاب کا پانی
پتھر میں پڑ گیا، اور وہ پانی سیاہ ہو گیا، مجھے پیشاب کے پانی میں ہست
ہوا نظر آیا۔ جس سالے سے مجھے ہدایت ملی تھی۔“

(روحانی سفر ص: ۲)

مرزائیت کے اثرات :

گوہر شامی پر بارہ سالہ مرزائیت کے اثرات نے ہٹا کا مہا کیا، اور وہ ہمیشہ کے
لئے اس راہ کے راہی ہو گئے، اور انہوں نے مرزائی کے مشن کو لے کر امت کی گمراہی
کا رونا اٹھایا، ملاحظہ ہوا، کا احتلاف

”تیس سال کی عمر سے تیس سال کی عمر تک اس
کدھے کا اثر رہا۔ نماز وغیرہ سب ختم ہو گئی، جمعہ کی نماز بھی ادا نہ
ہو سکتی۔ بیویوں فقیہوں اور عالموں سے چڑ ہو گئی۔ اور آئینہ مقدس
میں ان پر طعنے لگے۔ فالو وقت سینکڑوں اور تھیمیں میں گزارا،
روپیہ اٹھا کر سنے کے لئے، حلال و حرام کی تھیمیں بھی جاتی رہیں۔
کاہار میں بے ایمانی، فراڈ اور تصوت شعار بن گیا، یہی آئینے کدھے

نفس اور اس کی قید میں بندگی بننے لگی۔ سوسائٹیوں کی وجہ سے
مرزا بہت کاٹھ بول گیا۔" (روایتی نسخہ ص ۱۸)

شیطان کا اثر :

کہہ رہی تھی خود فرماتے ہیں کہ جس کا پیار نہ ہو اس کا پیار شیطان ہوتا ہے۔ اور
یہ بھی کہہ رہی تھی کہ میں نے کہا ہے کہ میرا کوئی حق نہیں ہے۔ دوسرے عقول میں شیطان
اس کا پیار ہے اس سے شیطان ہی کے اپنے مرید پر عزت کا غلبہ ہونا فطری عمل اور
جو مرید مرید کا بڑی تہیہ تھا، ملاحظہ ہو

" فرمایا ایک دفعہ شیطان سے ہماری گفتگو ہوئی۔
اس نے کہا کہ میں بھی جو کچھ کرتا ہوں یہ سب دراصل میری اور
خدا کی ہی محبت ہے اور میں جو کچھ بھی کرتا ہوں یہ سب اس کی
مرضی سے ہی کرتا ہوں۔ پھر اس نے کہا کہ اصل میں خدا کی ہے
بنا و نعمت کی وجہ سے ہمارے فرشتے، حواریں اور سب مخلوق خدا
سے بے خوف ہو گئے تھے، پھر خدا نے مجھ سے کہا کہ اب معاملہ
غیب ہو گیا ہے اب اتنے درست کرنے چاہئے، اس نے بعد ہی
میں نے آدم کو عید سے نکال دیا اور اس کو جنت سے باہر
نکلایا۔ اس طرح مجھے عین قرار دیا گیا، فرشتوں اور دوسری
مخلوق نے جب دیکھا کہ خدا نے اس قدر غور کیا ہے کہ اس کی

مہارت کرنے والا بھی خدا کے غضب میں آ گیا تو ان میں چھر سے
خدا کا خوف آ گیا۔ یہ سب میں سے اسی کے قسم سے کیا قسمیں بناؤ
کہ خدا کی مرضی کے خلاف ولی چھو کر سکتا ہے۔ "اس کی
انہیں سن لو یہ اثر ہو اگر انہوں نے وہ کی عقل میں اموں داند
پر حق چھو کر دیکھ کہ جب یہ سب چھو اس کی مرضی سے ہو تو یہ
پڑنے کی کیا ضرورت ہے" اور یہ تو خدا کے ایسے ہی قلیل کاویا
ہے۔ (پاکار لکھت میں ۳۰)

شیطان کی تعریف اور انسانوں کی مذمت :

دنیا کا اصول ہے کہ اپنے محسن کی تعریف، تو صیغہ کی جاتی ہے۔ جو نقد جو
کوہ شہابی کی تحریک شیطانی فوارشات کا نتیجہ ہے۔ اس نے اس کا شیطان کی تعریف
کی اور اصل محسن کی احسان بخشی سے زمرے میں آتا ہے، حوالہ ہو کوہ شہابی کی
جانب سے شیطان کی مدح سرائی

"شیطان کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ لوگوں کو کتابوں
میں لگا کاتے کیلئے خود بھی شامل نہیں ہو جاسکے گا تو یہ ہمیں
اس طرح ہوتا ہے۔ دوران ریاضت ایک دن صبح میں چند لوگ
آئے کہیں میں کتنے گئے پتے۔ درباری ایستہ کر آئیں چرہ ہستی
کے پاس ہمیں گئے۔ اتنے میں شیطان اس کے سامنے آ گیا اور
ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا، وہ ان لوگوں کو نظر نہیں آ رہا

قیس بن برمک و یحییٰ بن یزید نے دو سب لوگ ایک دوسرے کو بتائی
 کہ ہم نے یہی سب سے پہلے وہاں انہوں نے چرس سیکائی اور پھر اسی
 میں گھس کر۔ جیسے ہی وہ چرس پینے لگے شیطان انہوں کے جانے
 لگا۔ اس نے اس سے کہا کہ میں لو لگاؤ۔ اب تو کہاں جاتا ہے؟ تو بھی
 یہی من کے ساتھ اس نے جواب دیا کہ مجھے چرس کی کاسے
 کثرت سے یہ کہہ کر چلا گیا۔" (دی کارلمات ص ۱۴)

داخلی امتی کو بہشت میں سزا ملے گی :

کہہ شیطان و یقین ہے کہ دو جنت میں نہیں جاسکے گا اس لئے وہ دونوں کو
 جنت سے محروم کرنے کے لئے وہاں بھی سزا اور تکلیف کا خوف دلاتا ہے اس لئے دو کثرت

۴

"اگر امتی ہو گا تو حضور پاک کی شفاعت سے محروم نہ
 ہو گا۔ آپ کے اسلی یہ داخلی امتی بھی روزگ میں نہ جائیں
 گے۔ مگر ان کو یہ بھی ملے گی تو بہشت میں ہی ملے گی۔"
 (میدان نور ص ۵۹)

نپاک اشیا اور موسیقی :

نپاک اشیا کا حرام ہونا، نپاک کو پاک اور مغیر کو مفید بتانے کا وجہ

”پاک اور حرام چیزوں کے بارے میں کہتے ہوئے
 فرمایا جو اندر سے پاک ہے اسے حرام چیزیں کھانے سے نقصان
 ہوگا۔ لیکن جو لوگ پہلے سے پاک ہیں انکو حرام کھانے سے
 کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک اور شخص نے پوچھا کہ کچھ دوا
 مہ سیتی کے ساتھ دیا کرتے ہیں، کیا یہ کرنا صحیح ہے؟ سرکار
 نے فرمایا جو چیز بھی خدا کی طرف سے حرام اسے کرنے میں
 کوئی حرج نہیں ہے، اگر وہ سیتی یا رقص سے دوا میں سرور آتا
 ہے اور خدا کی محبت بڑھتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگر یہ
 بات نہیں تو وہ سیتی مناسبتاً نہیں۔“ (پادگار محبت ص ۳۹)

ڈانس کرنا اور چرس پلانا جائز ہے :

یہ وہاں اپنے اچانق فتنہ کے زور پر ہر سہ حیوان کو سنبھال کر مٹا کرنا چاہتا ہے۔
 چنانچہ ڈانس اور چرس کو سنبھال کر مٹا کرنا چاہتا ہے

”یَا اَللّٰہ اَللّٰہ کُورُنِیْ کَے سَے ڈانس کرنا جائز ہے۔ اور
 اللّٰہ اللّٰہ کُورُنِیْ کَے سَے چرس پلانا جائز ہے۔“ (آج کل)

(پادگار محبت ص ۱۹)

شراب پیو اور جہنم میں نہیں جاؤ گے۔

یاد رکھو نکات کے صفحہ نمبر ۱۰۵ پر لکھا ہے۔ "حضرت ابوہریرہؓ کے
میں توں کی۔ مجھے حضور ﷺ سے دو مہم ملے ہوئے۔ ایک تمہیں بتاؤں گا اور ایک تو
مجھے نقل کروں گا۔" اس کی تشریح کرتے ہوئے گوہر شمس نے لکھا ہے کہ
"دو مہم" اسلم یہ ہے کہ شراب پر جنم میں نہیں جڑے۔ اور بغیر کلمہ پڑھے
یہ تکبیر پڑھ کر رکعت ہو سکتی ہے۔" (یاد رکھو نکات ص ۱۰۵)

وہ کہ جب غم میں نہیں چھوڑوں گا۔ یہ سن کر منکر نکمہ کے چھلے
 جھٹ گئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے ایک کہ چھوڑ دو کہ وہ
 چار فرشتوں کے گرد سے پوچھ کر آئے۔ خدا نے فرمایا خطا
 معاف کر لیا۔ اور نہ رہائی نہ ہوگی، الغرض تمام فرشتے حاضر ہو کر
 اپنی تکبیر کے عذر خواہ ہوئے۔

(تحفہ الہاس ص: ۳۰۰۔ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

کئی مرید وہ بھی ہے کہ معلوم کن کے ارشاد میں پر یہ سب کچھ نور جلال
 اور نور اللہ حضرت پر ان پر بھی شخصیت اللہ کے نظام میں قفل ڈالے اور
 کے نیچے ہوئے منظر حق کو گرفتار کریں اور اللہ تعالیٰ بھی اس پر ہے اس ہو جائیں
 فرمادیں کہ معافی مانگو ورنہ فیہ نہیں۔ خدا غور فرمایا جائے کہ ایک لاکھ چوبیس
 نبیوں میں سے ہی کو یہ سال یوں نہ سمجھا کہ چار کربان غرض ایسا ہوا بھی تو چشمہ
 چوہنی امت کے اکابرین میں سے ہی پر یہ راز مشکف نہ ہوا۔ اگر ہو ابھی تو وہ اس کا
 خطاب نور معین پر "بسمک خدا ہوتا ہے عظیم"

حجر اسود پر گوہر شاہی کی تصویر :

حدیث شریف میں ہے کہ شیطان اپنی پوجا کرانے کی بھائی خواہش پر
 کرانے کے لئے تین لمحات سورج کے طلوع، استواء اور غروب کے وقت
 سورج کے سامنے آجاتا ہے تاکہ سورج کو عہدہ کرنے والے اس کو عہدہ کرے۔

سدا ہوا ہوا، اوقات میں نماز اور بندہ سے منع کیا گیا ہے۔ محیب اسی طرح گویا
 ہیں جو اس کی بی حد فی تصویر کا، جو کج رہا کر رہا کرتا ہے کہ گویا ہوا پر رنی دیا
 ہے۔ حضرت نے یہ بی حد فی تصویر کو دے دیا، لکھتا ہے

”خبر نمود پر انسانی شریہ اول سے لکھائی گئی تھی، اور یہ
 شریہ کا ہے کہ مقصد یہ ہے کہ ہر ایک اس شریہ کو دیکھ کر اس شخص
 کی طرف رجوع کریں جس کی یہ تصویر ہے۔ اور اگر اس شخص کی
 طرف رجوع کے بعد انسان کا دل اللہ کی طرف رجوع نہیں
 کرتا، تو اس شخص کا راستہ نہیں دیکھتا تو تصویر درست نہیں، لیکن
 اگر وہ شخص اس پر حسب نقش کر دے تو تصویر صحیح، اور تصویر وہ
 بھی حق ہے۔ حضرات نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 ہر سال دوسرے دیکھتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں تجھے اس لئے دے رہا
 ہوں، کہ تیرا کہ تو جنت کا قطر ہے، میں اس لئے دے رہا ہوں کہ
 میں تجھے میرے آقا نے دے دیا ہے۔ حضرات نے فرمایا کہ
 حضور ﷺ نے دے دیا، کیا دیا؟ حالانکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ
 عنہ کی طرف سے زیادہ دیکھتے تھے۔ آپ نے دے دیا کہ وہ شریہ
 اور شریہ کی یہ ہیں آہاؤں پر انہی تھیں، جب حضور دیا میں
 انہی کے لئے تو خبر اس، یہ اس شخص کی شریہ، یعنی حق تو نہیں
 ہوا آہاؤں کی یہ دوروں سے جس نے ساتھ حضور ﷺ دیا دیا
 تھا، وہاں یہ میں انہی میں بڑی خوش، غلام تھیں،

حضور ﷺ نے اس روح کی شبیہ، تجر اسوہ پر چھان لیا اور فرمایا: ”
(پندرہ روزہ“ صدائے مرفوق“ حیدرآباد، ۱۵۵۱ء، نکستہ ۱۹۹۹ء)

حج موقوف ہو گیا:

اس طعن کا خیال ہے کہ حجر اسود پر میری تصویر ہے اور اس کو مٹانے
نے اسے رنگ کر دیا گیا ہے۔ لہذا جب اس کو ہرے نہیں دیا جاتا تو لوگوں کا حج ہی نہ
ہوا؟ گویا اصل حج اس کی تصویر کو ہرے دینے پر موقوف ہے۔ اور بیت اللہ کا طواف
موقوف عرفہ اور ہرے مٹانے کا حج کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس سے بڑھ کر بھی
دریغ دہنی ہو کی؟ لکھتے ہیں:

”حجر اسود پر انہی تصویر آسمان پر اللہ کی ذات اور انبیاء
فرشتوں کا دیدار کرتی ہے۔ انہی تصویر کا راز ان افضل ذاتوں کا
دین مقصود ہے۔ ان وہ تصویر سیدھی نظر آتی ہے۔ جبکہ آپ کو
اسے آپ نے فرمایا کہ اس سال حج موقوف ہوا ہے۔ حجر اسود
کو چیت کر دیا گیا ہے۔ جس طرح ناخن پالش کے میں تو آپ کا وضو
نہیں ہوتا اسی طرح حج کا انداز ناخن پالش ہو جانے کے باعث
چراغ ہو سکا اس سے حج موقوف ہوا ہے۔“

(مجموعہ فتاویٰ ترمذی، ج ۱، صفحہ ۳۳)

۱۵۵۱ء جون ۱۹۹۹ء

چاند، سورج اور حجر اسود پر شبیہ منجانب اللہ ہے :

نہ پایہ سودہ نصاریٰ نے ملعون گوہر شامی کو جہد کر لیا ہے کہ مسلمانوں کے
معدی کا فلسفہ غلط ہے۔ اصل معدی وہ ہوگا جس کی تصویر چاند، سورج اور حجر اسود
پر نظر آئے گی۔ حالانکہ قرآن و حدیث میں اس کا نہیں کوئی تذکرہ نہیں کہ معدی کی
تصویر چاند، سورج و غیرہ پر ہوگی۔ مگر یہ دنیا کے مغرب کا اندھا متفقہ لکھتا ہے

”چاند، سورج، حجر اسود پر شبیہ اللہ کی نشانیاں
ہیں۔ یہ منجانب اللہ ہے، لہذا انہیں تعظیماً گویا اللہ کی بات سے نفی
ہے۔“ (حق کی تولا، ص ۲۶)

اسی طرح دوسری جگہ گوہر شامی نے کہا ہے کہ :

”یہ لوگ حجر اسود میں تصویر، کچھ کر پھر بھی خاموشی
اختیار کر لیتے ہیں، وہ کہتے شیطان ہیں۔ لیکن حجر اسود کا حقیق
یہاں سے ہے اس لئے چاہئے کہ اس کی تحقیق کی جائے۔ جو
ان کے بلا تحقیق اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ حجر اسود میں کسی کی
تصویر آسکتی ہے۔ گوہر شامی نے کہا کہ حضور پاک تو ہمیں
کے خلاف تھے، لیکن حجر اسود بھی تو ایک حجر ہے تو حضور نے
اس کو جہد کیا۔ کیوں یہ قدرت کے ایسے ہی راز وقت سے پہلے
نہیں ملے۔“ (حق کی تولا، ص ۳۳)

جو ہماری چاند کی تصویر کو نہیں مانتا وہ اللہ کی بہت

نشانی کو جھٹلاتا ہے :

”چاند پر اپنی شبیہ آنے سے متعلق فرمایا : ہم یہ مشن
 فرما رہے ہیں کہ چاند میں ہماری تصویر ہے۔ یہ بات خدا جوت ہم نہیں جانتے
 تھے، ہم یہ تو نہیں کہتے کہ خداں ملک میں چاند میں ہماری تصویر
 ہے۔ نہ یہ کہتے ہیں کہ چاند میں ہماری تصویر اتنی تھی جتنی یہ توہم
 شہرہ ملک سے چاند میں اب تک نظر آ رہی ہے۔ چاند کہیں کیا
 تو نہیں سمجھ لے پاس ذریعے موجود ہیں۔ تم ورنہ سے کہہ دو
 یا وہیو سے انہی تصویر لے کر تصدیق کر لیتے ہو۔ اگر چاند میں
 ہماری تصویر نہیں اور ہم کہیں کہ ہے، تو ہم بڑے سادہ اور اگر تصویر
 موجود ہے اور تم نہ مانو تو تم مجرم ہو کہ خدا کی اتنی بڑی نشانی کو
 بھنڈا دیا اور خدا نے چاند میں ہماری تصویر لکائی ہے، اس کی کوئی
 توجہ ہوگی۔ اگر چاند میں ہماری تصویر کی تصدیق ہوتی ہے تو
 تمہیں چاہئے کہ انکار لے پاس آؤ اور یہ چھو کہہ دو : ”میں یہاں
 ایک شخص لے ہواں کیا کہ چاند میں آپ کی تصویر اتنی تو کیا
 آپ کو اپنی بھارت وغیرہ بتاتی تھی“ اور خدا نے فرمایا کہ اگر ہم
 تمہیں بتا دیں تو کیا تم یقین کر لو گے اور پھر لے یقین لے
 لے تھی، تمہارے یقین کے لئے یہ تصویر ہے۔ تم سے کہہ دو۔“

(یادگار کلمات، ۱۸ مئی ۱۹۹۷ء، ص ۱۱۱)

اس سے بڑا جھوٹ کیا نہ گا کہ جومات قرآن و حدیث اور احکام سے امت میں سے کسی نے نہیں گئی، غرض یہ دعویٰ جہاں کے تحت آپ میں ہارنک اور آپ رب ہے؟

گوہر شاہی کی حجر اسود پر شبیہ کا ڈرامہ :

میں نے اس کے نام میں کی حجر اسود پر شبیہ کے نام سے ایک ڈرامہ لکھا تھا جس کا یہ کہانی ہے کہ ایک شخص اس کے دربار میں اس کے درباریوں کو کہیں سے اچھی ٹیکس کر لیا کہ حجر اسود کی جڑی ہوئی ہے اور ہم جرم قتل جہاں میں مہمانداری کرتے ہیں۔ یہ پورا خیال ہم میں ہی ہے۔ ملاحظہ ہو وہ نامہ جس کے نام میں اس کا یہ اختراع کیا گیا ہے اور اس کے نام سے یہ ڈرامہ لکھا گیا ہے۔

یہ ٹیکس کے مطابق شیخ محمد بن مہدائے صوفیہ المعتمد سے ایک عالمیہ جاری کیا ہے کہ اس مرتبہ رخ سے آجی حجر اسود پر اس جڑی کے نمایاں آثار موجود ہوا ہے کہ جو ایسے میں جہاں کی امت پر ہے جس کی وجہ سے اس کو محسوس نہیں ہوتی۔ اور یہ کہانی ہونے کے بعد ابھی جا سکتی ہے۔ شیخ محمد بن مہدائے صوفیہ نے اس جڑی پر شعریہ قدرتی طور پر نمودار ہوئی ہے اور اس کے نمودار ہونے کو، مگر وہ اس کی مدد میں حالت گمراہی اور ہر وقت جہاں میں زمین اور حکومت کے پرہیز کے سبب کوئی شخص اپنے نام کے تصور بنانے کی امت نہیں کر سکتا۔ یہ شبیہ شراعت کے آجی جہاں میں کوئی نہ لکھ نہیں آتی تصور ہوا تھا، واضح ہے کہ

اسے بھنڈا بھی نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ میں اسے بھنڈا کر کے
 فقیہوں میں چندے کے لئے لے گا۔ یہ کام معدی کا یہ اسلام کا چہرہ اور
 عید مبارک ہے جو دنیا میں انہیں وہ جو ہیں تاکہ ایک انہیں
 پہچان سکیں۔ انہوں نے کہا کہ علم فقیہ اور کلام پریشان ہیں کہ اسے
 اس طرح فتنہ کیا جائے۔ کیونکہ تصوف شریعت میں عام ہے۔
 جہاں اور مردوں کے لئے ہے جہاں انہیں حق و جہت کی بات ہے۔
 اگر یہ کسی کی شریعت ہے تو قرآن کا نکتہ بھی وہ ہے۔ شیخ
 محمد بن مہدی نے بتایا کہ شیخ کا یہ ان آئینہ میں ہے کہ ان کے
 ریش کو موقوفہ نظر رکھتے ہوئے فی الحال کوئی خاص پیش رفت اس
 مسئلے میں نہیں کی گئی تھی۔ اب اس مسئلے کی تجدید کی سے غور و فکر
 کی جارہی ہے۔ یہ مسئلہ چرچے کا امر اسلام کے لئے اور علمائے
 فوجیت کا ہے اس کے تمام محافل کے اجتماعات کو نہیں اور
 حکومتوں کو مطلع کیا جا رہا ہے۔“

پیر میں سن ۱۵۷۵ء کو یہ سہ ماہی ۱۰۵۹ھ

کہ جس وقت وہ فوجیوں قلعی میں وقت میں جب فوج میں سے رہا اور
 قلعہ سے باہر اختیاب قلع محمد بن مہدی میں سے ان کو ان کی تہذیب و تمدنی کے لئے
 میں راجہ یا گیا۔ انہوں نے وہ لوگ انہوں میں ان کو جمع فرمایا۔ جس کو روپیہ اور
 کھانا۔ پھر وہ ان کو کوئی عید اور کھانا نہیں دیا۔ وہ ان کو ان میں سے کسی کے
 ان کی تصدیق کی ہے۔ وہ ان کو ہم کا کوئی امر ہی نہیں ہے۔ اور ان کو ہی رہنے

”امام اگر ہمیں امام مہدی کہتے ہیں تو اصل میں جس
وہ بتا فیض دیتے۔ ہمیں اتنی سمجھتے۔ جو وہ کہتے ہیں اور
ہمیں بہت سمجھتے ہیں۔ ہم انہیں اس لئے چھو نہیں کہتے کہ ان کا
عقیدہ بدعت مہدی طرف لیا وہ وہاں کے لئے بہت ہے۔“

(سالنامہ کوہر ۱۹۹۷ء ص: ۸)

ہمارے عقیدت مند ہمیں امام مہدی سمجھتے ہیں :

مہدی علیہ السلام ان لوگوں کا منصب ہی ایسا ہے کہ یہ جان کر مانتے ہیں کہ یہ
منصب اسے مل جائے۔ اس لئے کہ وہ شان و بھی ہی تو یہی چاہتے کہ ان کا خود وہی
نہیں کر دے۔ بات جو لوگ ان کو مہدی سمجھتے ہیں یہ وہ علم و دان کی دلی آرزو اور
خواہش کی تکمیل کر رہے ہیں اس لئے وہ ان کو منع بھی نہیں کرتے۔ چنانچہ کہتے ہیں

”سوال: آپ سے کہا کہ خدا کے رفوہ کیلئے مطاہ
سے مہموم ہوا ہے یہ آیت آیت کہ اگر وہ ظن و بار ہا ہے اور یہ دن
نہایت آپ کو امام مہدی علیہ السلام ہا یا ہوئے گا“

جواب: ہمارے اپنی ہی تقریریں تو یہ میں اپنے آپ کو
ابھی امام مہدی نہیں تھا یہ کیا۔ ہمارے تو یہ عقیدت مند ہمیں
امام مہدی ہی سمجھتے ہیں۔ انہیں اللہ کی جانب سے بھی کوئی اس
طرح کا اہتمام نہیں ہوا۔ اگر ہم امام مہدی علیہ السلام ہوئے بھی
تب بھی اپنی زبان سے کہیں نہیں گئے۔ ان باتوں کو بار

ممدی علیہ السلام کی لٹائی نہ دیتا ہے ہیں کہ ان کی پشت پر
 نہ ممدیت ظہر کے ساتھ ہوگی، جو کہ انہوں سے انہی کی ہوتی
 ہوگی۔

(اس کی تفسیر مملوآت کوہ شامی میں ۳۰۰ ج ۱ ص ۱۵۵ وغیرہ سے ملے گی)

دعویٰ ممدیت سے سزا کا خوف :

ممدی ممدیت کا حق تو چاہتا ہے مگر کیا جتنے پادشاهی قانون اور عادات سے فور

ہے کہ وہ انہیں عدالت میں نہ سمیٹ لیں

”آپ نے فرمایا کہ کسی میں امام ممدی کی نوٹشیں پائی
 جاتی ہیں اور ایک نہیں پائی جاتی تو آپ ان نوٹشوں کو رد نہیں
 کرتے۔ اسی طرح امام ممدی اطاعت کر کے پادشہ سے رہے گا
 تو امام ممدی، انہی کو پاکستان کے ۱۹۸۳ء کے قانون میں لکھا ہے
 کہ جو شخص امام ممدی ہونے کا دعویٰ کرے اس کو سزائے
 موت یا عمر قید کی سزا دی جائے۔ اسی نے امام ممدی مصحف
 نامہ میں ہے کہ خواہ کچھ وہ سلاسل ہونے سے فائدہ نہ
 (اس کی تفسیر میں ۳۳۳-۳۳۴ ج ۱ ص ۱۵۵ وغیرہ سے ملے گی)

جسوں نے ممدی کو سزا کا خوف :

یہ شخص اند کوہ شامی اپنے آپ کو ممدی سمجھتا رہتا ہے۔ اپنی انہی مفسوں

اور جو اس کے اجتماعات میں اس کا شہرہ کرتا ہے۔ مگر عام اجتماعات اور جموں میں اس کے اعلان و اشہار سے ایک خاص ضرورت و مصلحت کے تحت بچا جاتا ہے۔ اس کے لئے پاکستان میں تحفظ قوموں کے اجلاس کا قانون موجود ہے۔ جس کی روشنی میں ایسے کسی جلسے میں کسی کو قانون کی گرفت میں لے کر پابند سلاسل کیا جاسکتا ہے۔ اگر آج اس قانون کو منسوخ کر دیا جائے تو وہ منہ دی کاسان کرنے کو تیار ہے۔ ملاحظہ ہو اس کی تمام ویس سالانہ جشن کیا ہو یہی شریعت کی تقریر جو ۳۰ اگست ۱۹۴۷ء کو ہوا۔ ضروری و لازمی شریعت۔ میر تقی کے موقع پر پڑھیں مگر بعد میں اس کے دستخطوں سے جاری کی گئی۔

”بیب چاند، صوفی، نجر احمد، شیخ منیر، امام
بارگاہوں اور مکتبی مسجد میں تصویروں کی تصدیق ہوئی مجھے بھی
فہم گذر کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ یہ (ممدی مدیہ اسلام کا امر ہے
مجھے اس کو اذیت نہ دے۔ یہ تو کئی ایسے واقعات سامنے آتے تھے کہ چور اور
خاکو بھی۔ تو اس بات کی نکتہ۔ حقیقی یقین تب ہو گا جب اللہ کی
طرف سے کوئی ایام ہو گا۔ خدائی یا مٹی کی اس کی تصدیق
کریں۔“

والتبتے ہیں کہ گو یہ شہابی نے چاند اور نجر احمد پر
تصاویر کا دعویٰ کیا۔ یہ دعویٰ میں نے نہیں کیا۔ یہ دعویٰ رب
کی طرف سے ہوا ہے۔ اس کی تائید یہ کہ وہ لوگوں کو بھی
دیتوں کہ تم اس کی تحقیق کرو۔ اگر منجانب اللہ ہے تو اس کو
بھٹاتا نہ ہے۔ اور کہ ہم ان شخصوں کا قاتل نہیں نہ ہم سب کو

ہر قسم کی برائی کے لیے تیار ہیں، تحقیق سے حد تک کہتے ہیں کہ جب حضور پاک ﷺ کی شہید نہیں آئی تو ان کی اور کی جیسے آحق ہے۔ کہہ سکتے ہیں وہ سنا ہے، حضور پاک ﷺ نے ہی اپنے ہی فرزند کی تصویر لکھائی وہ کہ ان سے فرید عشق و محبت کی تعلیم حاصل کرو، جسے اللہ نے ہی تعلیم لکھ کر پوری دنیا کے مذاہب کے لئے مامور کیا ہوا ہے۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ تصویر حرام ہے۔ جس طرح عام لوگوں کو قصہ آئے تو حرام ہے۔ بیان ولی، نبی یا اللہ و غصہ آئے تو حرام نہیں کہہ سکتے بلکہ جانتے ہیں۔ اسی طرح عام لوگوں کی ممانعت ہونی تو ہونی حرام ہو سکتی ہیں، لیکن سیمان علیہ السلام کے ہاتھوں کی ممانعت ہونی تو حرام نہیں ہو سکتا۔ میں موجود ہیں، آپ انہیں حرام نہیں کہہ سکتے، تو پھر اللہ اگر وہی تصویر اللہ سے تو اس پر اعتراض نہ آئی ہے۔ جبکہ اللہ مصور بھی ہے اور ہر چیز پر قادر بھی۔ حدیثوں میں بھی ہے کہ قبر میں حضور پاک ﷺ کی شبیہ لکھائی جائے گی جبکہ شبیہ تصویر کا نام ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اپنے حرم کی روشنی میں امام ممدی کو معذرت کر لیں۔ کیونکہ صدیوں سے جہاں وہ منوں کو سن کی آمد ہوا تھا۔ اسی طرح، بالکل بھی ان کے قفس کے لئے تو

ہیں۔ پہلے ذرا وہابیوں کی تشہیح آپ کو دیتا ہوں اور انھیں بتائے کہ اگر امام مہدی میرے زمانے میں آجائے تو میں اس کی باتیں توڑ دوں اور بولٹک کے اگر واقعی امام مہدی آجائے، اور جو اسے قتل کرے میں اسے بے شمار انعام دوں۔ یہ وہ خدایوں کے مطابق نہیں شبہ ہے کہ امام مہدی ان سے سلطنت چھین لے گا۔ حکومت پاکستان نے بھی یہ قانون بنایا ہوا ہے کہ اگر کوئی امام مہدی کا اعلان کرے تو اسے جیل میں بند کر دیا جائے۔ اگر واقعی امام مہدی پاکستان میں آ گیا تو پھر ان کا استقبال نیل کی وال سے ہی ہو گا، حکومت نے یہ قانون کیسے پاس کیا جبکہ ہر فرقہ کے مطابق امام مہدی کو دنیا میں آتا ہے۔ حکومت کے مطابق کہ یہ قانون بھائے مہدیوں کے لئے ہے، تو پھر بچے مہدی کی حکومت کے پاس کیا پہچان ہے تاہم آج حکومت اس قانون کو ختم کر کے توکل ہی پر ہے ثبوت اور حدیثوں کی روشنی میں امام مہدی کو دنیا میں رہنما کر سکتے ہوں، ورنہ ایک دن دنیا ٹوڑ ہی پہچان لے گی۔

مہدی کو تلاش کرو، اگر کوئی ساری عمر محبت کرتا رہے، لیکن امام مہدی کی مخالفت کرے تو وہ قطعاً مہر جوڑ جائے مستحب بھی تھا، وہ کسی کی مخالفت کی وجہ سے اسباب کف کے لئے کسی شخص میں دوزخ میں جائے گا۔ اگر کوئی ساری عمر حق کی طرح زندگی بسر کرتا رہا، لیکن پھر مہدی کا ساتھ دے دیا تو وہ

اسی باب میں لکھتے ہیں کہ قلعہ بنو قریظہ میں جنت
 میں جاتے تھے۔ اسی وقت ہیں کہ اسلام مدنی پاکستان میں موجود
 ہے۔ تو انہوں سے کہیں مارتا ہے؟ اطمان کیوں نہیں
 کرتا؟ اس طرح اس وقت حضور پاک ﷺ حضرت میں
 ان کے رہتے رہتے، باب تک حضرت عمر نہیں ملے، مصحف اپنے
 ہاتھ پر حضرت علی کو سلا کر مدینہ کی طرف ہجرت بھیجی، اسی
 طرح امام مدنی بھی مصحف خاموش ہے۔ اور کسی مر کے انتظار
 میں ہے۔ وہ اطمان کر کے یا نہ کرے، جیل میں رہے، شہر میں
 رہے یا نہ رہے، انہیں دو ہی امام مدنی ہے، جو رب کی طرف سے
 ہے۔ پھر اسے خواہ مخواہ جیل کی سختی برداشت کرنے کی کیا
 ضرورت ہے؟

ایک حدیث کے مطابق امام خیال ہے کہ ابھی (مدنی
 کی موت نہیں آیا۔ کیونکہ اس وقت دور دور تک ویسے چل رہے
 ہو گئے۔ اس کا مقصد ہے دور دور تک دل پہنک رہے ہو گئے۔
 یہ اور حدیث کے مطابق، یارین، یارین کے یارین میں تجدید
 ہیں۔ دونوں حالتوں میں انہیں حکام کی سازشوں اور فتنوں
 کا مقابلہ بھی کرنا ہو گا۔ جب تک حکام ان کو پہچان نہ لیں گے، ایک
 حدیث کے مطابق وہ لوگوں کے لیے، بے شمار دولتیں
 کے، دو بطنی دولت کی طرف اشارہ تھا، یعنی ان کا فیض ہوا
 وطن ماہو، چہ مسلم چہ کافر چہ زندو چہ مرد و سب کے لیے

ہو گا۔ یہی وقت ہے کہ سید قرآن میں آیا کہ جب تم اس
محلے میں پریشان ہو جاؤ تو اس کے پاس چلنا اور
دکھائی دے، میں ہاں اللہ اللہ کرے۔ ورنہ رہائی نہ ملے گی
کر لیتا ہے۔"

(انظر صفحہ ۱۰۰ میں کیا: وہیں شریف، ۱۰ مئی ۱۹۹۹ء)

(درجہ: جنگ لندن ۲۹ اگست ۱۹۹۹ء)

جعلی مددی کا بندوانہ نظریہ حلول :

احادیث شریف میں نصرت و نصاحت و مساحت کے ساتھ حضرت
علیہ السلام کی قرب قیامت میں تشریف آوری، ان کی عبادات، غنائیں
منظوم، نام و ولدیت کا تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کے نبیوں اور وہاں کے ظہور سے پہلے امت کی راہ نمائی کے لئے حضرت
علیہ السلام کو مدینہ منورہ میں حجرہ ۱۰۰ اور رکن یمانی کے درمیان پہچان لیا جائے
ان کے ساتھ چوبیس جنت ہوگی۔ دوسری مددیت نہیں کریں گے۔ بلکہ لوگ
ان کو اپنا نام نہائیں گے۔ ان کا قیام، عشق میں ہو گا اور، جہاں کا حیرانک ہو گا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نہر ان کی اقتدار میں اور فرما میں گے، وہاں کا حق قب فرما میں گے اور مقام نہ
و جہاں کے اور قتل کریں گے۔ چونکہ یہ بہت بڑا مقام اور اعزاز ہے اس
لئے کہ طبع آزمائی کے اس تابع سیادت کو بھیجی جان کر اپنے ہمارے
نی و شش کی زندگی میں خداوند تعالیٰ، یوسف مذہب و غیرہ جیسے

تو یہ جس اس نقطہ کے کہ وہ کمہ یعنی راقی ہے۔ اب دور حاضر کے مسیحا شعیب کو ہم شعیب
 کے ہیئت میں بھی مانیں مگر اللہ وہاں ہے کہ کسی طرح یہ جان سیادت میرے سے پرانیت
 نہاں ہے۔ مگر انہی کے یہ کہ نہ تو اس کا نام محمد سے اور نہ ہی اس کے باپ کا نام عبد اللہ
 ہوا بلکہ کا نام آدم ہے۔ اور نہ اس کا تعلق خاندانِ عباسی سے ہے۔ بلکہ ریاض اللہ کو ہم
 ہی سہا فضل کے اور اس کے باپ کا نام فضل مسیحی ہے۔ اس لئے اس نے اپنے آپ
 و مہدی کہنے کے لئے ان تمام نعمتوں سے یہ پرکھ لیا کہ اصل کا تیشہ چلاتے ہوئے نکلا
 ہے کہ خود اللہ مہدی میں حضور ﷺ کی روح حلول کرے گی۔ اور اچھ ہو اس کی
 بندہ و مطلق۔

تصدیق میں ہے کہ نام مہدی کی والدہ کا نام آمنہ اور

باپ کا نام عبد اللہ ہو گا۔ اس کی تشریح ملے رہی ہے

تشریح قرآن میں ارضی اور سماوی روحوں کا ذکر آیا

ہے۔ ارضی روح میں اس دنیا میں پتھر، دل، درختوں اور حیوانوں

میں ہوتی ہیں۔ جن کا وہم محض سے کوئی تعلق نہیں۔ سماوی

روحوں سے تعلق راقی ہیں جیسے فرشتے، ارواحِ نور

اور حب و فیور۔ جب ارضی و سماوی روحیں اس جسم میں انجمن

ہوتی ہیں تو تب انسان بنتا ہے۔ جب ہیئت میں لفظ پڑتا ہے تو

اس کو اچھا کرنے کے لئے روحِ جمادی پڑتی ہے۔ پھر روحِ پانی

سے فارغ ہونے پر ہیئت میں بنتا ہے۔ پھر جب روحِ جمادی آتی ہے تو

یہ ہیئت میں حرارت کر دیتا ہے۔ یہی اصل لئے بعد روح

پانی کا غلبہ کے ساتھ آتی ہے۔ اس کے فارغ ہونے پر پتھر پڑتا

شرع رویتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر پہلا پیدائش سے تھوڑی دیر پہلے ہی مر جائے تو اس کا جنازہ نہیں ہو تا کہ وہ ابھی دیوان تھا۔ پیدائش کے بعد تھوڑی دیر اندور رہنے کے بعد اگر مر جائے تو اس کا جنازہ ضروری ہے کہ انسان من گھڑا ہوئے کے بعد سو فی روئے آسمان پر چلی جاتی ہے، جو ایک نئی جسم کے لئے مخصوص تھی۔ لیکن وہاں مٹی ارواں دوسرے میں، پھر قیامے میں حتیٰ کہ نئی مریے تک دوسرے جسموں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ غافلانوں میں فطرت کا اثر ان روحوں کی وجہ سے ہوتا ہے، جبکہ غافلانوں کی ہمداری کا تعلق خون سے ہوتا ہے، عام لوگوں کی مرضی ارواں ایک دوسرے کے جسم میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواں پاکیزہ جسموں میں داخل ہوتی ہیں، جبکہ مفسور پاکیزہ کی مرضی ارواں کو صرف امام ممدی کے جسم کے لئے روکا گیا تھا، جس طرح حضور پاک ﷺ کے پورے جسم و آمدہ جلال کہہ سکتے ہیں اس طرح جسم کے کسی حصے یعنی ہاتھ، نیر، یا کو بھی آمدہ کا لال کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح حضور پاک ﷺ کی رومن کو بھی آمدہ کا لال کہہ سکتے ہیں، اسی طرح روح کے کسی حصے دوسرے حصے کو آمدہ کا لال کہہ سکتے ہیں۔ چونکہ روح کا وہی دوسرا حصہ امام ممدی کے جسم میں ہو گا جس کی وجہ سے ان کی ہاں امام آمدہ اور باپ کا امام عبد اللہ بھی ہو سکتے گا۔

(نذر برہنہ، ص ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶

صوبہ شاہی منصب نبوت پر :

آپ کو اپنی ہم فتنہ عقیدت مند عظیم آواز سے جی ایس ایم شخص
 کے لئے جانے سے پہلے آپ کو بھی، محمدی اور کالکی اور ہر گز کے لئے مختلف
 اہمیت میں مختلف، شکرانہ کے لئے مسلمانوں کے لئے یہی جذبات سے کھیلنے کی
 وصال سے پہلے، امام احمد قادیانی کے روحانی بیٹے اور ہندوؤں کے کالکی اور ہندو
 ہندوؤں کے لئے اور شاہی کی تشریف آوری کے مقتدرین کی جانب سے تقوا اللہ کے آیت
 میں اہم طریقہ سے ساتھ "محمد رسول اللہ" کی چار "تریاض احمد گوہ شاہی" کے ہم لکھنے
 کے لئے ہم نے آپ کی مستقل اسٹیمر ملاحظہ ہو



کوہ شاہی فی غم اس تواریف کے ہوا کا قائل ہے۔ اگر اندیشہ شریعت
مخالفین کی وجہ سے اس کے رونے کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے

”جشن وحدت کے موقع پر ایک ہفتین اسکیم
R.A.G.S انٹرنیشنل اکیڈمی نے جاری کیا جس میں کلہ اور
میرا ہم نے تصدیق کی۔ اس میں وہی اسی بات نہ تھی، پھر بھی
مخالفوں کے شرکی وجہ سے فوری سبوتاژ کیا۔ اس فورم میں غیر
مسلموں کی بھی تعداد شامل ہے، ان کی جانب سے انٹیر “جشن
وحدت” کے موقع پر کام کیا جس کا ہمیں قطعی قطعہ تھا۔
چونکہ اس فورم میں غیر مسلم ختمہ سہند و صلہ کی مذہب
کی تعداد ہماری دونوں کی حد تک معتقدت۔ وہ غیر مسلم ہونے
کے ذمہ دارانہ حوالہ کے قائل ہیں، لیکن عمرہ والی اند نہیں
پا جتے۔ ہم نے حکومت کے تحت دارالہدایہ کا قائل کر کے انہیں
اسم ذات کے فکری طرف راغب کیا تاکہ ان کے دلوں میں نور
آئے۔ دوران میں اللہ کی محبت یہاں ہو۔ ”جشن وحدت کے
موقع پر پاکستان کے دارالہدایہ اور ممالک سے بھی مسلم اور
غیر مسلم اس تقریب میں شریک ہوئے۔ ان غیر مسلموں نے
اس انٹیر کے ذریعے اپنے عقیدے کو ظاہر کیا۔ لیکن ہم نے
مخالفین کے شرکی وجہ سے فوراً ختم کیا۔“

(حق کی توار، ص ۴۵)

حضرت عیسیٰؑ ظاہر ہو چکے ہیں :

گوکہ شہابی کے پیٹ میں دعویٰ مسیحیت اور دعویٰ مسیحیت کا بار بار ملاحظہ ہوتا ہے مگر یہ خلاف ہے اس لئے وہ اسے القادسی کہتا ہے

”اللہ مہدی اور حضرت عیسیٰؑ ظاہر ہو چکے ہیں۔ جو ان کے قریبی لوگ ہیں وہ انہیں جانتے جا رہے ہیں۔ اور جو بھی ان کے قریب ہو گا جانتا ہے وہ انہیں جانتا جا رہا ہے۔ اور اس طرح ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔“

(الحق اور مطلق گوشت عیسیٰؑ، ۱۵۲، جون ۱۹۹۸ء، ص ۱۰)

حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام سے ملاقات کا دعویٰ :

حضرت عیسیٰؑ حضرت مہدیؑ علیہ الرحمہ ان کی جامع، مشرق میں ملاقات ہوئی اور ان سے جدا امت کی اصلاح و فلاح کا پارچہ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام انہیں ملے۔ اس واقعہ کے تحت گوکہ شہابی، حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی ملاقات کا تذکرہ کرتا ہے مگر جہاں وہ مقام ملاقات کی تعیین میں غلط ہے وہاں یہ دعویٰ ہے کہ حال اس سے ملنے والے ایک خیمہ و رستہ تعیین اور بہت سے شہادتیں اور شواہد چھپا دیا گیا ہے۔ اس میں ان کی تعبیرات بھی میں جو غلط ہیں۔

”حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کو مہدیؑ علیہ السلام سے

ملاقات ہو کر ان کے ساتھ ان کے ساتھ ۲۵ مئی ۱۹۹۸ء

کو ملاقات کے شواہد (Taus) کے ایک مقامی ہوئے

(Elmont Lodge) میں حضرت سیدنا کوہر شاہی سے
حضرت محسنی علیہ السلام نے خوابی ملاقات فرمائی۔ یہ ملاقات
آج ۲۸ جولائی ۱۹۵۰ء تک ایک رات رہی، لیکن اب جبہ
مرشد پاک نے اس رات سے پروردگار مناسبت جانا تو کرم
فرماتے ہوئے چوتھی تصدیق فرمائی، فرماتے ہیں کہ
نومینیکو کے یونٹ میں پہلی رات قیوم کے دوران
رات کے آخری پہر میں نے ایک شخص کو اپنے کمرے میں
موجود پایا، جلی روشنی قہقہے میں سمجھا ہوا، اولی ساقی ہے
پوچھا یوں آئے ہو؟ جواب دیا آپ سے ملاقات کے لئے،
میں نے نائٹ آئن کی قویہ ولی اور چہرہ تھا (ایک خوبصورت
نوجوان) جسے دیکھ کر میرے سارے اعضاء ابرو الٹی سے جوش
میں آگئے اور مجھے ایک عجیب سی غامضی محسوس ہوئی، جیسی فرشتہ
میں نے حضور پاک ﷺ کی نگاہوں میں کئی بار محسوس کی تھی۔
گمان تھا انہیں زبان پر عبور حاصل ہے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ
میں محسنی بن کر یہاں بھی امر کیہ میں ہی رہ رہا ہوں۔ پوچھا
وہاں کہاں ہے؟ جواب دیا کہ نہ پتہ میرا ولی نکلانہ تھا اب
ولی نکلانہ ہے۔ پھر مزید یہ کہ چوتھو گشتو ولی وہ امر (کوہر شاہی)
جی جانا مناسبت نہیں سمجھتے۔ حضرت کوہر شاہی فرماتے ہیں کہ
پھر پتہ انہوں نے بعد جب میں ایوی وہ نامہ سن میں ایک روحانی
سینو (Tucson 3335 East Grant Rd, A Z) پر

کیا وہاں انکوں کے ایک اشال پر میزبان خاتون مس میری (Miss Marry) تھیں۔ تھیں اسی نوجوان (حضرت عیسیٰ) کی تصویر۔ میں پہچان گیا اور اس خاتون سے پوچھا یہ تصویر کس کی ہے کہنے لگی عیسیٰ بن مریم کی ہے۔ پوچھا ایسے ہی تو تھا کہ اس کی جان پہچان کے چند لوگ کسی مقدس روحانی مقام پر مبادت و زیارت کے لئے گئے تھے اور اس مقام کی تصاویر کھینچ کر جب پرنٹ کروائی گئیں تو چند تصاویر میں یہ چہرہ بھی آ گیا جبکہ وہاں نہ کسی نے دیکھا اور نہ ہی تصویر اتاری۔ وہ تصویر اس خاتون سے حاصل کرنے کے بعد چاند پر موجود ایک شبیہ سے اس تصویر کا کر دیکھا تو ہو بہو وہی تصویر نظر آئی۔ اب یہاں لندن آ کر کارڈین انجیل والوں کو اشتہار کے لئے جب یہ تصویر دی تو انہوں نے بھی اپنے کمپیوٹر کے ذریعے چاند والی تصویر سے ملا کر اس تصویر کی تصدیق کی۔ اب ان حوالوں کی روشنی میں اس راز سے پردہ اٹھا مناسب سمجھتے ہیں کہ واقعی یہ تصویر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہی ہے۔ جو اللہ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ (خواجہ اشیر شاہی، روضہ شمس)

گوبہر شاہی کا لکی اوتار؟

گوبہر شاہی لادین قوتوں، ہندوؤں، مسیحیوں اور یہودیوں کے اشاروں پر
 نکلے۔۔۔ اپنے آپ کو کسی مذہب کا پابند نہیں سمجھتا۔۔۔ مسلمانوں سے زیادہ ہندوؤں

کائناتی اوتار

”ہندو سوسائٹی اور لینڈ نے سچائی شہادتیں ہیں کہ
 یہ ایک شہر میں کے مطابق کائناتی اوتار کا قدرتی بیان ہو گا،
 تسلیم کیا ہے ہو گئے۔ اور صفحہ سے ظاہر ہو گئے۔ دو نظریہ کائناتی
 اوتار ہیں۔ محبت کا اور اس عام گروہوں کے۔ دنیا میں ان کی کائناتی
 پیمانہ کے ورثے ظاہر ہو گئے۔ باقی کوہ شامی پیمانہ میں ظاہر
 ہو گئے ہیں۔ اولیٰ اور پیمانہ ان میں گرتے ہیں۔ پیمانہ کے
 اوتار نے خواب میں ان کا روشن کیا ہے، کئی مندرجہ میں ان کی
 حقیقت تفسیر ہے۔ من کی جوت پر اپنی کونے کے لئے لوگ
 اوتار، اوتار ان کے پاس آ رہے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو انہوں
 نے غمگینی کے روشن کروا رہے ہیں۔ باقی کوہ شامی کے روحانی
 مددگار سے قسطنطنیہ صغریٰ خواہ غمگین ہو کر صحت یاب ہو رہے
 ہیں۔“

یہ پیرا غیر چھڑت، یہ پیرا کاش کے قول ہندو عقیدہ کائناتی اوتار
 کو بیان کرتا ہے۔ کائناتی اوتار کی تفسیر کوئی کی گئی ہے۔ دو سوسائٹی عرب میں حضرت
 محمد ﷺ کی آمد سے پہلے ہو چکی ہے۔ اس سے کہ جس کائناتی اوتار کا انتظار تھا اس
 سے یہ پیرا بیان کرتا ہے کہ ان میں کاہنہ اوتار ہوئے۔

(دیکھئے روزنامہ خبریں ۱۵ مارچ ۱۹۷۷ء)

اس میں پانچ مطلق اور چار نیم مطلق الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

اسلام کے وجود اسے ہندوئی آخر الزمان مسلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں قہری نبی
مہربانات ہندو کا وجود دیتے ہیں اور یہ اس کی غلطی جانتا ہے۔

گوہر شاہی منصب معراج پر:

گوہر شاہی کی زیرِ جمع، مکر منبٹ شدہ کتاب "دین الہی" کے صفحہ نمبر ۹ پر اسے
"راضیہ"، "مرضیہ"، "معراج" کے منصب و مرتبہ پر غور دھرایا گیا ہے، ملاحظہ ہو
"دین الہی" کا اقتباس

"۱۵۰۰ رمضان ۱۷۷۷ء کو اللہ کی طرف سے خاص
الہامات کا سلسلہ بھی شروع ہوا تھا۔ راضیہ مرضیہ کا وعدہ ہوا،
مرتبہ بھی ارشاد ہوا تھا۔ چونکہ آپ کے ہر مرتبے اور معراج کا
تعلق چند روز رمضان سے ہے، اس لئے اسی خوشی میں جشن شاہی
اس روز منایا جاتا ہے۔ آپ نے ۸۷۹ء میں حیدر آباد آکر
رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ سلسلہ
پوری دنیا میں پھیل گیا۔ لاکھوں افراد کے قلوب اللہ اللہ میں کف
کئے۔ بے شمار افراد کے قلوب پر اسم اللہ نقش ہوا اور ان کو نظر
آیا۔ اہل حق و شرف و تقویٰ اور شرف المظہر تک پہنچے۔ ان کے
لامعراج مرتبے شغلیاب ہوئے۔

حضرت سید ماریاض احمد گوہر شاہی نے ۱۸۹۰ء میں
باقاعدہ تنظیم کے ذریعے پاکستان سے دعوت و تبلیغ کا کام شروع
کیا۔ آپ کا پیغام "اللہ کی محبت" کو بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ ہر

مذہب کے افراد آپ سے حمیت اور محبت کرنے لگے، اور اپنی اپنی مہوت کا ہوں میں عظمت کو بر شایں گو خطرات کی مہوت
 دینے لگے۔ اس کی جہد میں نظیر نہیں ملتی کہ کسی شخصیت کو ہر
 مذہب والوں نے اپنی مہوت کا ہوں کے سٹیج اور منبر پر بظاہر
 عزت دی ہو۔ ہندو، مسلم، سکھ، جیساں اور با مذہب والوں کے
 ان کو ہر شایں کی محبت سے ذرا اند سے جہری ہونے، یہ آپ کی
 انسانی کی کرامت ہے۔ یوں تو آپ کی بے شمار کرامتیں ہیں، ہر
 ایک کا تذکرہ ممکن ہے۔

چاند، سورج، قمر، سمندر، شیو، مندو، اور کئی دوسرے
 مقدمات پر بھی تصور کو ہر شایں، نمایاں ہونے کے بعد آخر مسلم
 اور غیر مسلم کا خیال اور یقین ہے کہ یہی شخصیت مہدی،
 کاہی، اور تار اور مسیحا ہے، جس کا مختلف مذہبی کتابوں میں ذکر آیا
 ہے۔ آئیے آپ بھی ان کو پرکھنے کی کوشش کریں، اور ہم سے
 تحقیق کے سے رابطہ کریں، اور ان کی سب کے ذریعے بھی ان کو
 پہچاننے کی کوشش کریں۔“
 (دین الہی ص ۹)

خدا کی کے منصب پر :

ہر عالم مہتمم قادیانی کے اپنے مزید اصل سے اپنی شان میں اور ہوا سے زمانہ
 علم کے ہر ذریعہ میں جس میں کہ ان کے قادیانی کہہ کر پکارا گیا تھا۔ اس کا
 منہ اندر کی شان کو ہر شایں بھی لاہور کے لکھنوی یوں کے چاند (مہتمم)

۱۱ اپریل ۱۹۹۶ء) نے آئین پر بحث کر اپنی آٹھ نوں کی مسودہ ای سے اپنی خدائی رسالت کا اعلان فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو اس کے عقیدت مند کا نذرانہ عقیدت کے گہر شادی کی پستی کی آواز میں پیش کیا گیا

ہا سوں میں تیری خوشبو چھوٹتی رہی ہے
مستی میں صد اجماعوں کی دلی دہائی ہے
بجے کو بھی دیکھا ہے صورت میں تیری کوہ
میرا عشق یہ ایتنا ہے تیرے سن میں خدائی ہے
ہیں لوت و قلم تیرے پھر بھی یہی دیکھیں
تیرے سامنے موت آئے یہ میری بھائی ہے
تم یہ اللہ کہہ دو، چاہے کہہ دو یا محمد
یا نبوت اللہ مقرر کہہ دو یا کہہ دو گوہ شادی
(عقیدت کے پھول، ص: ۱۳۹)

کفر کی تلقین :

گوہ شادی کے مریدین کی اس طرہ کی تربیت کی گئی ہے کہ ان کو کفر
مقدمہ کی تلقین کی گئی ہے کہ عقیدت کوہ شادی کا ایک شاہکار ملاحظہ ہو، ان کا آئینہ
مرید عقیدت کے پھول صفحہ نمبر ۳۹ میں لکھتا ہے

یامرشد حق دباؤں اند کوہر شاہی
 کوئی کافر مجھے سمجھے یا مسلمان سمجھے
 تیری پوجا کروں میں تیری پوجا کروں
 اپنے من میں اٹھائے تجھے یا گوہر
 تیری پوجا کروں میں تیری پوجا کروں
 (حقیقت کے پھول، ص ۱۳۹)

گوہر شاہی کا مردوں کو زندہ کرتا :
 دوسری جگہ لکھتا ہے :

بات بگونی ہوئی سرکار مٹا دیتے ہیں
 ہر نصیبت سے انہیں پار لگا دیتے ہیں
 میں تو انی مایہوں کا مہر کوہر کا
 میں نے، لیجئے، جذبہ مردہ جلا دیتے ہیں

نو، باندہ اب کوہر شاہی نہ ان کیا کہ وہ مردوں کو بھی زندہ کرنے لگتا ہے ؟

گوہر شاہی اور یسودیت و عیسائیت کی تبلیغ

تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان یا مسیحی یا ہندو یا سکھ یا جین یا بون یا کسی اور مذہب کے پیروں میں سے ہو تو اس وقت حیات ہوتے تو ان کو بھی میری

اجماع کے بغیر چاروں ہوتا) یعنی آنحضرت ﷺ کی تصدیق اور ان کے بعد سادہ قیام
انبیاء کی شہادتیں اور ان کے کلمے مندرج ہو گئے ہیں اب سوال اسلام کے کئی دین و
مذہب میں نبوت نہیں ہے۔ نبوت آگے سے تو اسلام اور کلمہ اسلام میں ہے۔ قرآن
و حدیث میں یہود و نصاریٰ کی مخالفت اور ان کے انکار و شراک کا بار بار ذکر ہے اور انہیں
جہنمی قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ اپنے نبی کا کلمہ پڑھتے تھے اور وہ انہیں اللہ کا نبی مانتے
تھے۔ مگر یہ اصل اللہ کو ہر شے میں ملعون و مکرہ اپنی کتاب "دین الہی" میں قرآن و حدیث
اور اکابر علماء امت کے خلاف یہ دریدہ و جہنمی کتاب کہ امت کو چاہئے کہ اپنے نبی
کے کلمے کو یاد کریں اور اسی سے نبوت ہے اور حق کا مذاق اب اس سے تم ہو گا اور ہمیشہ
میں اللہ بھی اسی سے ہو گا۔ ملاحظہ ہو اس کی طرف ان منطق

”رسولوں کے کلمے“

”ہر نبی کو اللہ نے خاص ناموں سے پکارا جو ان کی
امت کے لئے پہچان بن گئے۔ یہ نام اللہ کی اپنی زبان سے پائی گئی
تھے۔ ان کے اقارب سے اس نبی کی امت میں داخل ہوتا ہے۔
تین دفعہ اقرار شرط ہے امت میں داخل ہونے کے بعد ان الفاظ
کو جتنا بھی وہ اسے کلام اللہ ہی پائے ہو تا جائے گا۔ مصیبت کے
وقت ان الفاظ کی ادائیگی مصیبت سے بچانے کا راز بن جاتی ہے۔ قرآن
میں بھی یہ الفاظ مساب کتاب میں ہی درج ہیں جہاں جاتے ہیں۔ حق
کہ جہشت میں داخلہ کے لئے بھی ان الفاظ کی ادائیگی شرط ہے۔
ہر امت کو چاہئے کہ اپنے نبی کے کلمے کو یاد کریں اور

سج، شام بہت بھی ہو گئے ہیں اور پڑھیں۔ ہدایت کے لئے آسانی
 نامی آپ اپنی زبان میں پڑھا سکتے ہیں۔ زمین مہارت کے لئے
 سنی کتاب کی اسلی مبارک میں زیادہ فیض پہنچاتی ہیں۔

یہاں یوں کا فکر۔ (۱) اللہ اللہ مہی روح اللہ (ترجمہ) اللہ کے
 ہواؤنی محبوب نہیں مہی اللہ کی روح ہیں۔

یہاں یوں کا فکر۔ (۲) اللہ اللہ مہی اللہ (ترجمہ) اللہ کے
 ہواؤنی محبوب نہیں مہی اللہ سے بات چیت کرتے ہیں۔

یہاں یوں کا فکر۔ (۳) اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ (ترجمہ) اللہ
 کے ہواؤنی محبوب نہیں اور اللہ اللہ کے دوست ہیں۔

یہاں یوں کا فکر۔ (۴) اللہ اللہ محمد رسول اللہ (ترجمہ) اللہ کے
 ہواؤنی محبوب نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں۔

یہ مذہب والا خود ہواؤنی بھی زبان رفتہ ہو، لیکن یہ نگہ
 اللہ کی سرکاری زبان میں اس کی پہچان اور نجات ہیں۔ عام انسان
 کے جتنے روزانہ مہاز 33 مرتبہ اللہ اور رسول کو صبح اور شام یا
 روزانہ پڑھنی ہے۔ انسانی مصیبتوں سے حفاظت کے لئے روزانہ
 99 مرتبہ صبح اور شام پڑھنا بھی ہو سکے، مصیبت کو ہٹانے کے لئے
 دن بھر پڑھیں، پڑھنا بہتر ہے اور کئی آدمی ہی نشست میں بیٹھ
 پڑھ سکتے ہیں، آخری حد ہواؤنی ہے۔ (آدیں میں ۲۰)

یہاں فقہ محمد پید و پید و مقامی فہرست ہے جو قارئین کی خدمت میں پیش کی

جہاں کی ہے اور نہ اگر کوہ شیبی کا چہرہ انہی کے لئے اور اس کے مخلوقات و الممات و
 جانداروں کا ہے، تو اس کے کفر و زندقہ کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ حقیقت یہ ہے
 ملعون چہرہ کی امت سلسلہ کو بھی رحمت علیہ السلام سے وامن رحمت سے ثابت ہے۔ اس
 لگانا چاہتا ہے۔ اس کے انہی کفر یہ مقام کے پیش نظر یہ اندازہ لگانا چاہئے۔ مثلاً
 اس شخص کی مادی و فکری و اخلاقی و ایمانی سے کسی طرح نہیں۔ بلکہ جس
 میں یہ اس کے بھی کان لگا رہا نظر آتا ہے۔ اس شخص کے نزدیک اسلام و ایمان
 اور شیعہ اسلام کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہ شخص سیدھے سادے مسلمانوں کو اسلام
 متاثری اور اپنے خود ساختہ مذہب کی تعلیم دے کر کفر اور کفر کے بدترین سازش
 مصروف ہے۔ اور اسلام دشمن قوتیں اسکی پشت پر ہیں۔ ملے امت کا اخلاقی
 اور دینی فروغ ہے کہ اس کا تعاقب کریں، جبکہ حکومت پاکستان کو چاہئے کہ
 فحش اسلام دشمن کے منہ میں اکام دے۔ اور اس کے خلاف عدالت کے فیصلے
 عمل درآمد کرنے سے اسے چھانکی کی سزا دے۔

باب سوم

گوہر شاہی کے کفر و ارتداد پر

اکابرین علماء امت کے فتاویٰ

انھوں نے فرمودہ ان سے بانی ریاض احمد گوہر شاہی کی ارتدادی
مذہب کے عقائد و نظریات و معتقدات کے پیش نظر پوری امت کا اتفاق ہے
کہ وہ کافر و مرتد اور زندقہ طعنہ ہے۔ ذیل میں دیوبندی علماء اور شیعہ
علمائے اہل حق محمد بن عبد اللہ بن سلیل کے فتویٰ ترتیب وار نقل کئے جاتے ہیں۔ سب
سنت و رسالت کے فتویٰ نقل کئے جاتے ہیں۔

ریاض احمد گوہر شاہی نے آج سے چند سال قبل جب پیر پور سے نکالنے
کے وقت مختلف حضرات نے حضرات اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حمید اور
مولانا حامی مجسّمی، مولانا غلام نبوت سے متعدد سوالات کئے۔ اس موقع پر حضرات
مقدس نے اس سے پہلے فتویٰ دیا تھا کہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے اظہارِ تہمت
سب سے پہلے نقل کر دیا جائے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کا پہلا فتویٰ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس فتویٰ میں احمد گوہر شہابی کا فتنہ بیست زور چھڑ رہا ہے۔
اس کے عقائد و نظریات کے رجحان اور اشتہارات پیش خدمت
ہیں، اس شخص کی مذہبی حیثیت واضح فرمائے امت کی راہ نمائی
فرمائیے۔
خالد، کراچی۔

میں نے ریاض احمد گوہر شہابی کے عقائد و حالات کا مطالعہ کیا اور ہفتہ
"عقبہ" کے صفحات بھی دیکھے ہیں ان کی روشنی میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ
شخص دین اور شریعت کا قائل نہیں، نہ اس کو نماز روزے کا اہتمام ہے، اور نہ شریعت
کے محرمات سے پرہیز ہے، اس لئے اس کی حیثیت مرزا احمد قادیانی جیسی ہے۔
اس کے مانتے والے گمراہ ہیں۔
اللہ اعلم

محمد یوسف مظاہد

۱۴/۴/۱۳۱۸ھ

اس نے کچھ دنوں بعد اراد کیا کہ اسی مجلس تکلیف ختم نبوت لڑا ہوتی ہے کہ
شہابی کے عقائد کے بارے میں استفسار کیا گیا تو رہنما میں فتویٰ جاری کیا گیا

دارالافتاء ختم نبوت کا فتویٰ

- ۱۔ کیا فہرست میں ملا اس کے بارے میں کہ
 کیا یہ ممکن ہے کہ کسی شخص کی ایک نگاہ سے کسی کی تقدیر بدل
 جاتی ہے؟
 - ۲۔ کیا ریاض احمد گوہر شامی "لورہ" یا گوہر" کا و خلیفہ کرنے یا
 لے لے مسلمان ہیں؟
 - ۳۔ کیا مشق الہی میں شریعت کی پابندی ختم ہو جاتی ہے؟ یا عاشقوں
 کے لئے حرام، حلال ہو جاتا ہے؟
 - ۴۔ گوہر شامی کا دعویٰ ہے کہ بلا تفریق مذہب کافر، مسلمان کے دل
 کے لئے ہم کو نقش کرتا ہوں، اسلامی اصول کے اعتبار سے اس کا یہ دعویٰ صحیح ہے؟
 - ۵۔ کیا شیطان خواب میں حضور مدیہ السلام کی شکل میں آسکتا ہے؟
 - ۶۔ آج تک کسی نبی، ولی یا پیغمبر کی تصویر چاند پر آئی ہے؟ اگر
 نہیں تو ایسا دعویٰ کرنے والا مسلمان ہے؟
- نوٹ: یہ مقدمہ ایمان رکھتا ہو اس کے بارے میں شرعی حکم بتائیں۔
- محمد طاہر کراچی

مع اللہ الرحمن الرحیم

الزمو ان ذلک العرفان العبرانی

۱۔ گوہ شامی کا یہ بیان کہ اگر وہی مذہب پر کامل کمال ملے تو اس سے اس کی قدر بڑھ جاتی ہے، بالکل بطل نہ رکھتا ہے۔ شریعت میں ایسی کوئی بات نہ ہے جس سے نہیں ملتی۔ ہدایت کا تعلق رب کائنات کی ذات سے ہے اور وہی جس کو چاہتے ہیں ہدایت فرماتے ہیں جس کو چاہتے ہیں گمراہ کرتے ہیں۔ پھر ایسا شخص جو نہ ولہر معصیت کی زندگی میں موٹ ہو، ان کا یہ دعویٰ کرنا مستحکم فیضی اور مسلمانوں کو جو کہہ دینے کے سوا کچھ نہیں۔

۲۔ کیا گوہ شامی کی یہ یاد دہانی کہ اپنے آپ کو سمجھا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے براہ کرنا ہے۔ اس لئے کسی مسلمان سے اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ لہذا گوہ شامی کا یہ کہ گوہ شامی کا وہ خلیفہ پر صاف جاننا ضروری ہے۔

۳۔ عشق اکبر شریعت کے تانہ ہو تو اس کی شریعت میں کوئی حیثیت نہیں۔ عشق میں کفر یہ مقام برحق اور حلال ہے، تاہم کتاب کرنا اور جو چیز کو حلال قرار دینا یا حرام کر کے اس میں کتاب۔

۴۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ تصور صحابہ شیعہ و اہل بیت میں آپ کی عقل میں آجاتا ہے، حدیث شریف کے خلاف ہے۔ حدیث شریف میں نہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

”میں نے اس میں اللہ کا نام پڑھا۔“ فرمایا۔

”یہ شخص تو میرا ہی ہے۔“ فرمایا۔

”نہیں نے مجھے سوتے (خواب) میں دیکھا اس

نے کہا مجھے ہی دیکھا۔“ یہ نکل شیطان میری شکل میں نہیں آتا۔“

۵۔ ”یہ شخص حضور ﷺ کا چاٹھن تھا چاہے مسلمان تھا نہیں ہو سکتا۔

یہ تو اس کی تبلیغ سے انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ حضور ﷺ کے دین کے

یہ ایک نعمت کا نام اسلام ہے۔ اور کسی بھی قسم کے انکار کی بنا پر انسان کافر ہو جاتا ہے۔

اس نے کہا کہ ”یہ آدمی کا یہ دعویٰ کہ ”یہ اخلاقی مذہب صرف اللہ کا مال میں نقش

ہوں گے۔“

۶۔ ”پھر آپ تصویر حضور ﷺ سے لے کر آج تک کسی کی نہیں آئی۔

اس نے کہا کہ ”یہ آدمی کا یہ دعویٰ کہ ”یہ اخلاقی مذہب صرف اللہ کا مال میں نقش

ہوں گے۔“

۷۔ ”یہ آدمی کا یہ دعویٰ کہ ”یہ اخلاقی مذہب صرف اللہ کا مال میں نقش

ہوں گے۔“

۸۔ ”یہ آدمی کا یہ دعویٰ کہ ”یہ اخلاقی مذہب صرف اللہ کا مال میں نقش

ہوں گے۔“

۹۔ ”یہ آدمی کا یہ دعویٰ کہ ”یہ اخلاقی مذہب صرف اللہ کا مال میں نقش

ہوں گے۔“

۱۰۔ ”یہ آدمی کا یہ دعویٰ کہ ”یہ اخلاقی مذہب صرف اللہ کا مال میں نقش

ہوں گے۔“

جس احادیث میں یہ ہے کہ اگر اشیا کو حرام قرار دیا گیا ہے چنانچہ یہ
 حقیقت کا فرمان ہے "کُلْ مِمَّا رَزَقْنَاكَ" (ہر اشیا کو چھوڑ کر حرام ہے)
 نیز یہ شخص جس فقہ اور تصوف کی دعوت دیتا ہے اس کا اسلام سے
 تعلق نہیں ہے۔ لہذا ایسے مقام درج کیے گئے۔ اے شخص کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
 واللہ اعلم

سعید احمد جالپوری
 علامہ دارالافتاء اسلامی مجلس تحفظ القرآن
 دارالافتاء حدیث مدرسہ امینیہ لدات۔ کراچی
 ۱۹۵۷ء

مفتی نظام الدین شامزی
 کمران شاہ شخص
 جامعہ علوم اسلامیہ ہوری جہان
 کراچی

غلام احمد تونسوی
 دارالافتاء کراچی

مفتی محمد تبیل خان
 تہجد
 اقرارداد اطفال نرسٹ
 کراچی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا آخری فتویٰ :

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشکش ہے میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے ایک
نقص کا باجمہ و غرض اند کو پیش کرتا ہوں ہے اور اس کی مدت دوم
ہفتہ ہے۔ اور میں اس مسئلہ سے یہودی طرز پر دو نقص نکالتا
ہوں ہے اور پیشہ کے اعتبار سے وہ وہی مذکورہ نقص ہے۔
اور میں سے کھرا اپنے آپ کو یہ کہلاتا ہے، کہ نوری اور شہید
کا دلی سیدہ آپا، متعدد میں مروجہ فی مکر کے دوم سے اس
سے یہ کہلاتا ہے کہ اس کا مولیٰ ہے کہ

۱۔ جو کچھ محمد ﷺ نے فرمایا ہے اس میں وہی ہے کہ

میں۔

۲۔ جس میں یہ ہے کہ

نہیں۔

۳۔ کہ یہ وہی ہے کہ

میں ہے۔

۴۔ اس کے مقصد سے وہی ہے کہ

نہیں۔

شائع لیا ہے جس میں لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ
ریاض احمد گوجہ شامی لکھا ہے، مگر یہ شخص اسٹیمر کے بارے میں
سمجھتا ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

۵۔ اسلام کے پانچ بیانیہ ارکان میں سے
نماز روزہ کو ظاہری عبادت کہہ کر کہتے ہیں کہ ان میں روحانیت نہیں
ہے۔ روحانیت دل کی تک تک میں ہے۔

۶۔ یہ شخص قرآن کریم کے تیس پاروں کے
جائے مٹاتا ہے کہ چالیس پارے ہیں، اور اضافی دس پارے ان
تیس پاروں سے مختلف مضامین پر مشتمل ہیں۔ ان تیس پاروں
میں ہے کہ زکوٰۃ حاتی فیصد ہے مگر ان دس پاروں میں ہے کہ
زکوٰۃ ساڑھے ستانوے فیصد ہے، تیس پاروں میں ہے کہ نماز پڑھ
ورنہ گناہگار ہو جائے گا، اور ان دس پاروں میں ہے کہ تو نے نماز
پڑھی تو گناہگار ہو جائے گا، غیر وہ غیر وہ۔

۷۔ اس کا منہ ہے کہ میرے معتقد تھے مسیحی
سمجھتے ہیں اور وہ مجھ کو جیسے کچھ سمجھے گا اس کو اتنا ہی نفع ہو گا۔

۸۔ اس کا کہنا ہے کہ میری تصویر چاند، سورج
لو حجر اسود پر ظاہر ہو چکی ہے جو اس کا شمار کرتا ہے وہ اللہ کی
بہت بڑی نشانوں کو بھٹاتا ہے۔

۹۔ میری حجر اسود کی تصویر کی امام حرم علماء دین
مبدلہ اللہ نے تصدیق کی ہے اور انہوں نے یہ مسیحی کی تصویر سے ملتی

جلتی ہے۔

۱۰۔ وہ بتاتے کہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ
میں یہ مردان میں رہتا تھا، آپ جب دنیا میں آئے تو آپ نے
خبرداروں پر یہ فی تصویر لکھی تو مجھے پہچان لیا اس لئے آپ ﷺ
نے میری تصویر کو مٹا دیا۔

۱۱۔ وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
اس کی ایک موعظ میں میری ملاقات ہوئی ہے اور وہ مجھ سے
ملنے آئے تھے، اس کا یہ کہنا بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
ہزل ہو چکے ہیں۔

۱۲۔ اس کا کہنا ہے کہ حضرت ممدی علیہ
السلام ان پیدا ہو چکے ہیں، اور دعویٰ ممدویت سے اس لئے
خاموش ہیں کہ پاکستان میں قانون تو بین رسالت کے تحت جیل
میں جانے کا خدشہ ہے۔

۱۳۔ وہ محرم خصوصاً چاند کے دوران رات رات
تک ایک مستانی سے ہم آغوش رہے مگر اس سے اس کی روحانیت
میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

۱۴۔ وہ حضرات انبیاء کرام میں سے حضرت آدم
علیہ السلام کو "حمد" اور "شرارت النعم" کا سر یعن پورا کرنا
ہے۔

۱۵۔ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کو حضرت

(زنجور):

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی من لا نبی بعدہ)

اور مختصر یہ ہے کہ یہ سید احمد چودھری نے مجددی ریاض احمد کو یہ شہابی کے
ہاتھ میں دیکھنے کے لیے اپنی بیعت کا نام "انجمن سر فروزان شاہ" رکھا ہے۔ یہ
سوال نامہ مرتب کیا ہے اور میرے کہنے پر انہوں نے کوہ شہابی کے مطابق ایک
کتاب مرتب کی ہے۔ اس کی اس پوری کتاب میں ان متعدد جہات و مسائل کے بارے
میں سوال و جوابات موجود ہیں۔ اور اگر یہ مختصر مواد سید احمد صاحب نے اس سے ان
مردان کا خلاصہ بہت خوبصورت اختصار میں اس سوال نامہ میں نقل کر دیا ہے۔ اور اس
سوال نامہ کے آخر میں انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ یہ شخص ریاض احمد کوہ شہابی
مسلمان ہے یا کافر و زندیق؟

۱۔ جس شخص نے اس سوال نامہ کا مطالعہ کیا ہو، وہ جانتا ہے کہ یہ
کس مسلمان نہیں مگر کافر و زندیق اور مرتد ہے۔

۲۔ یہ شخص کورس کی بیعت اور اس کے ماننے والوں کے بارے میں
کتنی غفلت اور کج فہمی کی تصدیق دیتا ہے کہ ایسا شخص ہرگز ہرگز مسلمان نہیں
ہو سکتا۔

۳۔ ریاض احمد کوہ شہابی و ان کی بیعت کے ماننے والوں کے ساتھ
مقابلہ اور کشیدہ کیا جا رہا ہے۔

۴۔ ان لوگوں کا فکدہ مردار ہے۔

۵۔ جس شخص نے کتاب و سنت اور ائمہ امت کی تعریضات پڑھی ہوں
 اس کے لئے مندرجہ بالا امور پر دلیل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ اس
 سوال میں جو پتہ لگایا ہے وہ واضح طور پر ان تمام امور کی نیل ہے۔ واللہ اعلم
 بالصواب۔

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

(۱۲ صفر ۱۳۲۱ھ)

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ عیوبی ناؤن کا فتویٰ

(زمورس و مہر انصاف و انصاف)

واضح رہے کہ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ پر سلسلہ نبوت کو ختم فرما کر
دین کی تکمیل کا اعلان فرمایا۔ اس ذات کریم نے تمام ادیان میں سے دین اسلام کو
پسندیدہ ترین قرار دیا۔ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ ان الفاظ میں آتا ہے

"وَمِنْ أَمْشِجٍ عِبْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا مِّنْ دِينِ اللَّهِ"

ترجمہ: "لہذا اگر کوئی چاہے اسلام کے سامانی دین، اس

اس سے بہتر قبول نہیں کیا جائیگا۔"

مفسرین کا یہ بیان کامل اور مکمل کر دیا گیا ہے جس کا واضح ثبوت ارشاد الہی

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دِينُ اللَّهِ وَالْإِسْلَامُ"

میں ملتا ہے۔ "وَرَضِيَ الْإِسْلَامُ دِينًا"

کی صورت میں موجود ہے۔ لہذا اگر کوئی آدمی اسلام میں قریم و انصاف کرنے کی چپا ک
و تیار کرے تو مسلمان اسے اسی صورت میں براہ راست کرنے کے لئے تیار نہیں۔

تشریحات ﷺ کی روایت کے بعد طرین طرین سے فقہ نمودار ہوئے ولی

میں بہت حد تک ولی مہر مہریت تھا، کوئی مہر مہریت۔ ایسے فرقہ کے سرور دینی میں

نمودار میں جنہوں نے اس دعویٰ کے ساتھ ایک نئے مذہبی سرور بنایا۔ انہی۔ ایران

میں کمر جی باب اور یہ القادسیہ لڑائی نے مدد دی ہوئے تھے، مومنی کے ساتھ اپنے ر
 شوع کیا اور اس وقت پہلی مذہب کے جو مفکرین کے مختلف احوال میں موجود ہیں
 امریکہ میں باغی فوج کمر اور ساجا، محمد نے بھی مدد دی ہوئے تھے مگر مومنی کوئی مذہب
 کے آثار کے لئے استعمال کیا اور "نیشن آف اسلام" کے نام سے ان کا مذہب اپنے
 موجودہ پیشوا کو ان فریادوں کی قیادت میں چھپیں، ہاتھ جو ان کے ایک ارب سے امر
 مسلمانوں کے مسلمہ دین اسلام سے فطری طور پر مختلف مذہب ہے۔ اسی طرح ان
 کے حلقہ عمل میں مذہبی مذہب پیغمبروں کی سے پیدا کر رہا ہے۔ اس کا آغاز بھی مذہب
 انبی کے مدد دی تھے، مومنی سے کیا تھا اور اس وقت اس نے رسول اللہ اور نبی قرآن میں
 کے عقاب اپنے لئے مضمون میں کرتے تھے۔

انگریز مومن نے اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں کی فی وحدت و یار و یار
 کرنے کے لئے مختلف فتنے ڈھائے۔ غرضیکہ عالم اسلام مختلف فتنوں سے نہر و آلودہ
 ہے۔ ان سب سے خطرناک اور حد تکلیف دہ وہ بھی نبوت و رسالت کی فتنہ تو
 ہے۔ ان کے لئے امت مسلمہ سے جذبہ جدا افتاد کر کے، منصب نبوت کی تکلیف کرنے
 اور دین کے مسلمات کو ناقابل اعتبار بنانے کے لئے قوانین سے اپنے جدید پیشقی خام
 سے مومنی نبوت کو ان امت کو ارب میں جتا اور یار و یار وصل فتنہ قادیانیت بھی اسلام
 کے لئے ایک عظیم فتنہ ہے۔ امت اسلامیہ اور متحدہ پاکستان کے مسلمان اس انگریزی بن
 کے انگریزی دین کا نام انتم کرنے اور اس کے رد و انکار کے لئے مومنی سے بھی
 فارغ نہیں ہوئے تھے کہ ان عظیم فتنے کی وجہ سے انگریزین و ان کے مابین
 روحانیت اور تصوف کے دوسرے ان کے کہشتوں نے ایک نیا فتنہ پیدا کیا، دوسرے ان کے
 باطنی و ظاہری امور کو۔ مومنی نے ایک سخت چارے دین کی صورت و مومنی کے کاموں کو

ہے۔ یہ اختلاف میں تو یہ کہ وہ عقائد اور کچھ اس کی کتابوں میں بیان ہو چکے ہیں۔
 یہ وہ وقت ہے جب تک کہ وہ اسلام اور صاحب اسلام کے عقائد کے خلاف
 کوئی چیز نہیں کہتے۔ قرآن مجید میں تو یہ کہ وہ عقائد میں تبدیلی۔ چاند، سورج
 اور چاند میں اپنی شبیہ کا عروج اور اس کا غروب کہ حرام ہے اور صوم میں مہربانی
 نے اس تصویر کو سوچا، یہ بھی ہے (جس پر حرام کے اور کے اور ادا تین مہربانی
 میں سے ایک سے اس کی تردید کی ہے اور اسے شخص کو ضل اور ہوا میں سے
 ایک میں سے اور فرمایا کہ صوم میں مہربانی کے ہم سے کوئی اور حرام میں موجود
 نہیں ہے۔ اسی طرح وہ حضرت محمد ﷺ سے راہ راست تعلیم حاصل کرنے کا
 عہد ہے۔ اسی کے اس نے نماز، روزہ، حج اور دوسرے شعبہ اسلام کا نظارہ کیا۔ مد
 قیہ ہے کہ اہل کفر کے لئے دین ایمان اور اسلام کی ضرورت کا بھی منکر ہے۔ اور اس
 کے عقیدے میں قرآن و حدیث اور اہل کفر کی کوئی حقیقت نہیں۔ مگر
 اہل کفر کے کاروبار میں یہ کہ (مہربانی) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
 یہ کہ اس میں سے ملے آئے تھے۔ جس کے بارے میں باقاعدہ واقفین بہ فراوان
 نے بیان کیا ہے۔ اس پر تصویری شکل میں حقائق کا منظر دکھایا ہے۔

بہر صورت مسلمان اپنے عقائد رکھنے والا شخص اور اسے قہمیں صاف اہل سنت
 والجماعت کے ایک ضل و ضل میں ہیں۔ اور وہ اسلام سے غافل اور کافر
 اور اہل کفر کے ٹیل میں ہیں اور اہل کفر کے عقائد کے لئے اور ان کا عقائد حرام
 ہے۔

یہ کہ اہل کفر قہمیں کوہ شامی اور سوس دانت ہیں۔ اور یہ عقائد اور اہل کفر
 کا عقائد ہیں۔ یہ اہل کتابوں میں لکھ کر ہے۔ اور اصول اسلام نماز، روزہ، حج اور

کے مظہر ہیں۔ اس لئے ان کے کافر ہونے میں کسی قصور کا کوئی شک نہیں۔

قال في الدرر (و) حرم الخمر (الشراب) قال في
الشمسية حرم (الشراب) يدخل في حرامه (الشراب) عدة
الشمسية (الشراب) في شرح الحريم . كل مذهب يكتف
به معتد . اهـ قلت . حمل ذلك على الشراب والسموم
والسامة فلا حمل ما كحبه . ولا يؤكل ديتهم لاهم
ليس لهم كتاب سماوى .

(المجموعه ۳۱۴، ج ۱، ص ۱۵۱، الفقه المجمع ۱۵، ج ۱)

ان کے ہاتھ کا زخم حلال نہیں ہے جیسا کہ مہارت مند جہاں سے معلوم ہو۔

فقط و الله اعلم

4

خواجہ غلام رسول

انجمن علمی و پژوهشی

المادة ١٠٠: يحدد القانون شروط وأحكام

طاهره و فاطمه و زینب و ریحانه

[illegible]

الاجواب صحیح

محمد عبدالجبار

ایک طرف سے

محمد عبد الحليم

300-2

جامعة العلوم الإسلامية

جامعہ فاروقیہ کافتوی :

الجواب: حاد لومعنياً :

[illegible]

کے معتمدین و وادارہ اسلام سے خارج، مگر اب باقی اور استغاثہ رسالہ ہے۔ ایسے شخص یاں کے جو کاروں سے میل جول رکھنا است کا باعث ہے۔ اور ایسے شخص سے جو کہ نہ اور اسی طرح ان کا فائدہ نکالنا حرام ہے۔

مسلمانوں کا ایسے لوگوں سے میل جول رکھنا بلائے اور ایمان کی برجائی ہے۔
مسلمانوں کو چاہئے کہ ان افراد سے ہرگز تعلق نہ رکھیں جو ایسے مکر اور شخص سے جو کفار
اور اللہ تعالیٰ انہیں ان فتنوں سے محفوظ رکھے۔

زیر میں اس شخص کے کفر یہ حقائق کی غلط تفہیم بیان کی جاتی ہے۔

۱۔ فقہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ اپنا نام لکھنا ناجائز اور حرام ہے۔

۲۔ چونی امت کا اس پر اجماع ہے کہ نماز روزہ حج و زکوٰۃ جہاد است۔

ہاں میں اس قسم سے ہوں۔ ان کے بارے میں یہ کہنا کہ ان میں روحانیت نہیں تھی
 (احسن الفتاویٰ، ج ۱، ص ۳۱۹)

۳ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ خود اپنے ہی

سب سے پہلے اس کے پولیس پارے ہیں، انھیں صحت کے خلاف ہے، جو کہ آٹھ

۱۰۔ ان طرح انبیاء و امام مجتہدین علیہم السلام کی شان میں آستانی کرنے والا

باعتنا امت کا ہے۔

اور یہ کہ جو یہ کہہ دے کہ میں نے یہ نہیں کیا۔

(ان کا جواب)

د۔ اس شخص کا یہ کہنا کہ اللہ مجھ پر ہے، اللہ رک کے قریب ہے،
 ہوئے بھی نہیں، بچہ عکس۔ (خود اللہ) اگر یہ عقیدہ ہے تو انہوں نے قہر یہ کیا ہے
 اسی طرح یہ کہنا کہ رومانیت والی تھیں چاہے کلمہ نہ پڑھے، جہنم میں نہیں جاتا
 اگر یہ عقیدہ ہے۔ یہ کہہ جہنم سے پتے کے سے کلمہ پڑھتا ہے وہی ہے اور اس کا
 بھی نہ وہی ہے۔ یہ عقیدہ انہوں نے قہر یہ کیا ہے۔

نکاح:

الجواب صحیح

سید اللہ وحید

اللہ و محمد قبول مغالہ

اللہ و محمد قبول مغالہ

۱۲۳۲-۱۲۳۱-۱۲۳۰

دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال میں جو کچھ مذکور ہے اس کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ شرعاً مکالمات
میں ان کے تحقیق پتے ان کی تصنیف اور کتاب و رسائل سے ان کے چہر
پریت اور قابل اعتمادی اور ہم پیش کریں گے۔ چنانچہ ضروری تہہ و تحریریں
کے بارگاہ میں ہرگز نہ لکھیں نہ اور کا حکم تحریر کریں گے۔

مذکورہ شخص کے وقت تحریر ہونے والے جو کتاب و رسائل موجود ہیں، ان

:- ہرگز ذیل ہیں

- ۱۔ میرزا غلام غفران خاں فرودیش جلی شمشاد پاکستان
- ۲۔ حقیر علی شاہ فرودیش جلی شمشاد پاکستان
- ۳۔ آغا علی شاہ احمد شاہ انجمن فرودیش احمد شاہ
- ۴۔ شمس الدین علی شاہ فرودیش جلی شمشاد پاکستان
- ۵۔ شمس الدین علی شاہ فرودیش جلی شمشاد پاکستان
- ۶۔ کوثر علی شاہ فرودیش جلی شمشاد پاکستان
- ۷۔ شمس الدین علی شاہ فرودیش جلی شمشاد پاکستان

اس کتاب و رسائل سے ہم کتابت حاصل کریں

اول۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان اور مغفرت کے لئے اس کی ضروری نہیں :

الف۔ ”اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت
نیکی، خواہ تمہارا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔“

(فرمان گوہ شائیں۔ پشت رو شائیں، ہندو اور تہذیبوں)

ب۔ ”اللہ کی پہچان اور رسائی کے لئے روحانیت
نیکی خواہ تمہارا تعلق کسی بھی فرقہ یا مذہب سے ہو، مسلمان یا
نہیں کے کہ بغیر کلمہ پڑھے کوئی ایسے اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے“
جبکہ عملی طور پر ایسا ہو رہا ہے، جیسا کہ ہندو اور سکھوں کے ذمہ
بغیر کلمہ پڑھے چل رہے ہیں۔“

(گوہر من در فداش جلی نیشہ پاکستان)

ج۔ ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا
کہ مجھے حضور پاک ﷺ سے دو علم حاصل ہوئے، ایک میں نے
تمہیں بتا دیا اور اگر دوسرا تمہیں بتا دوں تو تم مجھے قتل کر دو گے۔
اصل میں یہی دوسرا علم ہے کہ بغیر کلمہ پڑھے بھی اللہ تک رسائی
حاصل ہو سکتی ہے۔“ (گوہر من در فداش جلی نیشہ پاکستان)

د۔ ”کچھ لوگ مذہب کے ذریعہ پاک صاف
ہوتے ہیں اور کچھ لوگ کسی ولی کی محبت اور فکر سے بھی صاف ہو
جاتے ہیں۔“ (گوہر من در فداش)

”ہر جا اللہ ہی اسل و مذہب لوگوں کو اللہ کی
 محبت کا دریاں سے رہے ہیں، جب اصحاب کعبہ سے محبت کے
 لیے آئے ایک تر ”مغزات قطیر“ کی کہ جنت میں داخل ہو سکتا
 ہے تو ان کے اس اللہ کی محبت میں اللہ اللہ کر رہے ہوں وہ یہ فکر
 عشق سے محروم رہیں گے۔“

(صدائے مرفوش ۲۲ مئی ۱۹۱۹ء)

”ایک اور امر کی خاتون شاہ صاحب سے
 ملاقات کرنے آئی، وہ بھی روحانیت کی طالب تھی، اس امر کی
 خاتون کے ساتھ ایک پاکستانی جو ابھی تھا، پاکستانی جوڑے نے
 یہ کاروبار کیا کہ یہ امر لیکن خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا
 چاہتی ہے، یہ سن کر شاہ صاحب نے اور راستہ اس خاتون سے
 مخاطب ہوئے کہ ”چچا تمہیں کیا چاہتے صرف اسلام یا
 خدا“ اس خاتون نے وجہ کہہ کر شاہ صاحب نے کہا ”تھیک
 ہے تم تمہیں خدا کا راستہ بتاتے ہیں۔ خدا کی طرف دو راستے
 جاتے ہیں، ایک راستہ عشق اور محبت کا راستہ ہے۔ (پھر شاہ
 صاحب نے دونوں راستوں کا فرق بیان کیا کہ اسلام کے راستے
 میں اللہ قوانین کی پابندی ہے، مخالف راہ عشق کے۔“

(گوبرھی ۷ مئی ۱۹۱۹ء)

ان تقریبات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جناب گوہر شاہی کے نزدیک
 ”مذہب“ سے ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس ملک رسائی ہو سکتی ہے،

۲۔ "وَمَنْ يَتَّبِعِ احَدَهُمْ فَلَا يُغْنِ عَنْهُ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّهُ شَيْئًا"

(آل عمران: ۸۵)

ترجمہ

"جو شخص اسلام کے ساتھ کوئی اور دین

تقریباً کے ساتھ کسی سے قبول نہیں کیا ہے گا۔"

۳۔ "لَا تَتَّبِعِ الْاَوَّلَ الْاَوَّلَ حِطَّتِ اَعْمَالُهُمْ فِي

(آل عمران: ۲۳)

"لَا تَتَّبِعِ الْاَوَّلَ الْاَوَّلَ حِطَّتِ اَعْمَالُهُمْ وَلَا تَقْبَلُ لَهُمْ رِزْقُ"

(کاف: ۱۰۵)

القبالة وزمانا"

ترجمہ "ان (کفار) کے سارے (نیک) کام

مات ہو گئے قیامت کے روز ان (کے نیک اعمال) کا ذرا

بھی وزن قائم نہ کریں گے۔"

اس سلسلہ میں چند ارشاد نبوی درج ذیل ہیں

۱۔ "وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بَعْدَهُ لَا يَسْمَعُ لِي

خبر من هذه الامة يهودى ولا نصرانى ثم يبعوث له يوم

القيامة حسبت له الا آثام من اصحاب النار"

(رواہ مسلم، مظاہر اہل بیت، کتاب ایمان)

ترجمہ "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت

میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ اس امت میں سے کوئی بھی

یہودی یا عیسائی میرے بارے میں سنے اور پھر میرے بارے

میں سے ایمان لے لے کر مر جائے تو وہ جہنمی ہی ہو گا۔"

۲۔ "وَمِنْ تَبَعِ عِيسَىٰ وَاسْلَامَ رَسُلًا مِّنْ تَحْتِیْ

(آل عمران: ۸۵)

مِنْهُ"

ترجمہ: "جو انھیں اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرنے کا قہور اس کے قبول نہیں کیا جائے گا۔"

۳۔ "لَا تُدْرِكُهُ الْبَصَرُ حِطُّوا لِعُقُوبَتِهَا فِي

(آل عمران: ۲۲)

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ"

۴۔ "حِطُّوا لِعُقُوبَتِهَا وَلَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ جُزْءَ

(کاف: ۱۰۵)

الْقِيَامَةِ وَزَنْنًا"

ترجمہ: "ان (کافروں) کے سارے (نیک) کام

ناست ہو گئے تو قیامت کے روز ہم ان (کے نیک اعمال) کا ذرا بھی وزن کا ٹھنڈ کر دیں گے۔"

اس سلسلہ میں چند ارشاد نبوی درج ذیل ہیں

۱۔ "وَالْعَلَمُ لَمَّا مَحَمَّدٌ بَدَّ لَا يَسْمَعُ لِي

أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمِ يَهُودِيٍّ وَلَا نَصْرَانِيٍّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يَوْمِ

بِشَيْءٍ وَبَسَّطَ لَهُ أَوَّلَ نَارٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ"

(رواہ مسلم مکتوٰۃ فیہ: کتاب الایمان)

ترجمہ: "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت

میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ اس امت میں سے کوئی بھی

یہودی یا عیسائی میرے درخت میں سے لہر پھر میرے درخت

کے پتوں پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنمی ہی ہو گا۔"

سیاہ ہو جاتا ہے۔“

اس حدیث شریف سے خود اندازہ لگائیے کہ اگر کتاب مصیبت سے مومن کے دل پر کیا اثر پڑتا ہے تو ”غم“ جو اچھے بھائی بھائی سی سی ہے جب تک دواں پر دیا ہو تو ذرا خاص سے دوسیاں کیسے دور ہو سکتی ہے۔ ”اللہ اپنے ايمان لاء شہید ہے“ سے حدیثی تراکیب نفس ہو سکتے ہیں، غریبی حالت میں ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس کو ہرگز نہ نیت یعنی قرب خداوندی باطنی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔

تفسیر روح المعانی میں ہے :

”قال علی بن ابي طالب علیہ السلام فی آخر خطبہ :
 احسن دیکم دیکم من السنة فیہ حیر من الحیرة فی
 عہدہ من السنة فیہ نعم ، ان الحیرة فی عہدہ لا تقدر۔“
 (۱۰۵۳)

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری خطبوں میں سے کسی خطبہ میں فرمایا : ”اے لوگو! میں کو چھوڑا اس لئے کہ اس میں آغا و غیرہ میں نیکی سے ہم ہے اس لئے کہ دین میں گناہ و معاف نہ ہوتا ہے اور غیرہ دین میں نیکی بھی قبول نہیں ہو سکتی۔“

تو جب غم کے ساتھ ”غمی“ قبول ہی نہیں تو اس نیکی سے دل حقیقتاً پیسہ روشن نہ ہوتا ہے۔ ”اللہ تعالیٰ حقیقی معرفت و اس میں حقیقی رہائی ہے۔ حاصل نہ ہو سکتا ہے۔“ اور اس کے نتیجے میں غم ہی غم ہی ہے۔

"والحمد لله رب العالمین" ص ۱۳۳

۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰

۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰

مگر یہ ساری صاحب اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے مواد و ثبوت نہیں دے کر گرتے

ہیں

الف : اصحاب کف کا کتا

ب۔ حدیث اعلیٰ پر یقین رکھنے والے

۱۔ یہاں ہلال کے بارے میں عرض یہ ہے کہ یہ دلیل محض جدالت

پر مبنی ہے جس کی وجوہات درج ذیل ہیں

۱۔ اس صاحب کف کے کتے کا جنت میں جانا صحیح اور معتبر روایات سے ثابت

نہیں ہو سکتا۔ صاحب روح المعانی نے انہی قسم سے فرمائی ہے۔ دوسرے بالعرض اگر

روایات صحیح اور معتبر بھی مان لیا جائے تو بھی اسکے جنت میں جانے پر کسی کافر کے

انت میں جانے کو قیاس کرنا باطل نہ ہو۔ باطل ہے۔ البتہ کہ اصحاب کف کا تائب ہونا

اس کے لیے لازم دین کا مکلف نہیں اور کفار و مشرکین اور دیگر انسان عقلمند

اس کے لیے لازم دین کے مکلف ہیں۔ لہذا ایمان نہ لانے کی وجہ سے اور حالت

کفر میں اس کے لیے عورت میں ہمیشہ ہمیش کے لئے اور عرصہ میں رہیں گے۔ تیسرے یہ

صاحب کف کے کتے پر قرآن کی نجات کو قیاس کرنا اس کے بھی درست نہیں کہ

صاحب روح المعانی نے اس قیاس کو "میں تشبیح" کہا قیاس قرار دیا ہے کہ ان کے ہاں یہ

نہ ہو جاتا ہے کہ صاحب کف کے کتے کی نجات ہو شوق سے تو جس شخص کا نام

”کلب علی“ (علی کا ت) رکھا جائے تو اسکی اجازت ملے گی کہ وہ اپنی چنانچہ میں اپنے
اپنے ہوں کو اس نام سے موسوم کر لے۔ چنانچہ صاحب روح المعانی یعنی علامہ ابن
فرات ہیں

”وحدہ فی شان کلہم کہ مدخل الحنفیہ
القیامہ مع حنفیہ من معدن الجس فی الحنفیہ من مدونات لا
تکت اصحاب الکھف و حماد بن عمار ۵۱ و جیس فیہ
کہ حد یقول علیہ فیہ علم و قد اشہر بقول مدخل
ہذا انکب الحنفیہ حتی ان بعض الشیعہ یسمون سانہ
”کلب علی“ و یقولون من سمي بذلك الحنفی بالفساد
الاولی علی ما ذکر و ینشد:

فہ الکھف حاکلہم کیف لا یسبح کلب علی
(۵) (۲۲۶)

ترجمہ: ”اصحاب کلب کے گتے کے بارے میں یہ
بات منتقل ہے کہ وہ قیامت کے دن جنت میں جائے گا، چنانچہ
خاندن معدان سے روایت ہے کہ جنت میں جانوروں میں سے
صرف اصحاب کلب کا تاہر بنام کا مدعا جائے گا۔ لیکن میرے ہر
کے مطابق ان روایات میں کوئی بھی روایت قبیح احتما نہیں ہے
بات مشہور ہوئی ہے کہ یہ کتابھی جنت میں جائے گا یہاں تک کہ
بعض روایات اپنے ہوں کے نام ہی ”کلب علی“ رکھتے ہیں اور اس

میں یہ امید رکھتے ہیں کہ اس کے ساتھ موسوم شخص کی نجات ہوگی، چنانچہ شاعر کہتا ہے:

”اصحاب کف کا نجات پائیا، تو کل (یعنی بروز قیامت) ”کلب علی“ اس طرح نجات نہیں پائے گا۔“

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت جس سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

”عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت من رسول اللہ ﷺ قال ما أحسن ما منسبہ فیکم و ما أحسن ما منسبہ، وضع حد السعویہ (یعنی محری الطعام)“
(رواہ البخاری، مشکوٰۃ، و دیگر کتب العلم)
ترجمہ: ”میں نے حضور اکرم ﷺ سے وہ قسم کا سنا جو سب سے اچھا ہے، ایک قسم تو آپ لوگوں کے سامنے ظاہر کی اور دوسری قسم ان ظاہر گروں کو میرا کھانا ہے۔“

اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ظاہر نہیں کیا ہے، اس کی تفسیر اور حقائق میں طراح حدیث کی مختلف رائے اور اقوال ہیں مثلاً:

۱۔ اس سے مراد طلبا طین ہے۔

۲۔ اس سے مراد علم توحید ہے۔

۳۔ اس سے مراد ان فقروں کے نام ہیں۔

۴۔ اس سے مراد وہ امیہ کے ظالم امرا ہیں۔

پہلو بہت کا تعلق دل سے ہے، دل سے دل کا نور ہوتا ہے۔
 جب تعلق کے دل کا نور اپنے دل میں داخل ہو گا تو نورانی سے
 بہت بات بات کے نور دل کا تعلق باطن سے ہے اور وہ باطنی امور
 کے وقت وہ اپنے اسو طریقت کے ہیں اور اس کا مقام یہ ہے یہ
 وہ ہے، یہ اللہ کے لئے ہے۔ (وہیں۔ ص ۱۰ اور فہم)

نظامی حیات کا تعلق شریعت سے ہے، وہ
 وقت تقاضا کرنے والے یا نوافل پڑھنے والے، تسبیح پڑھنے
 والے یا زکوٰۃ دینے والے حافظ عالم، قاری اس مقام شریعت میں ہی
 ہوتے ہیں وہ دہشت اور حوروں کے طالب ہیں، ان کا نفس نہ مرا
 نہ پاتا ہو البتہ سدھ ضرور کیا ہے۔

(میدان نور ص ۵۔ سر فروش)

جب کہ گوشت شہابی کی تپ کے نور و اقتدار سے یہ بات، انکس و انکس
 ہے کہ ان کے ایک شریعت الگ چیز ہے اور طریقت جدا چیز ہے، انکی جہاد پہ انہوں
 نے قتل کیا ہی بھی وہ قسمیں کر دیں، ایک نظام ہی جو سماجی شکل میں مسلمانوں میں
 جو اب اور دوسری باطنی جو حضور اکرم ﷺ کے زمانہ سے سینہ بہ سینہ سلسلہ
 سلسلہ میں منتقل ہوا اور پورا ہے۔

یہ دو تخت گمراہی اور گمراہی ہے جس میں عرصہ دراز سے طریقت میں قدم
 لئے گئے ہیں پناہ، چاہی اور کا نذر قسم کے لوگ جھکا چکے کرتے ہیں، انہوں نے یہ
 گمراہی ہے کہ شریعت الگ ہے اور طریقت الگ ہے، جو باتیں شریعت میں حرام
 کہ طریقت میں حلال ہیں اور انکی جہاد پہ انہوں نے بہت سے محرمات و منکرات اور

ہمارے کتاب کو دیکھنے والے کو اپنے متعلقین کے لئے جائز قرار دیا۔ ایسے لوگوں پر
 ہمیشہ مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچا، یہی گمراہوں کی تصور کو یہ شاعی کی عبارت سے
 نمایاں ہے جس کے پائل ہوئے اور قرآن و سنت کی تعارضات کے یکسر خلاف ہوئے
 میں کوئی شک نہیں، ایک حدیث شریف میں قرآن کریم کے بارے میں یہ فرمایا گیا
 کہ ”کہ عہد و سطر“ قرآن کریم کا ایک غلام ہے اور ایک باطن ہے، اس سے
 یہ شبہ نہ ہو کہ اس حدیث سے قرآن پاک کی تقسیم ثبات ہو رہی ہے کہ یہ
 ظاہری قرآن ہے اور ایک باطنی قرآن ہے جیسا کہ گوہر شامی نے کہا، اس لئے
 کہ یہ مطلب نہیں بلکہ یہ ایک ہی قرآن کی باقبار مطالب و مقاصد کی درجہ بندی ہے۔
 قرآن کریم کی بعض آیات کا مطلب اکتوا شیخ ہو گا ہے کہ اسے معمولی فہم و عقل سے
 آدمی بھی سمجھ جاتا ہے اور بعض کے مطالب پوچھنا اور اشارات کی شکل میں ہوتے ہیں
 جنہیں صرف جو لوگ عین حاکمی سمجھ سکتے ہیں، عام لوگ ان کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔
 (ایسے مسر شرح مشکوٰۃ ص ۲۴۰ اور ص ۲۴۱)

انفرض شریعت و طریقت حقیقت کے اعتبار سے ایک ہیں، حریقت
 شریعت پر عمل کرنے کے طریقہ کا نام ہے، یعنی وہ طریقہ جس کے ذریعہ آدمی کامل
 شریعت پر عمل کرے، البتہ کبھی طریقت شریعت کے ایک حصہ کو بھی کہہ
 جاتا ہے کہ شریعت عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات کے مجموعہ
 نام ہے اور طریقت شریعت کے پانچوں شعبہ اخلاقیات کے اہمال اور حاصل
 نام ہے۔ اور پوری شریعت کا سرچشمہ قرآن و سنت ہے جن میں طریقت کی تعلیم
 ہے۔ اور دیگر احکام بھی ہر پور ہیں۔

خلاصہ یہ کہ قرآن کریم کی دو قسمیں کرنا اور شریعت اور طریقت کا

میں کر رہی ہے۔

شرح عقیدہ طلو یہ میں ہے :

"بَلْ كَلَّمَ اللَّهُ مَحْمُودًا فِي الصُّلُوحِ الْمَقْرُورِ
وَالْأَسْرِ الْمَكْرُورِ فِي الْمَقْصُودِ الْكَلَامِ الْوَاقِعِ
عِنْدَ الْإِنْسَانِ فِي هَذِهِ الْمَقَامِ الْبَاطِنِ الْبَاطِنِ الْبَاطِنِ"

(۴-۱۵۵)

ترجمہ "کلام اللہ سینوں میں محفوظ ہے، زبانوں سے
بہا جاتا ہے، صحیفوں میں لکھا ہوا ہے جیسے کہ فقہ اکبر میں
حضرت امام ابو حنیفہ نے فرمایا ہے، اور کلام اللہ ان تمام مقامات
میں حقیقت ہی ہے۔"

تین صاف اور واضح بات فرمائی کہ قرآن کریم جہاں کہیں بھی ہو وہ حقیقی
قرآن ہے۔ اس اور کلموں کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں۔

شرح مقاصد میں ہے :

"وَالْمَقْصِدُ الْبَاطِنُ الْبَاطِنُ الْبَاطِنُ الْبَاطِنُ الْبَاطِنُ
وَالْمَقْصِدُ الْبَاطِنُ الْبَاطِنُ الْبَاطِنُ الْبَاطِنُ الْبَاطِنُ
(۳-۱۵۵)"

ترجمہ "یعنی قرآن کریم ایسا ہی ہے وہ جہاں کہیں
میں ہو، وہ قادی ہو یا حجاز ہے وہ میں قرآن ہے مثلاً قرآن
میں۔"

چہارم آنحضرت ﷺ کی زیارت کے بغیر امتی ہونے کا

تہ نہ ہوتا

الف "جب تک آپ ﷺ کی زیارت نہ ہو، میں اسے

امتی نہ کہوں گی موت نہیں" (حدیث - نور ص ۳۳)

ب "میں اسے فقہ اسی حدیث" (حدیث - نور ص ۳۳)

ج "میں اسے شریف آپ ﷺ نے صحابہ کرام و اہل بیت و اہل بیت کے ہاتھوں سے

میں مشاہدہ سے مشرف تھے۔ انہوں نے جب بھی خواب میں

اپنے آپ کو دیکھا، لیکن جن لوگوں کو یہ مشرف حاصل نہیں تو وہ

خواب میں ایسے قیصر کر گئے ہیں"

اور شریعت خاص کر طریقت والوں کو ایسے دھوکے

دیتے ہیں، اس لئے آپ کی زیارت کی صحیح پہچان کا راز معلوم

ہوتا ہے۔ خواب میں، مراقبہ یا کشف میں جب مجلس محمدی میں

بیٹھا تو دیواروں سے اتنا نور برس رہا ہوگا کہ آنکھیں خیر و

بہتری دیدار ہوگا، دیدار کے بعد ارکان و نچو سے نور

پیدا ہوگا۔" (حدیث - نور ص ۳۰)

ملاحظہ کی مذکورہ عبارت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کے

ساتھ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے امتی ہونے کا ارادہ آپ کی زیارت

میں یہ خاص علامت کے ساتھ جو وہ صوفی کی خط کشیدہ عبارت میں مذکور

ہے، محض آگ و سنت کی تصریحات کے باطن خلاف ہر جہلی گمراہی ہے، کیا نہ قرآن

و سنت سے آپ کی امت کی دو قسمیں ملتی ہیں

ایک امت و محبت، دوسری امت اجابت۔ امت و محبت ان لوگوں میں ہیں جن کی طرف آپ مبعوث ہوئے اور انہیں اسلام کی طرف، محبت کی طرف لانے کی تلقین کی، اس امت میں آپ کے زمانہ سے بطریق امت تک آئے لوگ، انسان و اہل ہیں اور تمام کفار اور مشرکین شامل ہیں، اور امت اجابت ان لوگوں میں ہیں جو ایمان لائے اور انہوں نے اسلام قبول کیا، چنانچہ جو شخص بھی زون سے پڑھے اور دل سے نبی کریم ﷺ کے پیغمبر ہونے کی تصدیق کرے وہ مسلمان ہے۔ آپ کا امتی بننا چاہے ساری زندگی، دیداری میں یا خواب میں یا مرقہ و کاغذ میں مرقہ بھی حضور کی زیارت نہ ہوئی ہو۔

اور نبی کریم ﷺ کے مذکور وارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو میں حضور کی زیارت ہو اور اس کا دل یہ گواہی دے کہ یہ حضور ہیں یا انبیاء و رسل سے اس کا مکر ہو جائے اس یہ سمجھنا چاہئے کہ اس نے آپ کی زیارت کر لی، اس سے اس علامت چاہی جائے جس کا ذکر موصوفی الخیرہ کثیرہ مہربت میں ہے ضروری کہ ان میں یہ بھی کہ اگر آپ ﷺ خواب میں کسی کو پہچان کر لے یا حضور میں کوئی بات سے منع کریں تو خواب کا یہ ارشاد ایمان امت حجت نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد کہی نعم شرفی سے مقصد مہربان کے طرف نہ ہو تو اس پیش نظر اس میں ایسا جاکہ تہانید و امر ہے۔ اور جیسے حمد و ثناء

پھر انہی حضرات ﷺ کی امت کے بارہ کسی کا من

ہو

یہ حضرات اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے قبول

جیسا کہ یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کی امانت کی زیارت ہوتی ہے، درست نہیں اور اللہ تعالیٰ کی
 صورت تجلیات زیارت ہونا جس طرح حضور کی امت کے لئے ہے، اچھی طرح
 لئے بھی تھی، تفصیلاً کی کوئی دلیل نہیں۔ چنانچہ شرع عقیدہ توحید میں ہے
 "واعتقت الامم علی اللہ لا یورد احد فی اللہ"

عبدہ۔ نہ بتا، ہم ہی اللہ لاویں۔ کسی اللہ علیہ وسلم
 حاملاً۔ اھ" (۱۱۹۶)

ترجمہ: "میں نے امت کا اتفاق ہے کہ اس دنیا میں
 اللہ تعالیٰ کو کوئی بھی اپنی آنسو سے نہیں، نہ تو تھا، اختلاف اس
 مسئلہ میں صرف حضورؐ کے بارے میں ہے۔"

اور شرع مقاصد میں ہے:

"وما قال ہم بعض السلف من وفیہ الیہ
 یصور الیہ المعراج فاحمہم علی خلافہ۔ اھ"

ترجمہ: "میں سلف نے جو یہ بات کہی ہے کہ آپ
 نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو آنسو سے دیکھا تھا، جسور علماء اس
 رائے سے اختلاف رکھتے ہیں۔"

نتیجہ صحت:

گزشتہ صفحات میں گوہر شانی کی کتابوں اور رسالوں سے ان کے چند چار
 چیدہ نظریات اور ان پر قرآن و سنت کی روشنی میں ہلکا ضرورت "تبرہ و آپس
 ملاحظہ فرمائیے، جن میں نجات کا فرق، قہر، قرآن اور شریعت اور طریقت میں تضاد

مذہب کے لئے اہم بات ہیں جن کے گم ہونے سے انسان کی تہذیب و تمدن ہی نہیں بلکہ انسانیت کے تمام اوصاف و صفات و عقائد میں سے "اخلاقی اصولوں" کی انتہائی بربادی کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لئے اس وقت، مجاہدین، انقلابیوں اور آزادی پسندوں کو یہ بات یاد رکھنا واجب اور ضروری ہے کہ ان اصولوں کو اپنی جان و مال کی قربانی سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ اتم و احکم

صحت اللہ صرحت

درا لاقادیر العلوم

کراچی نمبر ۱۳

۱۹/۹/۱۳

الجواب صحیح

مفت محمد تقی عثمانی مدظلہ

الجواب صحیح

مدظلہ و مہد الرؤف مطہروی

الجواب صحیح

مفت محمد تقی عثمانی مدظلہ

الجواب صحیح

مفت محمد تقی عثمانی مدظلہ

الجواب صحیح

مفت محمد تقی عثمانی مدظلہ

بریلوی مکتبہ فکر کے علماء کے فتاویٰ

دارالعلوم امجدیہ کراچی

کافتوی:

باصد نعلانی

الجواب : انجمن رفوستان اسلام کے بانی ریاض احمد گوہر شامی کے جو اقوال اور مقالہ سب سے پہلے سوال میں ذکر کئے گئے ان کو اصل کتاب "روحانی سفر" سے ملے گا۔ دیکھا تو یہ جہت ہو کہ یہ سب باتیں اس نے "روحانی سفر" نامی اپنی کتاب میں تحریر کی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس پر قادیانیت و جہت کا اثر ہے اور اس اثر کے زائل ہونے کا اس نے کہیں تمکرم نہیں کیا ہے اور فہمی اعتبار سے وہ جہت ہی اور ہے نمازی اور نہ گروہ اور عورتوں سے تعلق رکھنے والا باقی و قاجر ہے اس فہم و فہم سے توبہ کا ذکر اس نے اپنی کتاب میں نہیں کیا ان کو بیان کر کے مزید کہہ گا کہ کتاب کیا ہے اور مشہور ہر کان وین اور حضرت خضر علیہ السلام جن کی نبوت کا قول راجح ہے، اسی شان میں کتابی اور ان پر قتل کا الزام کا اپنے نبوت باطنی کا مزید اظہار کیا ہے۔ بخاری میں حدیث ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "میں جہتوں کی وجہ سے فہم

یہ ہے کہ قرآن میں ہی ہے کہ وہ تہنیتی کی بے غلبہ میں اس سے
 ایک بار اس کے ساتھ ہے۔ لہذا یہ ممکن و یا اس کی شان میں کتنا ہی کرے اللہ تعالیٰ
 کے ان کی طرف ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جو چاہا یہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ
 نے قرآن کریم میں بیان فرمایا۔ ”وہ معدنہ علی اودی“۔ یعنی وہ کام اپنے امر سے
 میں نے نہیں کیا۔ چرچا کہ وہ قاتل قرار دینا انتہائی کمزوری اور حماقت ہے۔ اس کتاب
 کے پختے سے معلوم ہوا کہ اس کا مصنف ریاض اللہ کوہ شیبانی بابل اور علت گمراہ اور
 ایک یا قریب قریب مسلمانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہئے اور
 اس کی صحبت میں ٹھیکے سے اجازت نہ چاہئے۔ قرآن کریم میں ہے ”ولا تغلبوا
 علیکم فی مع القوم الضالین“۔ یعنی مت پیو نصیحت آجانے کے بعد ظالم قوم کے
 ساتھ۔ اور قرآنی شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے لوگو! لا
 ہوا۔ لا یصلہ حکم“۔ چاہئے کہ ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو۔ ورنہ نقص
 میں مبتلا کریں اور نہ گمراہ کریں تم کو۔

دکتر الدین غفرلہ

۲۷ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ

۲۵/۳/۹۰

الجواب صحیح

والجیب مصیب

الجواب صحیح

قاری ماجد حسین

محرم الحرام ۱۴۱۰ھ

سید فراست علی شاہ غفرلہ

عقبنی ہمدان۔ عقیقہ والی فی۔ دیکھو فی انوار

محرم الحرام ۱۴۱۰ھ

۲۵/۳/۹۰

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کراچی کا فتویٰ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن اہل حقین احمدیہ کے جانی و جانے والے گورنر شای کے اپنے
قراردادی غم میں باوجود کارکردہ و فائدہ دینے والے ہونے کے
معاذ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاوضہ کر کے جانی و جانے والے
جانا وغیرہ۔

انجمن اہل حقین احمدیہ کے جانی و جانے والے گورنر شای کے اپنے
قراردادی غم میں باوجود کارکردہ و فائدہ دینے والے ہونے کے
معاذ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاوضہ کر کے جانی و جانے والے
جانا وغیرہ۔

۱۔ میں مستفی کے ساتھ لپٹ گیا۔

۲۔ معاوضہ کیا، حافقہ کیا۔

۳۔ میں مستفی کے ساتھ معاوضہ کیا، حافقہ کیا۔

۴۔ میں مستفی کے ساتھ معاوضہ کیا، حافقہ کیا۔

احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "موتوں کے پاس آنے والے کو پانی سے دھو کر دیکھو، اگر وہ دھو کر دیکھو تو اس کے پاس پانی ہے، اگر نہ دھو کر دیکھو تو اس کے پاس پانی نہیں ہے۔" (ترمذی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "موت والے کو پانی سے دھو کر دیکھو، اگر وہ دھو کر دیکھو تو اس کے پاس پانی ہے، اگر نہ دھو کر دیکھو تو اس کے پاس پانی نہیں ہے۔" (ترمذی)

(ترمذی)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "موت والے کو پانی سے دھو کر دیکھو، اگر وہ دھو کر دیکھو تو اس کے پاس پانی ہے، اگر نہ دھو کر دیکھو تو اس کے پاس پانی نہیں ہے۔" (ترمذی)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "موت والے کو پانی سے دھو کر دیکھو، اگر وہ دھو کر دیکھو تو اس کے پاس پانی ہے، اگر نہ دھو کر دیکھو تو اس کے پاس پانی نہیں ہے۔" (ترمذی)

(روزہ النہری)

حیات کی جائے۔

۵۔ احادیث میں بھی اس سے مراد روایت ہے۔ دوسرے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے محرموں کے ساتھ سیر کر سکتی ہیں۔ (روزہ النہری)

۶۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے محرموں کے ساتھ سیر کر سکتی ہیں۔ (روزہ النہری)

۷۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے محرموں کے ساتھ سیر کر سکتی ہیں۔ (روزہ النہری)

۸۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے محرموں کے ساتھ سیر کر سکتی ہیں۔ (روزہ النہری)

ہاتھوں سے ہتر ہے کہ اس کا اندھا کی ایک عورت کے کندھے سے لٹک جائے جو کہ اس پر طاری نہیں۔

(ریاض اللہی، درود، ص ۲۲۲/۳)

۴۔ اپنی عورتوں کو عظیم برائی طبع اپنی عورتوں کو
(عورتوں سے) سلام کرنا جائز نہیں۔

(ابن ماجہ، ص ۱۱۱، تفسیر، ص ۱۱۱، ابی یوسف، ص ۱۱۱، ابی یوسف، ص ۱۱۱)
(۲۶۲/۸)

قول ابن ماجہ: "وہو" لفظ عربی ہے۔ "وہو" لفظ عربی ہے۔
جو آدمی اللہ سے لڑے۔ "وہو" لفظ عربی ہے۔ "وہو" لفظ عربی ہے۔
"وہو" لفظ عربی ہے۔ "وہو" لفظ عربی ہے۔ "وہو" لفظ عربی ہے۔
(۲۶۲/۸)

حضرت علیؓ کی روایت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ: "محرم عورت کے پاس
نہیں جاتا، نہ منع ہے۔" "محرم عورت کے ساتھ بات چیت منع ہے۔" "محرم عورت
کے ساتھ مصافحہ منع ہے۔" "محرم عورت کے ساتھ مصافحہ حرام ہے۔" "محرم عورت
کے ساتھ مصافحہ حرام ہے۔" "محرم عورت کو سلام کرنا جائز نہیں۔"

فحش مذکور کے حرام کو طاری ہوتا ہے۔ اور جو شخص حرام کو طاری کرے۔ "فہو"

"کہو"۔

حدیث متواتر سے ظاہر ہے کہ عورت کو سلام کرنا جائز ہے۔

فحش مذکور کے حرام کو طاری ہوتا ہے۔ اور جو شخص حرام کو طاری کرے۔ "فہو"

دارالعلوم ضیاء القرآن ماسٹرہ کافتوی :

الجواب بعون الملک الوہاب :

جواب : مسئلہ میں جو اس کے بارے میں جو نہیں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی بددین ہے۔ اور نماز کی قبولیت سے وہ چھٹی ہے اسے نماز ہے اور اس کے موافق سے تحقیق رکھتے والے فرق ہے۔ اس کا اپنے آپ کو ولی خاص کرنا ہے۔ یہ علماء کی وجوہات میں ہاں رہا ہے۔ ایسے فقہ سے اپنے آپ کو دور رکھو۔ حضور کریم ﷺ کے شاگردوں کی روایت سے روایت کرو۔ لا یصلوکم ولا یصلکم (پیارے) اپنے لوگوں سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو۔ تم کو فقہ میں جتنا کہ میں اور تم کو کراہت

واللہ اعلم بالصواب

قاضی انوار الحق

دارالعلوم انجمن تعلیم الاسلام جہلم کا فتویٰ :

الحمد للہ رب العالمین۔ فراموش اسلام سے باقی اور کتاب ”روحانی سفر“ سے
 بہت پہلے امام محمد رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف ”رد کتاب میں اپنے افعال و احوال
 کے متعلق واضح روایات دی ہیں۔ جب اس کو ”روحانی سفر“ کتاب کے آمیزہ میں بیجا جاملے
 گئے تو بہت سے اہل فہم پر قادیانوں اور باغیوں کا اثر ہے۔ عملی حقائق سے وہ خود
 اپنے گمراہی اور بد اثر شریف کا منظر ہے۔ بدکردار مورتوں سے تعلق رکھتا اس کا
 میں کہہ سکتا ہوں۔ یہ طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہاں پر جہاد ضروری نہیں ہے۔ بد اثر شریف کی کوئی
 بات نہیں۔ کتاب سے دیگر غیر اسلامی فعلوں کے ارتکاب کا ثبوت موجود ہے۔ جس
 سے صاف ظاہر ہے۔ یہ منقہ و قبور میں جھکا ہے۔ جبکہ قادیانی غیر مسلم قرار دینے
 میں ہیں۔ ان قادیانوں کے اثر و اقربے ہی غیر مسلم۔ حضرت خلیفہ علیہ السلام کی
 دشمنی کا علم کا اور ایسا کہ امام کے خلاف جہاد ترائی سے اپنی باطنی خیانت
 سے ظاہر ہے۔ اس نے خود ہی میاں کر دیا ہے۔ اس طرح کتاب ”روحانی سفر“
 کو لکھنے والے مولانا سید تبارک و تعالیٰ اور اللہ کریم کے پیارے بیٹے محمد نبی کریم علیہ
 السلام کی عملی خلاف ورزی ہے۔ اس لئے ایسے ہے کہ ان کے پیارے بیٹے محمد نبی کریم علیہ
 السلام کی خلاف ورزی کی جائے۔ جو کہ اس کے اور غیر محمد مورتوں سے
 بہت کم ہے۔ ان کی مخالفت میں نہ ہو۔ اور پھر علی الاعیان اس کا اظہار

اسے وہ دیکھ کر حیران رہا۔ اس کے ساتھ مسلمانوں کو قلعہ تعمیر
پہنچا کر اسے غیر اسلامی فعل اور عہدہ قرار دیا۔ اس کے واسطے انسان کو بھی نہیں
کئی قہر و ظلم کہ مسلمانوں کو کراہ کر دے گا۔

لہذا مسلمانوں کو اس کے شر، غیر اسلامی و کراہی اور باطل عقائد سے
بچنا چاہئے۔ اگر یہ شخص اسلام کو دشمنی دینی شخص یا مسلک اختیار کرے اور اسے برا
میں آئے، اسی شخص میں شیطان صرف ناجائز و جہت بڑا جرم ہے۔ اس لئے ہر مسلمان
شخص خدا سے دور رہ کر اپنے ایمان کو بچا چاہئے۔

اور رقم

سید فخر الدین راجہ رونی مفتی دار

بانی و مستمدر العلوم المجسمہ تعلیمہ اسلامیہ

شمالی محلہ، جہلم

اے مہاجرین! کوم روئے بہت

پس میر دتے مانعہ دلو دست

”اسی کتاب“ وحانی کے نسخے کے پر یہ مہارت درج ہے کہ

”وہ مہاجرین! آج سے مہاجریت اور قحط و بابت کا اثر ہو گیا۔“

صورت مسئول میں اس سے بعد قویہ نہ کرنی کہ اسی ہے اور

مسلمانوں کو حاکم کا یہ ہے۔ صورت مسئول میں شخص مذکور جو کہ

نہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کی بیعت تو نہ کر اسی نیک صالح عالم باطن

اعتیار لائیں۔ واللہ تعالیٰ وارسلہ الہ علیٰ علیہم۔

یو الکلیل

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام

فیصل آباد

نظر تو رہے "اس شخص نے مومن کی آگ میں پارسل اندر کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مسلم یعنی انظر تو رہی حرام ہے۔" رب تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو شخص انظر تو رہی میں چپے کا قودہ اسے طہیر انہوں پر لے گا۔ صحیحہ نام امر رضی اللہ عنہم نے مومن کی یاد میں اللہ طہیر انہوں کیا ہے "انظر تو رہی نے فرمایا کہ طہیر انہوں روز خیبر ہا پیدہ اور انکی پیپ و لوت۔"

نظر حق کی مشہور و معروف اور مستند کتاب "انظر الراقی" میں ہے کہ :

"ان حرمة الخمر قطعة واحدة بقطعة و حرمة"

عمره طلبة فلا يحد الا بالسكّر منه۔"

ترجمہ : جب تک شراب کی حرمت قطعہ سے ہے۔ جس کو مزاجی پینے پر بھی مٹی ایک کھنٹ پینے پر بھی اتنی دیر سے چاہیں گے۔ اس کے حدود و موقوفات (مثلاً ہفت اور چار) کے استعمل کی حرمت نہیں ہے۔ اس لئے ان کے استعمل سے اگر انظر تو رہی ہو یا قودہ مٹی انکی دیر سے گئیں گے۔ اگر انکی نہیں ہو گا تو انکی گئے گی مگر انہیں ماری جائے گی۔

اس کو دیکھ کر اس حدیث یا حدیثی حکم کے سرف خوار ہو جائے گا۔ اس میں سے نظریہ عمل کرنے پر اثرات مقرر ہونے سے مٹی انکی دیر سے ہو جائے گی۔

میں آپ کے استغاثے بیان کے مطابق جو شخص شر کو شریعت مطہرہ کے
 شر سے بچنے میں عبادت قرار دے رہا ہے، تو وہ حلی الماطان، یہ باگم و ملی شریعت
 پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑا رہا ہے۔ اور مسلمانوں کی غیرت ملی تو بچتی ہے۔ اور
 یہی ہے۔ "میں نے یہ ہے کہ" "لا سیدہ و لا خادم" "عندہ" "یعنی شریعت کا کام نہ
 یہی لڑا کفر ہے۔

پس اگر حکومت، بیان استغاثہ اور شخص مرتد ہے۔ مرتدین کے تمام کام اس
 شخص پر عائد ہو گئے۔

یہ اس کی مبتذل اور منصرفت تصنیف کی ضبطی کے لئے حکومت عالیہ
 پاکستان کی طرف رجوع کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ الختم الی اللہ

مبداء الحق متیق

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

جامعہ غوثیہ مدرسہ جلالیہ عزیز العلوم

اولیئہ سعیدیہ اوچشریف، ضلع بہاولپور

الحمد للہ رب العالمین، الحمد للہ رب العالمین، الحمد للہ رب العالمین۔
 پیش گوہر شانی، ہم نمایاںی انھیں سر فروشان اسلام، بی کتاب الزماری
 سفر کے تقابلات بہاؤ کے سوال میں باندراج صفحات دیکھے، بدوہ اسلام اور نور
 ایمان کے سر امر مٹانی تھے۔

۱۔ مرزائی شیخ رسول ہیں۔ اور گوہر شانی پر ان کا اثر ہے۔ جبکہ شیخ
 رسول کی قوم بھی مقبول نہیں ہے۔

۲۔ شریعت مطہرہ کے اصول، فرائض اور شراب حرام قرار دیا ہے۔
 ان کو حلال بنانے اور بدعت الزام ہے، اور جو ان کو حرام جان انسان کا ہر تکلیف ہو،
 قاطع فاجر اور جرمی علی الہی ہے۔ ایت سے نفرت اور اجتہاد بہت ضروری ہے۔
 ۳۔ غیر محرمات کے ساتھ تخیل، دیکھ کر فحش حرکات ممنوع و حرام ہیں۔

اس اہم کی مختصر تفصیل یہ ہے

نیکو لوگوں کے لئے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات سے مذاق
 قرآن و حدیث کا سرایت نکالے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلَ وَالْاٰخِرَ مِنَ الْاٰمَةِ الْاَوَّلَةِ وَالْاٰخِرَةِ

وَالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مِنَ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مِنَ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مِنَ الْاَوَّلِ

(القرآن)

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

دارالعلوم جامعہ حنفیہ

قصور کا فتویٰ :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لازمیوں دعوای السنو، تصویریں زہر زور دینی حصار

صحت استغاثہ کو ملاحظہ کرنے کے بعد واضح اور صحت ہو جاتا ہے کہ انجمن
رفیقین اسلام کا بانی فاضل وقار، خالص مفضل، ملحد و زندقہ ہے۔ شریعت العظمیٰ
الفریاد پرستوں کی طرف سے اٹھائے والا ہے، اور یہ کفر ہے۔ اس کے خارج من الاسلام
ہونے میں کوئی شک نہیں۔

عقیدۃ التندیۃ شرع الطریقۃ المحمدیۃ المعظمۃ عبد الغنی الزاہدی قدس سرہ و اعزیز

میں ہے۔

"والسحر والسمیۃ والاسحاف بالشرعہ"

اس عدم الحاصلات بحکمہا و احسانہا و احفارہا و اس
میں رحمۃ اللہ، الامور میں عدلہ و سخطہ و عسلی
انکھ فیما بعد و من القہر کلمہ" (جلد اس ۲۵۵)
ترجمہ "معصیت (کلمہ) اور تفریق (کو طلاق

تہمت اور شریعت مظہر و غرا کا استغاثہ اور استغاثہ اور تفریق
اور تفریق کرنا اور ایچ مٹا دینے سے اپنی اپنی اور بالی پن اور اجانتہ
ادبیر کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی اور اللہ تعالیٰ کے

غضب اور ہذا ننگی سے اسن اور کائنات جو بھی خبریں دیتے ہیں
ان کی تصدیق کرنا یہ سب کے سب کفر ہیں۔

سیدنا خضر علیہ السلام اس ملک جموں میں نبی معظم ہیں اور پھر آپ ابھی تک
بمصلحت اعلیٰ زندہ ہیں، مگر وہ جتنی علیہ الرحمۃ نے مہم قاتلاری۔ شرع کتب البخاری علی
یوٹی ویسٹ فرمائی ہے۔ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام نبی معظم کو قاتل یعنی جو
قرآن، معاذ اللہ، العیاذ باللہ اللہ کی نبیست اور مذلات اور مذالت اور مذالت اور مذالت
ہے۔ نبی معظم حضرت خضر علیہ السلام کو قاتل قرار دینے والا فبیث النفس بدو الخبث
ملحد الخبث الخبثاء اور خارج من الاسلام ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ "ادانہ الصبر
تلی لہم السلام" فاسق و فاجر کا تہ کرنا کرنا تاکہ لوگ ان کی پیرویوں، مکاریوں
چال بازیوں، فریبوں، دھوکوں سے بچیں۔ تاکہ وہ ہم سے ماتحت اس کی مصائب
سے بچیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں ہے

"وَمَا يَنْصُرُوا الْفٰسِقِينَ وَاِنَّ الْفٰسِقِينَ لَكٰ ذٰلِكَ

مَعَ الْعٰمِلِیْنَ"

یعنی اگر شیطان تجھے بھلاوے تو نصیحت حاصل ہونے
سے بعد ظالم قوم کے ماتحت نہ بنے۔

اس فرمان خدا مہدی کو ٹھونڈا رکھتے ہوئے ایسے شخص کا اقتصادی، معاشرتی
و دیگر اثرات اور فساد دینی بلکہ اشد ضروری ہے۔

یہ پیشوا نہیں۔ یہ کم نوب۔ یہ ہیر نہیں۔ یہ شریر ہے۔ یہ بزرگ نہیں۔ یہ گمراہ
یہ ولی نہیں۔ یہ شقی ہے۔ یہ فیضان نہیں۔ یہ شیطان ہے۔ مسلمانوں و ایسے شخص سے

چہ رازی ہے۔ یہ نام قائل ہے کہ یہ راجح ماصف ہے جو مسلمانوں کو تعزبات میں
بال فساد

دور شو لہر اختلاط یاد بہ

یاد بہ بدتر بود از یاد بہ

یاد بہ نکات شخص قوم مسلمانوں کا ہونا نہیں ہے۔ یہ راجح کی طرف نہیں لے
جاری ہے۔ یہ اصل کی طرف قوم کو لے جا رہا ہے

اذا كان الغراب دليل قوه

مبہدہم طریق المہائیکیں

ترجمہ جب کہ قوم کا رہنا ہو تو فتویٰ ان کو پاک

لے والے راستوں کی طرف راہ دکھائے گا۔

یہ تو معصوم ہوتا ہے۔ گناہ صغیرہ، گناہ کبیرہ سے منزوع میرا ہوتا ہے۔
شرک، کفر، ظلم، کذب، چوری اور خیانت، عمل باطل، فعل حرام غرضیکہ منہیات
شرعیہ اور ممنوعات طبعیہ سے بھٹک کر قہری پاک ہوتا ہے۔ تفسیر روح البیان میں آیت
”وَمَا يَكُنْ لَّكَ فِي شَيْءٍ مِّنْهُ مَالٌ“ کے ذیل میں مصنف فرماتے ہیں

”حتماً اعلیٰ ان الذل من عہم السلام“

”میں سے اعلیٰ الوحی، معصومین میں الکلام، من الصغار“

”وحدہ کبر، من عہم من العہ، عہد، قصداً من“

الکفر۔

ترجمہ ”اس پر سب مقتد میں، متاخرین، اولین“

وآخرین اساتین و احقین تمام محمد بنی و مفسرین و فقہاء کرام
 لہذا نظام عدالت و قضائیت و مشیخ نظام کا اتفاق ہے کہ
 انبیاء کرام و رسل علیہ السلام ہی سے پہلے وہ من تھے کہ وہ کبیرہ
 نیز گناہ صغیرہ سے جو دلوں میں نفرت کا باعث تھیں نبوت
 سے پہلے معصوم تھے اور بعد بھی معصوم ہوتے ہیں۔ چہ جائزہ
 کفر۔" (معاذ اللہ)

لہذا نبی معظم حضرت خضر علیہ السلام کا قاتل، مجرم ٹھکانا اس کو بد شرعی
 جنم کی تیاری ہے۔ ویسا شخص مورد غضب بہار ہے۔ لہذا اللہ و رسولہ میں گرفتار
 جہنمی ہے، دوزخی ہے، مردود الشہادت ہے، ناقابل عقافت و ناقابل امامت ہے
 و ناقابل قیادت ہے۔

چران کے قاتل ہونے کا سہال ہی پیدا نہیں، کیونکہ حضرت سیدہ فاطمہ
 علیہ السلام کی شریعت کے احکام کا نفاذ باطن پر تھا، وہ باطن کے اعتبار سے فیض
 فرماتے، موی علیہ السلام کی شریعت کے احکام کا نفاذ ظاہر پر تھا، بیساکہ سر کا، وہ
 حقیقت کی شریعت کے احکام کا نفاذ اور فیض ظاہر پر ہیں

"نحن احکم بکم امرکم ولا حکم بکم"

ترجمہ ہم تو تمہارے ظاہر پر فیض کرتے ہیں ہم
 تمہارے باطن کے اعتبار سے فیض نہیں کرتے۔

تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس لڑکے کو اس نے ہلاک کیا کہ اس

"فَلْيَبْتَغُوا إِلَهًا غَيْرَ اللَّهِ"

غیر اللہ سے دعا کرو، اللہ غفور رحیم۔

ترجمہ: "اپ فرما میں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے

ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنائے گا اور تمہاری

عقوبت فرمادے گا۔ یہ شک اللہ تعالیٰ بخشے گا اور تم فرمائے گا

ہے۔"

یعنی اتباع رسول اللہ۔ بغیر اطاعت نبی اللہ۔ بغیر اتباع شریعت محمدیہ بھی نہیں

کوئی مذہب مقصود پر نہیں توجہ دے گا۔ اس لئے کہ

خلاف پیغمبر کے رول مزیہ

ہرگز بہ حوالہ خواہد رسید

ملا نکر ام، صوفیا، عقلم، سنی، نجیب، شرفاء، کما، بد، اقطاب و نواہد

میان کرد و اصول شرع ملاحظہ فرما میں

"الْبَهْءُ الْكَاسِبَةُ، وَالطَّرِيقَةُ الْكَاسِبَةُ"

والْحَقِيقَةُ الْكَاسِبَةُ، وَالْمَعْرِفَةُ الْكَاسِبَةُ، مِنْ أَرَادَ الْمَعْرِفَةَ

رَكِبَ عَلَى سَفِينَةٍ۔"

یعنی شریعت اللہ و الفرائض کی مانند ہے۔ طریقت مستقیمہ و سید

سمندر کی مانند ہے۔ حقیقت اصلہ ایچوس کی مانند ہے۔ معرفت مطلوبہ آدمی کی

مانند ہے۔ جو آدمی کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے۔ وحشتی میں سوار ہو جائے۔

کوئی فرد ابو میں اڑے، آگ پر چلے۔ جب تک اس میں اتباع شریعت

یہ روایت نہیں۔ کرامت نہیں۔ یہ بات بولی یا استدراج ہو گا۔ جہاں، حق، صیغہ! کرامت اور بات میں فرق نہیں کرتے۔ شیطان اشرق میں ہو، آن، مد میں مغرب میں چٹک چٹکے یہ استدراج ہے۔ اور اگر کسی قبیح خلت بدرگ اور ولی کامل سے اس کا صدور ہو تو یہ کرامت ہے۔ خرق عادت یہ ہیں ارباب، معجزہ، کرامت، معجزات، بات نہ استدراج۔

ارباب! نبی پاک صاحب اولیٰ کامل علیہ السلام سے اتمام نبوت و رسالت سے یہ جو امور خارق عادت، خلاف عادت صادر ہوئے ان کو "ارباب" کہتے ہیں۔

معجزہ۔ سرکار وہ عالم علیہ السلام سے احاطہ نبوت و رسالت کے بعد جو امور خارق عادت و خلاف عادت صادر ہوئے وہ "معجزہ" ہیں۔ جیسا کہ "شیخ انصاری" اور "امام محمد معراج و فیروہ"۔

کرامت۔ سرکار وہ عالم علیہ السلام کے امتی "مرد کامل"، "مقرب درگاہ" اور "قوت"، "قلب"، "کمال"، "اولی اللہ"، "صلی اللہ علیہ وسلم"، "کافی"، "قیام" اور "مجتہدین"، "اولیاء کاملین" سے جو امور خرق عادت، خلاف عادت صادر ہوئے ان کو کرامت کہتے ہیں اور کرامات اولیاء حق ہیں۔ (شرح مقدمہ)

معجزات عام مومنین سے جو خرق عادت، خلاف عادت امر صادر ہو "معجزات" کہتے ہیں۔

بات۔ بے باک، فجاءہ، بخار سے ان کے خلاف خرق عادت امر ظاہر ہو "بات" کہتے ہیں۔

استدراج۔ بے باک، فجاءہ، بخار سے ان کے موافق خرق عادت امر

نہم ہو تو وہ استدراج ہے۔ جیسا کہ ہندو کہتے ہیں کہ ہمارا لہر شنی اپنی منہاں
کے پاس ایک وقت میں تھا۔ یہ استدراج ہے۔

مسلمانوں کو اصول شرع نہ پوروں اعتبار سے سمجھ لینا چاہئے کہ
نورِ شانی کے تمام افعال، اقوال، اعمال و احوال، کردار، مذکور و کندے اور خیر و شر
اور نجاسات ہیں۔ مسلمانوں اس سے پیچھے ہٹ جاوے۔ اس کے اگر تم قریب ہو
تو تمیں کندگی کی تحقیق نہیں پائیں گی۔ مسلمانوں اس سے پیچھے ہٹ جاوے۔ اس کے
قریب ہوئے تو تم قحش اور بے حیائی میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ مسلمانوں اس سے پیچھے
جاوے۔ اس کے اگر تم قریب ہوئے تو تم نشہ و سکر میں محو ہو جاؤ گے۔

”اللعنوا لاسود لا اعلم من شد شد فی النار“ ”سوا او اعلم یونی برین
فی اجنہ مرہو جو جماعت سے الگ ہو اور جہنم میں لگ ہو۔ ایک۔ لہذا عذوبہ
و لہزم بخیر۔ ایسے عقل کے اندھوں، دل کے کندوں، جاہلوں، خباثت
پتلوں کے پیچھے مت جاؤ۔

مسلمانوں اب اس کو یاد ہو گے۔ جو شراب کے نشہ میں مغمور رہتا ہے، جو
سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان ہے ”کی مسکر حرام (پر نشہ دینے والی شے)“
ہے۔ (لہذا شراب، بھک، چرائ، انیم، کانبہ، جازی، سپر، اللہ صلی علیہ وسلم
دینے والی ہیں حرام ہیں۔

نشہ دینے والی شے جلد و سیال ہونے والی ہو یا پی کی صورت میں ہو تو وہ
حرام ہیں۔ لہذا شراب اور بھک، چرائ، کانبہ جلد ٹھوٹی لگی ہوں۔ اور جازی (جو
بب اس میں گمر آجائے اور سپر اور اللہ صلی علیہ وسلم یہ سب نہیں اور چید ہیں اور حرام
ہیں۔) (کتب فقہ مالکیہ وغیرہ)

مردوں کا عورتوں کا لباس پہننا حرام ہے اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا
 حرام ہے۔ حدیث میں آیت مردوں اور عورتوں پر لعنت آئی ہے۔ اگر کار فرما کرتے ہیں
 عورتیں اور مردیں میں فرق نہ کر سکیں۔
 ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو
 مردوں کے مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو
 مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔

اب رہا مسئلہ مجذوبیت کا۔ حقیقی مجذوب اداکار شریعت کا انکار نہیں کرتا۔
 مجذوب اور عورتوں کے کپڑے پہن لیتا ہے۔ قوشا حاس پر گرفت نہیں کرے گا۔ وہ
 بھٹ نہیں رہا۔ یہ نکتہ وہ سلوک طے کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی جلی اس کے قلب پر واقع
 ہوئی اور وہ اشتہ نہ کر سکا اور اس پر جذب طاری ہو گیا۔ اور عقل گم ہو گئی۔ جس کی
 وجہ سے وہ تکلف نہ رہا۔

اب ہم یہ طیبہ از ممتہ دلیہ تمہیں۔ پابکار تمہیں۔ ان کو طوائف کہتا ہے ریاض
 شامی کی خیانت اور خطرات ہے۔

ریاض شامی اور اس کے معتقدین کو مساجد میں حلقہ زار کرنے کی اجازت دینا
 مجذوبان فساد کو جگہ دینا ہے۔ اور مساجد میں تخریب کاری کا سامان پیدا کرنا ہے۔
 ان مسلمانوں کو الزامی ہے کہ ان کو ہرگز دل و دماغ و ذہن و فکر، منہ و مخرب اور مسجد
 میں جگہ نہ دیں۔ اور ان کی صحبت سے اجتناب کر لیں۔
 یہی مصلحتی کا نڈا ہوتا تو قاضی اعظم ایسے لوگوں کو شہید کر دیتا۔

(تذریعہ تکفیری، مظہری، غیرہ)

علاء من عندی واللہ اعلم بالصواب

شیخ فقیہ العلامہ محمد امجد علی قادری رحمہ اللہ رضوی، قصور

شہنشاہ حریمین کے رئیس

امام کعبہ : شیخ محمد بن عبد اللہ سبیل کا فتویٰ :

”کوہ شاہی معون کے دہل و افترا کا یہ عالم ہے کہ اس نے اپنی جبر سے
مذہب عجمی کے تصویرات کو حج باہر کرانے کے لئے ائمہ حرم میں سے ایک ذریعہ
اہم بنایا۔ اس کا نام تصویرات اور حج و عمرہ لیا۔ اس نے میری جہاد اسلامیہ کی تصویرات
تصدیق کی ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے کہ ”اہم حرم محمد بن عبد اللہ نے اس کی جہاد
تصویرات کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ یہ امام محمدی کی تصویرات ہے۔“ لیکن جب
مسئلہ میں شہنشاہ حریمین کے سربراہ شیخ محمد بن عبد اللہ من سبیل سے رابطہ کیا تو
انہیں اس معصوم کی مذکورہ بالا افواہات اور عیوالات پر مشتمل اخبارات و رسائل اور پتہ
پیش کرنے کے اور ان کو دہرایا گیا کہ کوہ شاہی معون کا یہ دعویٰ ہے کہ امام حرم
عبد اللہ نے بھی اس کی جہاد اسلامیہ کی تصویرات کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے کہ یہ
صداقت کا نشان ہے۔ تو شیخ محمد بن عبد اللہ من سبیل نے اس کو جمعیت اور فرقہ
ان کی تردید فرمائی اور فتویٰ جاری کیا کہ ایسا دعویٰ کرنے والے شخص اہل جہاد
اور فدا کیے جہاد پر ایسی کوئی تصویر لگا کر انہیں دہلی اور نہ ہی کسی نام سے
تصدیق کی ہے۔ اس نام کا کوئی نام ہی نہیں، شیخ سبیل کے فتویٰ کا ترجمہ اور اس کا
درج ذیل ہے :

مستحکم تھا۔ انہیں اللہ وعدہ لا شریک کے لئے ہیں، صلاحہ
 یہ کہ اس بات پر ایمان نہ لائے کہ اللہ کوئی شریک نہیں، اور ان کی آل
 و ان کے اصحاب پر اللہ وعدہ نہیں بھیج پائے جیسا کہ اللہ کے فریضہ
 پر جو کچھ ہے کہ انہیں سر فرود شان اسلام کا پانی و سر نہ اور جو یا ض
 اللہ کو یہ بھی مافی شخص ہے، نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ معدی
 ہے، اور اپنے اس دعویٰ پر اس نے یہ استدلال پیش کیا ہے کہ غیر
 اللہ کے کسی شریک کی نظر آتی ہے، اور یہی اس کے لام حرم تمامین
 مہد اللہ نے اس بات کی تصدیق بھی کی ہے، میں حقیقت کی
 راستہ اور اللہ حق کے لئے یہ بات مسلمانوں کے نام لکھ رہا
 ہے کہ کسی بھی شخص کی تصویر نہ اس میں ظاہر نہیں ہوتی، اور
 نہ تو میں شریکین کے اماموں میں سے کسی نے اس بات کی
 تصدیق کی ہے، بلکہ حرمین شریفین میں تمام مہد اللہ ہم کا مولیٰ
 ہے، سے سے موجود نہیں ہے، یہ شخص یا ض اللہ کو ہر شریک
 اللہ کی نہیں ہے، بلکہ یہ شخص سب سے بڑا، سب سے بڑا
 اللہ کو، و گھر اور گھر کے والد سب سے بڑا، و حاکم بار
 و جانوں میں سے ایک و جہل ہے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الملك والحرية والشورى

البرلمان العربي للشؤون الإسلامية والإسلامية

مكتبة الوثائق

أرفقتم

التاريخ

التقارير

رئاسة الجمهورية العربية المتحدة، القاهرة

أخبرني بأنكم قد وافقتم على ما يلي من نص المادة الأولى من الدستور

المادة الأولى: "الحرية، العدالة، الشورى، والوحدة هي القيم التي يجب أن تقوم عليها الدولة العربية المتحدة، وأن تكون هذه القيم هي الأساس الذي تقوم عليه الحياة السياسية والاجتماعية في هذه الدولة"

وقد وافقتم على ما يلي من نص المادة الثانية من الدستور

المادة الثانية: "الحرية، العدالة، الشورى، والوحدة هي القيم التي يجب أن تقوم عليها الدولة العربية المتحدة، وأن تكون هذه القيم هي الأساس الذي تقوم عليه الحياة السياسية والاجتماعية في هذه الدولة"

مكتبة الوثائق

بسم الله

البرلمان العربي للشؤون الإسلامية والإسلامية

مكتبة الوثائق

چوتھا باب فتنہ گوہر شاہی کا تعاقب

مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس فتنہ کی سرکوبی
کے لئے عدالتی کارروائی، مقدمات اور فیصلوں کی روئیداد :

یہ عملی اقدام گوہر شاہی نے شروع شروع میں کر چاہا تھا کہ وہ اپنی آپ بیتی میں
ذکر الایمان اور دیگر بیانیہ مصنف کے حالات سے انہماک نہ کرے اور نہ ہی وہ اپنی تحریر
کے تحت کسی اور میں متعدد سرکاری افسانے لکھنے اور تحریروں سے اس کی تائید
کرتا رہے۔ مگر اس کی سمیت خط یہ کہ اس نے اور مقامی مصلحین کو اس کی تائید
کے لئے صرف اس کی سرکاری سے ہاتھ کھینچ لیا تھا اس کے لئے یہ مقام سے ملے عام
ت کا اظہار کرتے ہوئے اس نے ان کے لئے ایک فتویٰ جاری کیا۔

ہماری معلومات کے مطابق ان کے بعد یہ آپ گوہر شاہی نے سرکاری ملازمت
کے لئے اپنے خلاف ایک بے بنیاد اور بے اثر مقدمہ کے فتویٰ کو عدالت میں پیش کیا۔

اور اپنے مخالفین کو بچاؤ کھانے میں کامیاب ہو گیا۔

یوں دو پٹے سے زیادہ بے باک بہادر اور جرنی ہو گیا اور اس نے اپنی رائے پر
 رگڑ میاں تیار کر دیں، اس کے کارندے بھی کھلے عام اس کے عقائد و افکار پر
 پرچار، اور اس کے لڑ بچے کی تقسیم کرنے لگے۔ غالباً ان کے آقاؤں نے انہیں پیش
 دلا دیا تھا کہ اب فضا ہوا ہے، اور مخالفت کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ اگرچہ وہ اس
 طرف متوجہ ہوئے بھی تھے تو وہ ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ چنانچہ دوبلا خوف تردید کھے عام
 ہوئے، جلوس اور محافل قائم کرنے لگے۔ اور تحریف کلمہ پر مشتمل حمایت فیض حسہ
 ایک اسٹیکر شائع کر کے اسے سیدھے سادے مسلمانوں میں پھیلانے کی کوشش کی
 گئی۔ سب سے پہلے قندہار میں پور، ضلع مظفر گڑھ کی حدود میں اس کا ایک مرید الحق
 کھیزا اس دل آزار اسٹیکر اور وہ سراسر لٹری لڑ بچے تقسیم کرتے ہوئے پکڑا گیا اور مای
 مجلس تحفظ ختم نبوت کے تربیت یافتہ کارکن جناب حافظ محمد اقبال صاحب نے نہ صرف
 اس کی نشاندہی کی بلکہ قندہار عدالت میں جا کر اس کے خلاف چارہ جوی کی لڑائی لڑی
 ملاقہ کو اس قندہ کی سرکوبی کی طرف متوجہ کیا، اور تمام مسلک کے مسلمانوں کو اس قندہ
 کی یقینی سے آگاہ کیا اور متفقہ طور پر مظاہرہ کیا گیا اور انتظامیہ نے مجبوراً اس موذی و
 مکر قندہ کو اس پر مقدمہ قائم کر کے دہشت گردی کی عدالت سے اسے سزا دلانی
 گئی۔ گوہر شاہی کے عقائد اور اس کی تحریک کے خلاف سب سے پہلی عدالتی چہرہ ہوئی
 اور اس میں کامیابی کی رپورٹ ماہنامہ ”کولاک ملکن“ کے حوالہ سے درج ذیل ہے

فتنہ گوہر شاہی کے خلاف انسداد ہشت گردی

عدالت ڈیرہ غازی خان کا فیصلہ :

ریاض احمد گوہر شاہی راولپنڈی کے علاقہ کاربنے والا قلعہ گزشتہ عشرہ سے یہ کوٹری سندھ میں نہ اعلان ہے۔ اس کے عقائد و نظریات خلافت ایک بے دین کے ہیں۔ اس کا رہن سہن، طرز معاشرت، طور و طریق یہ بتاتا ہے کہ یہ کسی انجینی کا نہ خاندان ہے۔ بلکہ دولت کی ریل پیل نے اسے ایمان، عقیدہ، اخلاق و عمل سے جھڑک کر دیا ہے۔ اس نے اب فتنہ کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ اس کے گردو کے اثرات پورے ملک میں راسخ کر رہے ہیں۔ تمام مسالک کے ملائے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ (ایوانی، بی۔ بی۔ علی) اکادمی اور امام حرم شیخ عبداللہ بن سبیل کے فتویٰ جات اس فتنہ کے باب سوم میں آچکے ہیں)

دسمبر ۱۹۹۸ء میں گوہر شاہی کے گردو کے کچھ افراتو نے قلعہ رنگ پور میں مظاہرہ کی حدود میں پر پڑے چکالے اور گوہر شاہی نظریات کی اشاعت کے لئے حرکت کی اور قلعہ کی تحریف پر مشتمل ایک اسٹیلر تقسیم کیا۔ تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے ولید المبلغین سے ساز و ساز ہوئے والے ایک عزیز فوجی حافض نور محمد، جو وہاں کے رہنے والے تھے جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے اس فتنہ کے موبائل کو ضبط کیا۔ ۱۱ دسمبر کو رنگ پور میں تمام مکاتب فکر کے رہنما اس سلسلہ سے خوف مظاہرہ کیا جس کی انباری خبر یہ ہے

مظفر گڑھ (نامہ نگار) نوافی قصبہ رتھ پور میں احمد
 طیبہ میں تحریف کرنے والے ملعون ریاض احمد گوہر شاہی اور
 اس کے پیروکاروں کے خلاف جمعہ کے روز مزدور دست احتجاجی
 مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں اہلسنت و جماعت کی اہل حدیث، تحریف
 دھڑے، انجمن کاجران رتھ پور، انجمن فدائین معظنی رتھ پور،
 انجمن طالباء اسلام رتھ پور، جمعیت علماء پاکستان رتھ پور، اور
 اہل حدیث یو تھ فورس کی ڈال پر لوگوں نے بھاری تعداد میں
 شرکت کی۔ احتجاجی مظاہرہ وہیں نہ صرف ریاض احمد گوہر شاہی
 کے خلاف مزدور دست اور وادی کی گئی بلکہ اس کا پتلا بھی جلا دیا گیا۔
 مقررین نے جواباً و تحریف احمد کے بھر صریح احمد گوہر شاہی
 کے ہپاک و انصاف لکھا یہ اور مطالبہ کیا کہ اس قتلہ کو مستحکم کرنے
 کے لئے فوری اور سخت اقدامات لئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ
 ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کے پیروکار کافر، مرتد اور واجب
 القتل ہیں۔ مسلمان نہ تو انہیں مسجد میں داخل ہونے دیں۔
 بلکہ ان کے جنازے میں بھی شرکت نہ ہوں۔ اور انہیں مرنے
 کے بعد اپنے قبرستانوں میں دفن نہ کرنے دیں۔ انہوں نے
 مطالبہ کیا کہ حق میٹھے کے علاوہ اس کے دلی ساتھیوں کو جن کی
 درخواست میں لندن، نیوی جاپانی فی انڈیا رفرقہ کیا جائے۔
 اس تنظیم پر کارروائی طلبہ پر پورے ملک میں پابندی لگائی جائے۔
 ریاض احمد گوہر شاہی اور اس کے پیروکاروں کے خلاف تحریف احمد کا

مقدمہ میں درج کیے گئے تھے۔ عام پرائیویٹ جالے۔ تاکہ آئندہ کسی کو عدالتوں کے ہندوت سے لینے کی جرأت نہ ہو۔ انہوں نے جالے۔ ملک پر۔ جس اس کے پیچھے وہاں کو گرفتار کیا گیا تو یہ وہاں کو انتہائی مطالبے جاری رہیں گے۔ اس موقع پر حاکم نے عدالت کی سرپرست خانہ ان کے عدالت چوہدری شفیقت علی کے مطالبہ کو یقین دہانہ کہ اپنی کشتہ اور ایس ایس پی نے اس کی ضمانت کے دیگر ساتھیوں کی گرفتاری سے لے کر ایس کو عدالت جاری کر دیے ہیں۔ انہوں نے یقین دہانہ کہ عدالت سے ان کی ضمانت نہیں ملتی جائے گی۔ ان کی اس یقین دہانی کے مطالبہ پر امن طور پر منتشر ہو گئے۔

(۲۲ دسمبر ۱۹۹۸ء کو اس وقت تک)

حافظ محمد اقبال صاحب کی درناہ استیصال ایڈوانسز کو چھوڑی گئی۔ انہوں نے اپنی پورٹ میں 295/A میں کے اندراج کی خلاف ورزی کی۔ اس درجہ ہوا۔ مزمز کو قلمبند اس کی ضمانت پر سٹیج رائٹنگ، قلمبند، قلمبند نہیں برآمد ہو میں۔ رنگ پور کے عدالتوں نے ہر پورٹ پر فیوت کا مکملہ وکسٹے میں کے لئے شب و روز محنت کرنا ہی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر مرکزی نے ان کی قانونی معاونت کی۔ ان کے عدالت کی ضمانت پر، ای کی انصاف سے عدالت میں کس پیش ہوا۔ حامی مجلس ختم نبوت فاروقی خان کے مولانا سو فی اللہ و سہا صاحب نے اپنے رفقا

سیت اس میں سے لئے شب و روز ایک کر دیے۔ ڈیرہ خاڑی خان کے معروف
 قانون دان وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب کی اس عیس کے لئے خدمت
 حاصل کی گئیں۔ انہوں نے کوشش کی اور عدالت سے اجازت کے لئے درود طرز کو طے۔
 اس پر اسلامی قیامت پیش کیں۔ اس کی رہنمائی کی، اسے تبلیغ کر کے گوہر شامی
 نظریات کا اعلان اس پر واضح کیا۔ لیکن طرز ارتاجنوی حاکم و وید ستوران کفریہ نظریات
 پر ڈھارہا۔ مجبوراً عیس کی سماعت شروع ہوئی۔ ڈیرہ خاڑی خان اسعد اللہ، بہشت گردی کی
 خصوصیت عدالت کے جج جناب بی اے کفری نے قابل فخر فیصلہ دیا۔ فتنہ گوہر شامی کے
 مخالف باقاعدہ یہ پس منظر ملے فیصلہ ہے۔ وکیل ختم نبوت جناب ملک محمد حسین صاحب
 نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ عمل فیصلہ کا متن (ترجمہ) قارئین کی خدمت میں پیش کیا
 جا رہا ہے۔

بعد الت جناب ملی اے فخری جج خصوصی عدالت
 انسداد و ہشت گردی ایکٹ 1997ء حکومت پاکستان
 ذریعہ غازی خان ڈویژن / ذریعہ غازی خان / انسداد و ہشت گردی / ATSC/
 مقدمہ نمبر 6/98 / ایف آئی آر نمبر 128/98 / جرم 295-A
 تعزیرات پاکستان / تھانہ ریک پور ضلع مظفر گڑھ

نام مزمع محمد الحق ولد کرم خان ذات گھڑا سکند بہہ ایم پور تھانہ ریک پور ضلع
 مظفر گڑھ۔

منجانب سرکار مسز محمود الحق شیخ اسسٹنٹ سٹیشن آف اہرنی۔
 منجانب مدعی ایف آئی آر مسز ملک محمد حسین ایڈووکیٹ۔
 منجانب ملزم مسز نامہ حسین چوہدری ایڈووکیٹ۔

تاریخ وارڈ کی 27/1/1999

تاریخ فیصلہ 17/3/1999

فیصلہ کا متن :

محکمات موقف استغاثہ مورخہ 2/12/1998 ایمان ریک پور سے بذریعہ
 نامہ محمد اقبال مدعی نے ایک درخواست ایس ایچ او تھانہ ریک پور کو پیش کی۔ وہ

مذکورہ است برائے قانونی رائے دہی ایس پی ایف کو بھیجی گئی۔ جس نے یہ رائے دی کہ
جرم دفعہ 295 الف کے زمرہ میں آتا ہے۔ تب یہ مقدمہ ایف آئی آر Ex PB/1
صورت میں درج کیا گیا۔

مذکورہ جس کا نام محمد شفیق ہے، اس مقدمہ میں گرفتار کیا گیا۔ جس کے خلاف
الزام یہ ہے کہ یہ شخص ایسا آزماری مولا تقسیم کر رہا تھا جو خوفناک حد تک غلط واقعات
تعمید کے خلاف مسلم بن تحفہ اور اس کے خلیفہ کے بھی خلاف تھا اور اس قسم کا مولا موز
سے آمد (پڑا آئی) ہوا اور اسی طرح کا مولا اس کے قاتل اور دم افتہ واقعہ تک پہنچا
یہ آمد ہوا۔ دو جگہ جہاں سے موز مولا تقسیم کر رہا تھا اور نمٹ ہائی اسوں تک پہنچا
اس کے ساتھ ہی ساتھ نبوب علی محمد شفیق ہیں۔ اس (موز) نے اس قسم کا لہجہ
تسبیح یا ٹیمپل، ڈیویسٹ اور ریاض احمد کو یہ شاہی کے فوٹو، مختلف قسم کے ورنڈر
بھرنے پر آمادہ کرائے۔

مذکورہ اس مقدمہ میں زیر دفعہ 295.A قزیرات پاکستان چاہن کیا گیا ہو
مورخہ 27-1-1999ء اس حدات میں پیش کیا گیا۔ موز کو زیر دفعہ (295) (ن)
فوجداری فعل تقسیم کی گئیں۔ مورخہ 3/2-1999ء موز پر فوجداری کی ہو
یہ دفعہ 295 الف قزیرات پاکستان اور دفعہ "8" قانون الشہادہ اثبات گردی جاری
ہوئی۔ جس کا موز نے انکار کیا۔ تب مقدمہ کی سماعت ملتی گردی گئی۔ شہادت استغاثہ
کے لئے استغاثہ نے پچہ کو بیان پیش کئے۔ تاہم استغاثہ میں چار شہادت تقرری گئی۔

مورخہ 15/3-1999ء مذکورہ شہادت گزیراتی مورخہ 24/2/99ء اور مورخہ
و اس وقت مورخہ 11/3-99ء بھی، میں استغاثہ کی جانب سے پیش کی گئیں۔

کوہا استغاثہ نمبر 1 حوالہ محمد اقبال ہے جو تک پور ضلع مظفر آباد کا دام سبھ

نے اس نے بیان کیا کہ مورخہ 2/12/98ء قریب اور چالی ہے حدود پر دو محمد شفیق
نے ایک دوسرے پر موجود تھا۔ اس نے لکھا کہ محمد احق مزمل پر سہ EX PA تقسیم کر دیا
قریب پر ایک اسٹیل تھا اس پر کھد چھپ اس طرح چھپ ہوا تھا
"ہاں لکھنؤ ریاض احمد گوہر شانی"

اور کفر فظ گوہر شانی اس میں سے حذف کر دیا جائے تو فظ لکھنؤ نہیں
ہوتا ہے اور کھد چھپ کی مخالفت بھی۔ گوہر شانی کی تصویر چاند میں، چالی کئی
نہی۔ اس متذکرہ اسٹیل میں جو مخصوص نشان P 1 ہے۔ ریاض احمد گوہر شانی اس
تصویر میں سورج میں، چالی کے رہا ہے۔ نشان P 2 ہے۔ مورخہ اس احمد گوہر شانی "محمد
اور میں دیکھا گیا ہے۔ مزید اس نے لکھا کہ کیا اپنے آپ کو فاضل (خدا) میں متذکرہ
اسٹیل میں ریاض احمد گوہر شانی کا کھد

"ہاں لکھنؤ ریاض احمد گوہر شانی"

چاند میں نشان مخصوص P 5 اسٹیل پر، لکھنؤ کیا۔ ایک شہر جو اس اسٹیل کے
اپنے سامنے تو میرے صاف لکھا کہ ریاض احمد گوہر شانی اب تمام ہو ہے تو میرے شیدہ و مقام
میں ہے۔ یہ شہر مخصوص نشان EX P 6 ہے۔ گوہر نے مزید بیان کیا کہ اس
کھد کے استحقاق یا اور مزمل محمد احق، متذکرہ اسٹیل تقسیم کرنے سے روکا لیکن
میر نے اسے لکھا کہ ریاض احمد گوہر شانی اس کا (مزمل) کا بھی ہے اور دو (مزمل) اس کے
سے میں جان تک دینے کے لیے تیار ہے۔ اور وہی شخص اس (مزمل) اس اسٹیل پر چھپا
اور یہ تقسیم کرنے سے نہیں روکا۔ دوسرے کوک شمس (انظر لکھنؤ مشتاق
اسے بھی مزمل کو مزمل، اسٹیل تقسیم اور چھپا کرتے ہوئے دیکھو۔ چھپا ایک درخت است
EX P B تصویر کی جو لوگوں کے دکھانے پر (ہاں بیان رکھ پور) اس کے لکھنؤ تھا۔ رنگ

پہرہ کو پیش کی گئی۔ پھر 6/12/98 کو اس ایجنسی نے مدد کی کہ شمول خواجہ صاحب
جو بدری الطاف، ملک فرید، جانی محمد یار اور عاشق وغیرہ کو بلایا اور عزم نے اسے
چل کر جو کہ طرز جھڑی میں تھا اس (عزم) نے اپنے، فتر واقع رنگ پر کا،
کھولا، لایٹ جلائی اور مندرچہ ذیل کتابیں اور نسخے پر آم کر لیا۔

کتاب	نشان سر	تعداد
روحشاس	7	5
نہ ہمارہ نور	8	15
روحانی سفر	9	9
تربیتی قلب	18	10
یادگار کلمات	11	2
نور ہدایت	12	1
تصویر حضرت عیسیٰ 16		

اسٹیمپر پی 4 1 تعداد 8، یو ایس پی 15 1 تعداد 8، 50 پی
پی 17 تعداد 40، 50، فوٹو ریڈ اس احمد گوہر شام پی 18 تعداد 40، تین میٹر ز اور آف
مختلف تصاویر پر آم ہو میں۔

تمام مندرجہ بالا چیزیں پولیس نے بذریعہ فری، مقبول نمکی EX P-C اس کی
(مدد ملی) اور، دیگر گواہان کی موجودگی میں قبضہ میں لیں اور انہوں نے فرد پر دستخط کئے۔
اکٹا گواہ ملازم حسین جو پلور گواہ نمبر 2 کی حیثیت سے پیش ہوا۔ اس نے (گواہ نمبر 2)
نے بیان کیا کہ، قومہ کے روز عزم محمد شجاع کے خوب، ویل کے نزدیک اسٹیکر قصبہ
مندرچہ، جو سخت قابل اعتراض تھے۔ کلہ ان پر اس طرح چھپا ہوا تھا کہ انہیں

ریاض احمد کو چھ شہابی "کوہ" (گواہ) اس کو چھ گواہ آپنے سے باہر ہو گیا اور اس کو لڑائی سے
 حیثیت تسلیم ہونے کے اس (گواہ) کے جذبات شدید مجروح ہوئے۔ استغاثہ نمبر 3
 جس میں مذکور ہے۔ اس کو گواہ نے بھی استغاثہ کے موقف کی مکمل تائید کی۔ گواہ نے بیان
 کرتے ہوئے کہا کہ طرم محمد الحق اسٹیکر تقسیم کر رہا تھا۔ جس پر "اللہ الا اللہ ریاض احمد
 کوہ شہابی" چھپا ہوا تھا اور الفاظ محمد رسول اللہ تحریر نہیں تھے۔ گواہ استغاثہ نمبر 4
 واقعہ متعلق احمد نے کہا کہ دو چوک رکھ پور کے نزدیک محمد الحق کے دفتر کے نزدیک
 موجود تھا کہ پولیس طرم کو لے آئی وہ اس وقت چھتری میں تھا اس (طرم) نے دروازہ
 کھولا۔ حیثیت جہالی، کلونی کی الماری (جنوبی طرف کمرے میں تھی) کھولی اس میں کتب
 دہائی P 9 اور شناس P 7 تختہ الجالس، قریب قلب P 18 اور اسی طرح دوسری
 تختہ پائیس کو پیش کیں۔ اس نے (طرم) نے اسٹیکر جس پر "اللہ الا اللہ ریاض احمد
 کوہ شہابی" چھپا ہوا تھا 8/9 یو یو سیٹ بھی تھیں۔ فوٹو گراف حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام کوہ شہابی اور پمفلٹ بھی پولیس کو پیش کئے۔ ایس ایچ لا نے تمام چیزوں کی
 نوٹس مانی اور فرد مقبوضہ کی پرستش میں لے گئے۔ عبدالرحیم حوالدار محرر نمبر 280
 کو استغاثہ نمبر 280 کی حیثیت سے پیش ہوا اور اس نے FIR جو ڈی ایس پی قانونی کو
 پیش کی۔ ایس پی۔ فتح محمد خان سب انسپکٹر کو گواہ استغاثہ نمبر 6 پیش ہوا۔ جس نے مقدمہ
 کی تحقیقات کی جب مورخہ 2/12/1998 کو طور ایس ایچ لا رکھ پور قیادت تھا۔
 قیادت کا درجہ کو حافظ محمد اقبال کو گواہ استغاثہ نمبر 1 نے درخواست (شکایت)
 EX PA اور اسٹیکر EX PA اس ایس ایچ لا (مجھے) پیش کی۔ اس کے بعد
 اس ایچ لا نے روزنامہ "واقعہ" میں رپورٹ درج کی۔ ڈی ایس پی قانونی کی
 اس کا مکمل کرنے کے لئے رپورٹ کی۔ مورخہ 4/12/1998 کو ڈی ایس پی

قانونی کی رائے موصول ہوئی۔ جو ایف آئی آر کی بنیاد ہے۔ EX PB ہوئی۔ اندہ ذہن سب انسپکٹر ایڈیشنل ایس ایچ او تھانہ رگٹ پور سے تین گواہان کے بیانات تحریر کئے۔ جن کے نام حافظ محمد اقبال گواہ نمبر 1 ملازم اور محسن مشتاق۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اس نے (گواہ) متذکرہ بالا سب انسپکٹر تحریر کو بھی شناخت کرتا ہے۔ جو اس نے تحریر کی اور دستخط کئے۔

گواہ نے مزید کہا کہ مؤرخہ 6/12/98 کو اس نے تفتیش کا آغاز کیا، جسے وقت پر جا کر ملاحظہ موقع کیا، نقشہ موقع EX.PD تیار کیا۔ اس نے نقشہ برآمد کی بھی تیار کیا۔ گواہان کے بیانات قلمبند کئے۔ بعد ازاں تکمیل تفتیش مزمان، حالات جوڈیشل سمجھا گیا۔

فاضل وکیل صفائی نے تمام گواہان استغاثہ پر طویل جرن کی اور موقف اختیار کیا کہ طرم سے کوئی قابل اعتراض مواہد آمد نہیں ہوا اور لٹریچر جس کی برآمد کی مزہ سے دکھائی گئی ہے جعلی ہے اور طرم کو محض گواہان سے مذہبی اختلافات کی بنیاد پر موت کیا گیا ہے۔ طرم اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان دیوبند خیالات کے ہیں۔ طرم کا میان زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری قلمبند ہوا۔ جس میں ان کے تمام الزامات سے انکار کرتے ہوئے غلط مقدمہ میں ملوث کیا جا رہا ہے اور اپنے آپ کو بے گناہ ظاہر کیا۔ طرم نے اپنی صفائی میں دو گواہ پیش کئے۔ جن میں سے گواہ نمبر 1 محمد عظیم نے بیان کیا کہ مؤرخہ 4/12/98 کو طرم محمد اسحاق اپنے کھیت کوں لگا رہا۔ اس کا بھائی احسان احمد (گواہ) اس کے پاس آیا اور کہا کہ دو پولیس نو منتخب ہے۔ دو (مزم) پولیس کے پاس گیا تو پولیس نے اسے حراست میں لے لیا۔ گواہ نے کہ وہ اس (طرم) کے پیچھے تھانہ پر گیا اور ایس ایچ او فتح محمد نامی سے التجائی کے

منہا ہے۔ اس کو چھوڑ دیں۔ ایس ایچ او نے اسے ہدایت کی کہ مدعی مقدمہ کو قائل
 کر لے۔ اس نے (گواہ) نے ایس ایچ او سے کہا کہ معاملہ کو قرآن پر طے کریں۔
 اس ایچ او نے اس (گواہ) سے کہا کہ جس ہزار روپے رشوت دے تب وہ ملزم کو رہا
 کرے۔ اس نے مزید کہا کہ ملزم اس کا چچا زاد بھائی ہے۔ اور وہ بے گناہ ہے۔ گواہ نے مزید
 بیان کیا کہ ملزم ریاض احمد کوہر شاہی کا بیٹا ہے۔ گواہ صفائی نمبر 2 محمد امین نے بیان
 کیا کہ تین چار ماہ قبل تقریباً پانچ بجے شام وہ ہوٹل پر موجود تھا۔ اس کا ہوٹل (چائے کا)
 نیوہالہ نیوب ویل کے ساتھ ہے۔ جو رنگ پور سے تین چار کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔
 اس نے مزید کہا کہ اس نے کوئی وقوعہ نہیں دیکھا۔ جیسا کہ وہاں چلی نہیں ہے گواہ نے
 پہلی کو اپنا چائے خانہ بند کر دیا تھا۔ ملزم خود بر حلقہ زیر دفعہ (2) 340
 منبہ فوجداری گواہ کے کمرے میں پیش ہوا۔ وکیل صفائی نے ملزم کی جانب
 سے حث کرتے ہوئے کہا کہ تفتیشی آفیسر کی جانب سے تیار شدہ نقشہ غلط ہے۔
 بلکہ اس نقشہ میں نیوب ویل شفیع والا ظاہر نہیں کیا گیا۔ ملزم کو مدعی اور گواہان
 سے محض فرقہ داران اختلافات کی بنیاد پر ملوث کیا ہے۔ کیونکہ ملزم اہل سنت والجماعت
 سے تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مدعی اور گواہان دیوبندی کعب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔
 نام نے کوئی اسٹیکر تقسیم نہیں کیا اور نہ ہی اس نے کوہر شاہی کے نظریات
 کو پھیلایا۔ کوئی آزاد گواہ استغاثہ نے پیش نہیں کیا۔ تفتیشی آفیسر نے دفعہ 103
 منبہ فوجداری کی خلاف ورزی کرتے ہوئے برآمدگی کا کوئی گواہ نہیں رکھا۔
 اس سے مزید اور دوسری چیزیں ملزم کے قبضہ سے اس کے دفتر سے قبضہ
 نہیں لیں۔ انہوں نے (وکیل صفائی) نے کہا کہ استغاثہ اپنا کیس ثابت کرنے
 کے کام ہو گیا ہے۔ اور ملزم بے گناہ ہے۔ آخر میں گواہ صفائی نے حث کرتے

ہوئے کہا کہ گواہان صفائی نمبر ۱، نمبر ۲ نے ملزم کے موقف کی تائید کی ہے۔
فاضل دیکل نے صفائی میں کچھ دستاویزات بھی پیش کئے۔ ان میں سے ایک
جریدہ "امت - کراچی" ایک نقل فونوکاپی مراسلہ مؤرخہ ۱۱/۳/۱۹۹۷ انچارج شیپ
نشر و اشاعت جاری شدہ انجمن سرفروشان اسلام ضلع مظفر گڑھ، رقم کی وصولی
مؤرخہ ۲۶/۸/۹۸ اور ۴/۹/۹۸ نشان DB/1 DB/2 DB/3 DB/4
پر ایسیکوئر کے اعتراض داخل کئے گئے اسی پر ہی شہادت صفائی کا اختتام ہوا۔

اس کے برعکس فاضل اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایڈرونی جن کی معاونت ملک عمر
حسین ایڈووکیٹ کو نسل مدعی نے کی۔ بحث کرتے ہوئے کہا کہ اسٹیکر EXPA سے
صاف ظاہر ہے کہ نیت گوہر شاہی کی دعویٰ نبوت کی ہے۔ اس نے اپنا نام اس اسٹیکر پر
لا الہ الا اللہ سے آگے ریاض احمد گوہر شاہی چھپوایا۔ جس کے معنی یہ ہے کہ وہ اپنے آپ
کو اللہ تبارک و تعالیٰ کا نبی ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ متذکرہ اسٹیکر صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے
کہ ریاض احمد گوہر شاہی اپنے آپ کو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ غلام احمد قادیانی نے
کلک طیبہ میں اپنا نام شامل کرنے کی جرأت نہیں کی جس کو پوری دنیائے اسلام نے کافر
قرار دیا ہے۔ انہوں نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے آپ
کو متذکرہ اسٹیکر میں اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے مزید بحث کی کہ مذکورہ
ریاض احمد گوہر شاہی نے اس اسٹیکر کے ذریعہ اپنے آپ کو چاند، سورج اور اس قسم کی
چیزوں میں ظاہر کیا۔ مزید کہا کہ یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ چاند اور سورج میں کسی
طرح پہنچ گیا ہے اور پھر حجر اسود میں۔ جبکہ اللہ کے آخری پیغمبر اور رسول ﷺ بھی
معراج النبی کے موقع پر براق پر تشریف لے گئے۔ اس طرح ریاض احمد گوہر شاہی نے
اپنے آپ کو پیغمبر ﷺ سے بھی برتر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے (نور اللہ)۔ انہوں

۱۔ تمام کتب اور لٹریچر جو محمد اسحق طرم کے دفتر سے برآمد ہوا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، میں ریاض احمد کو ہر شای نے قابل اعتراض، توہین آمیز اور غلط مواد اور اسلام کی برحق نفع کے بھی خلاف ہے۔ شہادت جو صفائی میں پیش کی گئی وہ موقف دفاع کی راہ نہ دہنیں کرتی۔ ایک گواہ صفائی طرم کا چچا زاد اور بھوئی ہے۔ جبکہ گواہ صفائی برہنہ کا جہاں تک تعلق ہے اس نے کوئی چیز طرم کے دفاع میں پیش نہیں کی۔ عدالت نے فریقین کے دلائل تفصیل سے سنے اور ریکارڈ کو بھی بطور ملاحظہ کیا۔ بالخصوص ریکارڈ، ویڈیو کیسٹ، سمعی کیسٹ، اسٹیکر وغیرہ جو طرم کے قبضہ سے برآمد ہوئے اس کے دفتر سے جو اس نے گوہر شای کے غیر اسلامی توہین آمیز اور غلط نظریات اور افکار پھیلانے کے لئے کھولا ہوا ہے۔ وہ اہم ترین گواہان مقدمہ جو اس کیس کی گہرائی تک لے گئے ہیں۔ گواہ استغاثہ نمبر ۱ حافظہ محمد اقبال، گواہ استغاثہ نمبر ۲ ملازم حسین اور محسن شانی، گواہ استغاثہ نمبر ۳ جو کہ چشم دید گواہان ہیں۔ علاوہ ازیں گواہ استغاثہ نمبر ۴ خواجہ مشتاق احمد جو اس قابل اعتراض اور خلاف اسلام لٹریچر، ویڈیو کیسٹ، اور ایکسٹ اور اسٹیکرز وغیرہ کی برآمدگی کا گواہ ہے۔ تمام مندرجہ بالا گواہان نے استغاثہ سے موقف کو برپہلو سے مطابق قانونی تقویت دی ہے۔ ان کی شہادت ایک دوسرے سے ہم آہنگ تھی۔ اور یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ثابت ہے کہ طرم نے جرائم زیر نمبر ۸ قانون دہشت گردی اور زیر دفعہ ۲۹۵ الف کا ارتکاب کیا ہے۔ علاوہ ازیں طرم بہت سے پیش کردہ صفائی طرم کے موقف کی کوئی راہ نہ دہنیں کر سکتی۔ گواہ صفائی ۱ طرم کا چچا زاد بھائی اور بھوئی ہے اور ایک ہی گھر میں طرم کے ساتھ رہائش رکھتا ہے۔ وہ استغاثہ کی جانب سے پیش کردہ موقف اور ثبوت کی تردید میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ جبکہ صفائی کا گواہ نمبر ۲ نے ایک لفظ بھی طرم کے حق میں نہیں کہا۔ طرم نے زیر

دفعہ 8 قانون انسداد و بھت گردی کا ارتکاب جرم کیا جو خلاف اسلام غلط اور توہین کن ہے۔ اور اس قسم کا مواد شہادت استغاثہ میں پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے کہ اس قسم کے مقائد کو پھیلانے کے لئے دفتر چلا رہا تھا۔ مزید برآں طرم نے اپنے زیر دفعہ 342 ضابطہ فوجداری میں کہا کہ وہ (طرم) ریاض احمد کو ہر شام کا پیروار ہے اسٹیکر EXPA غیر اسلامی، جذبات کو بھڑکانے والا اور اسلام کی نظر میں قبیح اعتراض ہے۔ پس محمد اسحق کو ارتکاب جرم دفعہ 8 قانون انسداد و بھت گردی میں سات سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ مدد ادا کی جائے۔ جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتھی ہوگی۔ طرم کو ارتکاب جرم زیر دفعہ 5 الف تعزیرات پاکستان و سات سال قید بامشقت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ مدد ادا کی جائے۔ جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید محض بھگتھی ہوگی۔ طرم کو ارتکاب کیا جاتا ہے کہ میعاد ایل 7 یوم ہے۔ مال مقدمہ بعد از نے میعاد ایل و تفرانی خطبہ سمجھ جائے گی۔ ہر دو سزائیں ایک ساتھ شروع ہوگی۔ دفعہ 382 ب ضابطہ فوجداری کی رعایت طرم کو دی جاتی ہے۔ نقل فیصلہ حزم کے حوالہ کیا گیا اور فیصلہ بغیر کسی اجرت کے مکمل عدالت میں سنایا گیا۔

فی اے فخری

بیج خصوصی عدالت انسداد و بھت گردی

ڈیرہ غازی خان ڈویژن

گوہر شاہی کے خلاف

دوسری عدالتی کارروائی کی روئیداد :

گوہر شاہی قذ کے خلاف سب سے پہلے قانونی گرفت کے سلسلے میں عالی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قدم اٹھایا ہے۔ اس ضمن میں ابھی تک حکومت اور انتظامیہ برأت مندانہ اقدام سے گریز کر رہی ہے۔ تاہم رنگ پور ضلع مظفر گڑھ کے مقدمہ کے بعد مولانا احمد میاں حمادی نے ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف قانون سے مدد طلب کرتے ہوئے اب تک جو کارروائی کی ہے وہ پیش خدمت ہے :

ترجمہ ایف۔ آئی۔ آر گوہر شاہی

ایف۔ آئی۔ آر نمبر : ۱۰۸

تاریخ : ۲ مئی ۱۹۹۹ء

مدعی : علامہ احمد میاں حمادی

دفعت : ۱۔ ۲۹۵۔ بی۔ ۲۹۵۔ سی۔ ۲۹۵۔ ۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔

گزارش ہے کہ میں مذکورہ بالا پتہ پر رہتا ہوں۔ جامع مسجد ختم نبوت میں خلیفہ اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا صوبائی کنوینٹر ہوں۔ مورخہ ۹۸۔ ۱۲۔ ۸ کو میں بٹنا جامع مسجد کے دفتر میں موجود تھا، تقریباً ۱۰:۰۹ بجے کا وقت تھا۔ روزنامہ "امت" گراچی اور روزنامہ "کادش" حیدرآباد منگوائے جن میں ریاض احمد گوہر شاہی "مائن" خدا کی سنی "نزد کو نری ضلع داود کا اثر دیو پڑھا جس میں اس نے کہا ہے کہ :

۶ اس کے مرید اسے امام سیدی کہتے ہیں۔ اور اس کی تصویر چاند اور
دست اللہ کے حجر اسود میں موجود ہے۔

۷ حقیقی گازیوں میں غیر ملکی لڑکیوں کے ساتھ سفر کرنے اور پر تعیش
زندگی گزارنے کو رسول پاک ﷺ کے جمادی سفر میں اعلیٰ قسم کے گھوڑے پر سواری
کرنے کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے۔

۸ اسلام کے جمادی پانچ ارکان میں سے دو ارکان نماز اور روزہ کو ظاہری
عبادت کہہ کر، اپنی غیر اسلامی کارروائیوں کو اہم قرار دیا ہے، اور اسلام کے جمادی
ارکان کو حقارت آمیز انداز میں بیان کیا ہے۔

اس طرح اس شخص ریاض احمد گوہر شاہی نے رسول اکرم ﷺ پر اپنی
بدترتی جتاتے ہوئے کلہ طیب میں محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی نکلتے اور
تقسیم کرنے پر اپنے غیر مسلم مریدوں کو کچھ نہ کہہ کر بلکہ راضی ہو کر توہین رسالت کا
ارتکاب کیا ہے۔ اور قرآن مجید کی پانچ سورتوں کے ابتدائی جملہ ”آلہ“ میں اس کے
مریدوں نے اس کا ذکر متا کر رسول اللہ ﷺ پر اپنی بدترتی ظاہر کرنے اور قرآن مجید کا
مطلب غلط بیان کر کے توہین قرآن کا ارتکاب کیا ہے۔ نیز اس کی ان تمام جو اسات سے
تمام باشعور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں جس کا ثبوت ۸ دسمبر ۹۸ء
کی بعد نماز عصر اس کی جو اسات چھپنے کے بعد تمام نمازیوں نے اپنے جذبات کا اظہار
کر کے میا کر دیا ہے۔

گزارش ہے کہ اس ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف زیر دفعات
۱۔ ۲۹۵۔ ۲۹۵۔ ۲۹۵ کے تحت ایف۔ آئی۔ گز درج کر کے کارروائی کا حکم
صادر فرمادیں۔ (دونوں اخبارات نشان زدہ اس کے ہمراہ اول سال خدمت ہیں)

علامہ احمد میاں حمادی

صدر تنظیم تحفظ ناموس خاتم الانبیاء پاکستان۔

وامیر مجاہدین ختم نبوت پاکستان۔

مرکزی رکن شریعی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر ملتان۔

وصوبائی کنوینر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ

وخطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم۔

نوٹ: اب ذیل میں گوہر شاہی نے اس ایف۔ آئی۔ کے جواب میں ڈپٹی

کشنر دادو کو جو درخواست بھیجی وہ ملاحظہ فرمائیں۔

خدمت جناب ڈپٹی کشنر دادو

خدمت جناب ایس۔ پی۔ دادو

معرفت: جناب انچارج پولیس چوکی P.P "خدا کی سنی" کنوینر (دادو)

عنوان: مخالفت میں تحریری درخواست کے اعتراضات کے جوابات۔

جناب عالی:

انچارج پولیس چوکی P.P "خدا کی سنی" کنوینر ضلع دادو کی معرفت

میری مخالفت میں آپ کو احمد میاں حمادی (صدر تنظیم تحفظ ناموس خاتم الانبیاء پاکستان

وامیر مجاہدین تحفظ ختم نبوت پاکستان مرکزی دفتر ملتان۔ وصوبائی کنوینر مجلس عمل

تحفظ ختم نبوت سندھ و خطیب جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم) نے ایک تحریری

درخواست دی جن کے اعتراضات کے جوابات حاضر خدمت ہیں۔

امتراض نمبر ۳۵۱ کے جواب میں کہ یہ عقیدے کا اختلاف ہے بعض

عقیدے کے لوگوں کے نزدیک حضور پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی شخصیت

(نعوذ باللہ) ایک عام انسان کی حیثیت کی سی ہے جبکہ دوسرے عقیدے کے ماننے والے آپ ﷺ کو حیات النبی ﷺ تسلیم کرتے ہیں۔ (یہ اختلاف قدرتی اختلاف ہے۔ اس کی تائید اور تردید میں بقاعد اکب عام مل سکتی ہیں) میرا تعلق اسی عقیدے سے ہے۔ ہاں سے ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو حیات النبی ﷺ ماننے کے ساتھ ساتھ بارہوی طریقت (قادری، چشتی، نقشبندی اور سروردی) کو لایا کاطین کی کاملیت کے معترف ہیں۔ ہمارے عقیدے کے لوگوں کے نزدیک حضور پاک ﷺ سے بالمشافہ ملاقات ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے عمل عمیہ سکھایا جاتا ہے۔ جس کا طریقہ حضرت خلی سلطان بہاء کی کتاب نور الہدی میں درج ہے۔ ہمارے عقیدے کے لایا کاطین کی کتابوں سے مطابق نوٹ قلب لہال و دیگر ۳۶۰ افراد بامرتبہ ولی (رہاں الغیب) دنیا کے نظام و چلانے کے لئے ہر وقت دنیا میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ افراد حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں بالمشافہ ملاقات کرتے ہیں۔

جس علم کا میں ذکر کر رہا ہوں، یہ علم مکمل طور پر کتابوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ ظاہری کتابوں میں اور علم کے اشارے ملتے ہیں، یہ علم مکمل طور پر سینہ بہ سینہ سکھایا جاتا ہے۔ لہذا میں نے مزیشتہ دنوں المرکز روحانی و غری شریف میں حیدر آباد کے صحافیوں کی شیر اعداؤ سے گفتگو کرتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ مجھے بھی یہ علم حضور پاک ﷺ کے سینہ مبارک سے حاصل ہوا۔ جیسا انہوں نے سکھایا اور بتایا ویسا ہی دیکھوں تک پہنچا رہا ہوں۔ (سینہ بہ سینہ علم کا ثبوت ولیوں کی کتابوں میں موجود ہے جو ہم دیکھا سکتے ہیں۔) جیسا کہ ہر عالم جانتا ہے کہ جب حضرت شاہ شمس نے مولانا رومی سے حدیث فقر کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے قرہ نہیں جانتے اور جب شاہ شمس نے یانی کے حوض میں کتابیں ڈال کر خشک

ہمیں تو حضرت مولانا رومی نے کہا یہ کیا ہے؟ تو حضرت شاہ شمس نے کہا کہ یہ وہ علم ہے جسے تم نہیں جانتے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ مجھے حضور پاک ﷺ سے وہ طرح کے علم حاصل ہوئے ایک تمہیں بتا دیا اور دوسرا امتاؤں تو تم مجھے قتل کر دو۔

اعتراض نمبر ۳ تا ۵ "آلہ" اسٹیکر ہندوؤں نے R.A.G.S. اسٹیکر نیشنل انڈینڈ کے تحت چھپوا کر تقسیم کیا تھا جس کا ہمیں قطعی طور پر پتہ چکی مگر نہ تھا لیکن ان کے عقیدے کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے بعد ہمارا الٰہ تار ریاض احمد گوہر شامی ہے۔ مزید دونوں پر ایس بریڈنگ میں بھی میں نے ایک سوال کے جواب میں واضح کر دیا تھا کہ یہ ان کے عقیدے (ہندوؤں) کے مطابق کوئی جرم نہ تھا لیکن لفظ غمی سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہو سکتے تھے اس لئے اس اسٹیکر کو فوری ضبط کر لیا گیا ہے۔ اور ہدایت جاری کر دیں کہ آئندہ مرکزی کمیٹی کی اجازت کے بغیر کوئی بھی اسٹیکر شائع نہیں کیا جائے۔

ہندوؤں کے مطابق "آلہ" سے مراد "الف" سے اللہ۔ "ل" سے لالہ اللہ اور "ر" سے ریاض احمد گوہر شامی تھا جس کی ہم تائید نہیں کرتے یہ ان کا اچھا خیال تھا۔ جس کے لئے ہم اخبارات میں تردید کر چکے ہیں۔ ہمارے نزدیک نبوت ختم ہو چکی ہے۔ اور حضور پاک ﷺ کی نبوت کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔ لہذا شک میں نے مسلمانوں کو "آلہ" ("الف۔ ل۔ م) کا مطلب بتایا کہ "الف" سے مراد اللہ، "ل" سے لالہ اللہ، "م" سے محمد ﷺ ہے۔ اس پر ہندوؤں نے "آلہ" کا مطلب اپنے خیال سے لے لیا وہ لوگ بھی قرآن کا جائزہ لیتے رہتے ہیں کیونکہ ہر دن نماز میں مسلمان بھی ان کے ساتھ اس جماعت میں ہیں اور رسول اکرم ﷺ پر

برتری کا اظہار کے اعتراض کے جواب میں کہ رسول اکرم ﷺ پر کوئی بھی حاصل نہ تو کر سکا اور نہ کر سکتا ہے۔ ہم تو حضور اکرم ﷺ کے ادنیٰ سے غلام ہیں۔

اعتراض نمبر ۶ اگر معتقد امام مہدی کہتے ہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ کیوں کہتے ہیں۔ ہم نے تو ابھی تک ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی ہمیں اندازہ ہے کہ کوئی امام ہوا۔ البتہ نشانی بتاتا ہوں کہ جس کی پشت پر کلمہ کے ساتھ مہر مہرین ہوگی وہی امام مہدی ہوگا۔ رہا چاند اور حجر اسود پر شبیہ (تصویر) کا تو ہم اخبارات سے ذریعے کئی بار حکومت پاکستان سے اپیل کر چکے ہیں کہ اس تصاویروں کی تحقیق کی جائے۔

اعتراض نمبر ۷ کے جواب میں تقریباً روزانہ شام کو سیر کے لئے نکلتا ہوں جس میں میری بیوی اور بچی بھی ساتھ میں ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی پنجاب یا ہریانہ ممالک سے بھی انجمن کی کارکن جنکا تعلق شعبہ خواتین سے ہوتا ہے ہمارے یہاں آجاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمیں بھی اپنا شہر دکھائیں تو ہم ان کو بھی اپنی گاڑی میں بٹھا لیتے ہیں۔ ان میں میری فیملی کے علاوہ کوئی باپردہ ہوتی ہیں تو کوئی بے پردہ، خاص کر ہریانہ ممالک کی خواتین اکثر بے پردہ ہوتی ہیں۔ رہا سوال گاڑی کا، گاڑی گاڑی ہے سستی ہو یا سنگی البتہ پرنس بریٹنگ کے دوران صحافیوں کے سوال کے جواب میں ہم نے کہا کہ واقعی آپ ﷺ کے دور میں لینڈ کروزر نہیں تھی اس زمانے میں گھوڑے تھے۔ حضور اکرم ﷺ وقت کے لحاظ سے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سواری فرمایا کرتے تھے۔

اعتراض نمبر ۸ کے جواب میں عرض ہے کہ اسلام کے پانچوں بیادری ارکان کا تعلق ظاہری حواست سے ہے۔ جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ہماری تعلیمات کا تعلق بھی اسلام کے پسے بیادری ارکان یعنی کلمہ طیبہ سے ہے اور کلمہ طیبہ کا تعلق انکار

ہے اس کو غیر اسلامی کارروائی کہنا کفر ہے۔ اس ذکر کی بابت قرآن مجید نے سختی سے اس کی تائید کی ہے (اللہ کا ذکر کثرت سے کرو) اور جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو بیٹھے بیٹھے حتیٰ کہ کروٹوں کے بل بھی اللہ کا ذکر کرو۔ حتیٰ کہ خرید و فروخت میں بھی اس سے غافل نہ رہنا۔ اگر ان کی حقارت کا کوئی ثبوت ہے تو پیش کریں۔

جناب عالی میں اس بات کو واضح کرنا چلوں کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا پتھر کی شبیہ کا ہے اس کے بارے میں کیوں شور نہیں اٹھاتے؟ حکومت اس کی کیوں تحقیق نہیں کرتی؟ چند فرقے جو تصویروں کو حرام سمجھتے ہیں وہ جانتے ہوئے بھی کہ حجر اسود پر شبیہ (تصویر) ہے لوگوں کے ذہن الجھانے کے لئے اور حجر اسود کی تصویر ہے اہم مسئلہ کو دبائے آئیے ایسے بے مقصد حربے استعمال کر رہے ہیں تاکہ اس اہم مسئلے سے عوام کی توجہ ہٹ رہی ہے۔

جناب عالی ہماری پوری تعلیم و ڈیو کیسٹ نمبر ۲ اور کتب میں موجود ہے میں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مخالفین اس تعلیم میں بھی رد و بدل کر کے عوام الناس کو شہ و شبہ میں ڈال رہے ہیں۔ چاند اور حجر اسود کے علاوہ بھی اللہ کی طرف سے مصدقہ نشانیاں ہیں جن کے ثبوت ہم فراہم کر سکتے ہیں اللہ کی نشانوں کو جھٹلانا منافقت ہی ہے۔ اگر اس کی تحقیق نہ کی گئی تو بہت بڑا فتنہ اٹھنے کا خطرہ ہے۔ جب فتنہ کے وقت حکومت تحقیق کر لے گی تو پتھر ہے کہ فتنہ سے پہلے ہی تحقیق ہو جائے تاکہ فتنہ ہی نہ اٹھے۔

اپنے خلاف اعتراضات کے جوابات کے ساتھ ملکی و غیر ملکی اخبارات کی فہرستیں، چاند اور حجر اسود کے اور پینٹل فونوز، حجر اسود کی کمپیوٹر تصدیق سرٹیفکیٹ اور تصدیقات پر مبنی ویڈیو کیسٹ بھی فراہم ہے۔

نوٹ: علامہ احمد میاں حمادی نے تعیش کے لئے جو درخواست دی وہ اس قدر

ہو

حضرت جناب ذی۔ الیس۔ پلی صاحب۔ نذوآوم

و جناب اس۔ ایچ۔ او صاحب پلی۔ الیس۔ نذوآوم

و الیس۔ ذی۔ ایم صاحب۔ نذوآوم

عنوان دوبارہ تعیش مقدمہ گوہر شانی

گزارش یہ ہے کہ طرز نام نہاد گوہر شانی نے اپنے خلاف ایف۔ آئی۔ آر میں

عائد اثرات کا دفاع کرتے ہوئے الزام نمبر ۳۵۱ کے بارے میں لکھا ہے کہ

۱۔ ان اثرات کا تعلق عقیدہ کے اختلاف سے ہے۔ اس کے مطابق ان

عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ زندہ ہیں اور میرا عقیدہ ہے اس کے خلاف ہے۔ جبکہ یہ

مراسم لفظ ہے۔

میرے اکابر اور میرا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ حیات ہیں۔ اس نے کہ

اللہ پاک نے قرآن مجید کے سورہ نمبر ۳ اور آیت نمبر ۱۶۹ میں فرمایا ہے کہ

”جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے ان کے بارے میں مردہ

ہونے کا گمان بھی نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں ان کو

رزق ملتا ہے۔“

اللہ کے بعد سب سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کے

بعد باقی رسولوں اور نبیوں کا درجہ ہے، ان کے بعد صدیقین کا درجہ ہے، ان کے بعد

شہیدوں کا درجہ ہے۔ تو جب صدیقین سے بھی کم رتبے والے شہداء زندہ ہیں تو

صدیقین سے اوپر انبیاء کور ان سے بڑے ہمارے رسول پاک ﷺ کیوں زندہ نہ ہوں

یہ یقیناً وہ زندہ ہیں یہ صرف بات کو الجھاننے کے لئے اس نے الزام لگایا ہے اسی
 زمانے میں یہ بھی اعلان ہوا تبصرت لا لایہ کہ میں رسول پاک ﷺ کو ایک عام انسان
 سمجھتا ہوں۔ جموں نے پر خدا کی لعنت۔ تمام علما اہل سنت یعنی علما اویسہ کا بعد تمام
 سنت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ رب العزت کے بعد ساری مخلوق سے
 نفیس و اعلیٰ ہیں :

بعد از خدا و مرگ توئی مختار

میرا ابھی یہی عقیدہ ہے اسی طرح میں اور میرے اکابر تصوف کے تمام
 سوں کو بھی مانتے ہیں۔ میرے سنے والا حضرت مولانا ساد اللہؒ بہت بڑے عالم اور
 سدا قادر یہ کے پیچھے تھے۔ آج تک سلسلہ قادریہ کی گدنی ہا لیسوی شریف بنوں
 حق میں قائم ہے۔ میرے چچا زاد بھائی مولانا عبدالصمد اب گدی نشین ہیں۔ میں خود
 سدا قادر یہ میں اپنے دلوائے محبت ہوں۔

۲۔ اور اسی طرح حضور ﷺ اپنے حقیقی مہجداروں، سنت کے مطابق
 نمک نہ کرنے والوں یعنی اپنے سچے غلاموں کو اپنی زیارت بلاست سے مشرف
 لاتے ہیں۔ مگر حضور ﷺ کے سچے غلام یہ بھی نہیں کہتے کہ ہم بارہا حضور ﷺ سے
 ملاقات کرتے رہتے ہیں۔ ان الفاظ میں گستاخی کی ہے اور یہ الفاظ سناش رسول
 اللہ ﷺ کے ہیں۔ نیز رسول اکرم ﷺ کسی بھی میاش، مذہب کی قوم میں بدکار اور
 بظاہر مہر توں سے بدن دہانے والے منحوس شخص کو اپنی زیارت سے مشرف نہیں
 لاتے مگر ایسے بدتمیز شخص پر آپ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے جو آپ ﷺ کے
 ناس سے شیطانی کھیل کھیل رہا ہو۔

۳۔ تمام اہل اسلام کے نزدیک دینی علوم قرآن و سنت میں مہد ہیں۔ اس

ہے کافر مریدوں نے جب قرآن کریم کی لور رسول اکرم ﷺ کی بے حرمتی اور
بیانی کی تو اس نے بھی ان کے خلاف کوئی بھی کارروائی نہیں کی صرف مسلمانوں کے
مسل سے بچنے کیلئے کہہ دیا کہ ان کے اشیکر و غیرہ ضبط کر لئے گئے۔ ان کو اپنے
بیان کی فہرست سے خارج نہیں کیا۔ ان کی گستاخانہ و کافرانہ باتوں پر خاموش رہ کر
ان کی باتوں کو نظر انداز کر کے خود بھی گستاخی اور کفر کا مرتکب ہوا۔ مزید یہ لکھا کہ
غیر کی باتیں ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق کوئی جرم نہ تھا۔ اپنے گستاخ رسول
ہونے کی تصدیق کر دی۔ رسول پاک ﷺ لور قرآن مجید کی گستاخی ہر انسان (خواہ
ران ہو یا کافر) کے لئے ناقابل معافی جرم ہے۔ یعنی وہ واجب القتل ہے۔ مزید یہ لکھا
ہندوؤں نے اپنے خیال سے ”آلہ“ کا مطلب لے لیا کیونکہ وہ قرآن مجید کا جائزہ لیتے
نہیں۔ کیا کسی کافر کو اپنی غیر اسلامی رائے کے مطابق قرآن کریم یا رسول
ﷺ کے بارے میں گستاخانہ رائے قائم کرنے کا حق ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ ایسے
آپا سنا، اگر کوئی مسلمان بھی گستاخانہ رائے قائم کرے تو اس کو بھی از روئے اسلام
فی قانون کی دفعہ b-۲۹۵ لور c-۲۹۵ کے تحت سزائے عمر قید لور سزائے موت
ملے گی۔ انہی دفعات کے تحت اس کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج کرائی گئی۔ اس
R.A.G.S. انٹرنیشنل کی طرف سے اللہ پاک کے ذاتی نام ”اللہ“ کے
نامے اندر لا الہ الا اللہ لکھ کر محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی لکھا گیا۔
اس طرح لکھا کہ ریاض احمد گوہر شاہی کو بنایا جائے تو اللہ کا نام بھی نہیں رہتا۔
گستاخی کی بھی کوئی حد ہے؟ اس نے دھوکہ دینے کے لئے لکھا ہے کہ وہ رسول
ﷺ کا لونی غلام ہے۔ یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ ہے۔ اگر لونی غلام ہے تو پھر
آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ اپنا نام کیوں لکھوایا؟ اگر اس کے غیر مسلم

مریدوں نے لکھا تو ان کے خلاف اس نے کوئی بھی موثر کارروائی کیس نہیں کی۔
کم از کم اپنی مریدی سے ہی خارج کیوں نہیں کیا؟ اب بھی وہ اس کے مرید ہیں۔
تمام باتیں بصوت اور دھوکے کی باتیں ہیں۔

۵۔ اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ”کسر“ کے ”لف“ سے لفظ ”ال“ سے
”الہند اور ”ر“ سے ریاض احمد گوہر شانی ہندوؤں نے لکھا۔ جس کی یہ تائید نہیں
مکریہ بھی لکھتا ہے کہ یہ ہندوؤں کا اپنا خیال تھا۔ پھر یہ بھی لکھتا ہے کہ سندھ میں
مجید کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔ کیا کسی کافر کو قرآن مجید کا جائزہ لینے کی اجازت ہے؟
نہیں۔

۶۔ اس نے لکھا ہے کہ اس کے معتقد اسے امام ممدی کہتے ہیں تو اسے
پوچھا جائے کہ وہ کیوں کہتے ہیں۔ مرید اس کے، محنت خانہ اور کفر یہ باتیں یہ اوتے نہیں
اور پوچھیں ہم؟ اس نے کیوں نہیں پوچھا کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف اس نے
ممدی کیوں کہتے ہیں امام ممدی کی تو ایک بھی نشانی اس میں نہیں پھر اس پر خاموشی
رضاء یہ اسلام، شمش اور فروغ غفر نہیں تو اور کیا ہے؟ ہر مسلمان تو حضور پاک ﷺ
مٹائی ہوئی بات کو اعلیٰ اور یقینی سمجھتا ہے۔ ذرا سانس لے اور پوچھ پانچہ کو بھی کہہ سکتے
ہے۔ اس نے کہا ہے کہ اس نے امام ممدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اس نے
طرف سے کوئی اہتمام ہوا۔ البتہ امام ممدی کی نشانی یہ بتاتا ہے کہ جسکی پشت پر
ساتھ ہم ممدیت ہوگی، وہی امام ممدی ہوگا۔ کچھ عرصہ بعد اپنی پشت پر کلمہ
مہر ممدیت لکھوا کر کے گا کہ میں نے جو امام ممدی کی نشانی مٹائی تھی... پھر
پشت پر موجود ہے اور میں امام ممدی ہوں۔

۷۔ رہی بات چاند اور حجر اسود پر اس کی تصویر کی تو یہ بھی اس کا

دیکھ رہا ہے۔ جو بات قرآن و حدیث میں نہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ پہلی صدی ہجری کے سال ۹۰ھ میں ایک شخص "حادث کذاب" نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اپنی بعدی نبوت منوانے کے لئے کچھ پڑ کر آسمان کی طرف چھوٹ دیا تھا تو آسمان پر نورانی کھڑوں پر نورانی سوار تمام حاضرین کو نظر آتے تھے مگر ایسے شخص کو بھی ماننے کے لئے مسلمانوں نے جھڑپ سید کر کے دم لیا۔ جبکہ ہم نماز گاہ پر شاہی کی تصویر کسی بھی مسلمان کو حجر اسود یا چاند پر نظر نہیں آئی۔ یہ تو اس نے شیطانی شوشہ چھوڑا ہے۔ اگر یہ بات سچی ہے تو آسمانوں پر سال جج پر جاتے ہیں اور ہزاروں روزانہ عمرہ لو آکر رہتے ہیں تو وہ ضرور دیکھ لیتے اور یہ ساری چیزیں ساری دنیا میں نہ کسی عالم اسلام میں تو مشہور ہو جاتی۔ اسی طرح چاند کو کروڑوں انسان دیکھتے ہیں اگر یہ حقیقت ہوتی تو پوری دنیا میں یہ بات پھیل جاتی حتیٰ کہ اسے جھوٹی تصویر شائع کروانے اور اخبارات کے صفحے پر لگانے کی ضرورت بھی پیش نہ آتی۔ یہ بھی اس کا سیاہ جھوٹ ہے اور فریب دہی ہے۔

۸۔ اس شخص کا کہنا ہے کہ اس کی روحانی تربیت رسول اکرم ﷺ نے کی۔ استغفر اللہ۔ محاذ اللہ۔ اگر یہ سچ ہوتا تو زندگی رسول اکرم ﷺ کے نقش قدم سے متاثر ہوتی نہ یہ کہ نوجوان خوبصورت عورتوں سے باتیں دواتا۔ رسول ﷺ بہت بڑی ذات ہیں مگر کسی صحابی یا اہل بیت کے کسی فرد یا کسی قوم و قطب سے اپنی تربیت تو کیا اس سے ملتی جلتی بھی نہیں کی کہ وہ بے پردہ نوجوان خوبصورت عورتوں کے ساتھ سیر و تفریح کروا تا رہا ہو یا لڑکیوں نے اس کو سیر و تفریح کروانی ہو۔ اس شخص کا ایسا کردار وینڈیا میٹروں میں محفوظ ہے اور یہ تمام باتیں متفقہ طور پر شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔

۹۔ یہ صحیح ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں لینڈ کروزر نہیں تھے۔
لئے اعلیٰ قسم کے گھوڑوں پر سفر کیا جاتا تھا اور حضور ﷺ نے بھی سفر کے لیے
جمادی سفر تھے تفریحی اور عیاشی کے سفر ہر گز نہیں تھے جبکہ اس شخص نے
نوجوان لڑکیوں کے ساتھ غیر شرعی اور عیاشی کے سفر ہیں۔ ان سفروں کو حضور
ﷺ کے سفروں کے ساتھ ملانا اور اپنے غیر شرعی سفروں کے لئے وجہ جواز بنانا
بدترین گستاخی ہے بلکہ غیر شعوری طور پر مسلمانوں کے دلوں میں حضور پاک
ﷺ کی شان اقدس کو داغ دار بنانے کی ناپاک سازش ہے۔

۱۰۔ اس نے لکھا ہے کہ اسلام کے پانچ بیاد اركان کا تعلق نظام
عبادت سے ہے اور اس کی تعلیمات کا تعلق اسلام کے پہلے بیاد اركان یعنی کلہ طیبہ
سے ہے اور کلہ طیبہ کا تعلق ذکر سے ہے مگر اس کی یہ بات سراسر غلط ہے۔ یہ شخص
کلہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تعلیم دیتا اس کا ورد مانتا تو بات کچھ بن جاتی مگر
یہ تو صرف اللہ ہو اللہ کا ذکر مانتا ہے اور اس کے مقابلے میں نماز کو ظاہری عمل کہہ کر
ایک طرح نماز کو رد کرتا ہے۔ جبکہ اسلام کے تمام اعمال میں سے بدتر عمل نماز
ہے۔ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ نیز فرمایا کہ
نماز مومن کی معراج ہے۔ نیز فرمایا کہ بد سے اور کفر کے درمیان فرق والی چیز نماز
ہے۔ ایسی اہم عبادت کو اس طعنے و ذہنی نے ظاہری عمل کہہ کر رد کر دیا۔

۱۱۔ اس نے لکھا ہے کہ اصل چیز یا مسئلہ تو حجر اسود یا چاند پر اتنی شیعہ
(تصویر) کا ہے۔ اس اہم مسئلہ کو دبائے کیلئے حربے کے طور پر شور کیا جا رہا ہے تاکہ ان
اہم مسئلہ سے حوام کی توجہ ہٹ رہے۔ اس کی یہ بات بھی بالکل بے ہودہ بات ہے۔ مسئلہ
عرض کر چکا ہوں کہ قرآن و حدیث میں کہیں بھی یہ بات نہیں کہ کسی شخص کی تصویر
حجر اسود اور چاند میں ظاہر ہوگی اور وہ اللہ کا عزیزہ بندہ ہوگا۔ جو بات قرآن و حدیث

نہیں دوسرا۔ مگر اسی ہے۔ اس سے بڑھ کر تو نہ کورہ بالا شخص "عارف کذاب" کا
 یہ تھا کہ انسان کی طرف پھونک مارا تو نورانی گھوڑے اور نورانی سوار نظر آتے تھے۔
 مسلمانوں نے اسے بھی یہ تصدیق کر دیا۔ جبکہ خود ساختہ تصویر سوائے چند وہم پرست
 (جو کہ مٹا دیں) کسی کو نظر نہ آئی۔ غور طلب بات یہ ہے کہ چاند کی ٹکیہ نظر
 آئے مگر ہے انھوں مربع میل پر محیط۔ اس کے کہنے کے مطابق چاند پر نظر آنے والی
 کی تصویر ہے جب کہ چاند کی ایک تھائی یا ایک چوتھائی پر محیط ہے۔ اگر یہ مان لیا
 ۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تصویر کتنی ہوگی کہ اس کی ناک کا سوراخ پہاڑ کی
 ۔ کے برابر ہوگا۔ اس کا سر امریکہ کے ملک کے برابر ہوگا تا کہیں اور باقی جسم کتنی بڑا
 ۔ اس کے کان اور ہاتھ اور ہونٹ اور دانت، دواڑھی کتنی بڑی ہوگی۔ خدا کی پناہ اتنی
 رات تو درخت میں دوزخیوں کی ہوگی۔ خدا کی پناہ! وہ خود بھی اس پر غور کرے۔

آخری بات یہ ہے کہ اس شخص نے اپنی کتاب مینارہ نور کے آخری صفحہ پر
 "ان کو یہ شہادت" کے عنوان سے لکھا ہے کہ

"اللہ کی پہچان اور رسائی کیلئے روحانیت سیکھو، خواہ تمہارا تعلق
 کسی بھی مذہب سے ہو۔"

اسی طرح ایک امریکی خاتون جب پاکستانی جوزے کے ساتھ اس کے پاس
 گیا۔ اس جوزے نے کہا کہ یہ خاتون آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتی ہے تو
 ۔ اس خاتون سے پوچھا: "تمہیں کیا چاہئے صرف اسلام یا خدا" خدا کی طرف کئی
 شہادتیں ہیں۔ ایک راستہ دین سے ہو کر جاتا ہے۔ دوسرا راستہ عشق و محبت کا راستہ
 ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین
 "غیر شریعہ" کی فہم ہے۔ کیونکہ اللہ تک رسائی کے لئے رسول اکرم ﷺ اور دین

اسلام سے بہت گہرا تعلق و وابستہ ہے۔ محبت کا بھی ہے۔ جیسا کہ اللہ کا نام ہے۔
 اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین فقط اسلام ہے۔ جس طرح سورۃ نمبر ۲۰ آیت ۸۰ میں
 میں اسی طرح فرمان الہی ہے۔ ”جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے تو وہ
 سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا۔“
 ہو گا۔“

اس کی غیر اسلامی کجاسات بہت سی ہیں مگر ان ہی پر آئین کرنا ہوتا ہے۔
 گزارش ہے کہ ملکی عدالتیں اس مقصد کے لئے ہیں کہ صحیح اور غلط، صحیح اور بھلا
 نکھار کر سامنے لایا جائے۔ یہ مقدمہ بھی عدالت کے حوالہ کیا جائے جس شخص
 تصویر تھرا سودیا چاند پر ہو، جو یہ کہتا ہو کہ مجھے گرفتار کرنے والا پولیس افسر
 ہو جائے گا اور وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف کو سندھی اخبار روزنامہ ”سندھ
 حیدرآباد، مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۹ء بذریعہ خط لکھا ہو کہ اگر وزیراعظم اور اسی
 نے اس کی درخواست پر نوٹس نہ لیا تو نہیں اور روحانی طاقت سے چند دنوں کے اندر
 کسی ولویا کے، اس حکومت کو توڑا جا سکتا ہے۔ تو ایسے شخص کو عدالت میں جلا
 مقدمہ کا سامنا کرنے میں کیا تکلیف ہوئی کہ یہ شخص سندھ ہائی کورٹ کو اپنی وسیع
 میں ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست دے کر، پھر دھارمی کے بیانیہ پر تین دنوں
 نہ ہو کر، فیہر قانونی حربے استعمال کر کے مقدمے کو خراب اور ختم کروانے کی
 کوشش کرنا رہا۔ اتنی فیہر معمولی طاقت والا انسان تو ہر جگہ اپنی صفائی سے
 ہو سکتا ہے اور اپنی روحانی طاقت کے ذریعے مقدمہ کا فیصلہ بھی اپنے حق میں
 ہے۔ مگر یہ شخص ایک دھرم دوش ہو گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ شخص
 اور دھرم کا جانتا ہے۔ بلکہ اس کا مقدمہ معمول کے مطابق قانونی طور پر
 میں عدالت کے لئے پیش کیا جائے۔

میں آنجناب کی خدمت میں اس کی تقاریر اور غیر ملکی سفر کے تین مہینے

اور اس کی اپنی اخبار

نمبر ۱۔ ہندو روزہ صدائے سر فروش حیدرآباد مورخہ یکم تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء

نمبر ۲۔ اسی اخبار کا شمارہ مورخہ ۱۶ تا ۳۰ جون ۱۹۹۸ء اور

نمبر ۳۔ ۱ تا ۳۱ ستمبر ۲۶ شعبان ۱۴۱۹ھ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ اور

نمبر ۴۔ ۱ تا ۳۰ جون ۱۹۹۹ء اور

نمبر ۵۔ اسی اخبار کا خصوصی شمارہ ۲۵ نومبر، جشن یوم ولادت اور

نمبر ۶۔ ملکی اپریش فیصل آباد، چیف ایڈیٹر یقیناً کمال۔

نمبر ۷۔ اسی کی کتاب روحانی سفر کے متعلق صفحات تعداد ۸۸۸ء ملاحظہ فرمائیں

نوٹ۔

اور ہفت روزہ تکبیر کے صفحہ نمبر ۹ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۹۹ء میں جسٹس آئی

جی دیگر ممتاز علماء کا فتویٰ۔

اور ہفت روزہ تکبیر صفحہ نمبر ۱۰۳۸ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۹۹ء میں گوہر شاہی

سے آئینہ کار کوئے اسال قید بامشقت اور ایک لاکھ جرمانہ کی سزا کے تراشے کا فوٹو

فرست۔

اور ماہنامہ شہادت مورخہ فروری ۹۹ء میں یہ عنوان ”میلہ کذاب سے

اور شاہی تک۔“

اور ماہنامہ شہادت دسمبر ۹۸ء میں یہ عنوان ”جیسے آج صلیب ٹوٹ گئی“

اور انیسٹ۔

اور اللہ دہشت گردی کی عداوت اور غازی خان کے اسٹیٹ فیملی

پتے پیش خدمت۔ (پتہ بھول)۔

اور کلہر طیب کا اسٹیکر مصدق بھی جن سے یہ بات واضح ہو جائیگی کہ یہ شخص تمام ریاض احمد گوبہر شاہی اس ورچہ کا استاذ رسول اور سلام دشمن غریب ہے۔ اس کی غیر اسلامی حرکات اور دربار رسالت کے بارے میں کئی کئی کتابیں اور فوری طور پر نہ روکا گیا تو یہ ملک و ملت کے لئے بہت بڑا سانحہ ہو گا جو کہ ایک خطہ ہند اور خونی تصادم کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ جیسے کہ خود اس نے اپنے خلا خط نامہ وزیر داخلہ میں لکھا ہے۔

فقط والسلام

خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔

نوٹ: ان کارروائیوں کے جواب میں گوبہر شاہی کے غنڈوں نے آرائی۔
دفتر پر حملہ کیا اس کے جواب میں یہ درخواست کبھی گئی۔

عنوان گوبہر شاہی کے غنڈوں کی دفتر ختم نبوت پر اپنی نمائش پر اشتعال غریبے بازی کی روک تھام۔

تذکرہ اش یہ ہے کہ آن مورخہ ۹۹-۷-۲۵ وقت تقریباً ایک بجے دوپہر
نیکوں پر گوبہر شاہی کے چھ روک ایم اے جناح روڈ سے گزرتے ہوئے شدید اشتعال
انگلینڈ غریبے بازی کرتے ہوئے ترو مندر کی طرف جا کر واپس ہوئے اور پھر انہوں نے
شارع قادیان روڈ سے گزرتے ہوئے دفتر ختم نبوت پر اپنی نمائش مسجد باب الفت
کے سامنے تھوڑی دیر تک کر شدید غریبے بازی کی اور ہمارے کارکنوں اور دفتر کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے دھمکی آمیز غریبے لگائے۔ اس دوران مسلسل دفتر کی طرف
کی طرف سے ہاتھ اشارے کر رہے تھے۔ ان کے ہمراہ تھانہ سولجر ہزار کی پولیس
موبائل پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔ ہماری گزارش ہے کہ اس پولیس موبائل سے فوری
ان شر پسندوں کے نام اور پتے معلوم کر کے فوری طور پر قانونی کارروائی کی جائے۔
دفتر اور کارکنوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

انسداد و ہشت گردی عدالت میرپور خاص کا فیصلہ

خصوصی مقدمہ نمبر 27/99

ریکارڈ نام ریاض احمد گوہر شاہی ولد فضل حسین، سکنہ خدا کی بستی کوٹری، تامل، مغل، جرم نمبر 108/99 پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم، زیر دفعہ 295 الف، پنج تعزیرات پاکستان، جناب انور جمال وکیل اسٹیٹ برائے سرکار، جناب نظام الدین حیر زادہ حکومتی اخراجات پروکیل برائے مفرور ملزم

فیصلہ کا متن

مندرجہ بالا ملزم نے اپنے خلاف جرائم زیر دفعہ 295۔ اے، ای، سی کی تعزیرات پاکستان، زیر دفعہ ۸ انسداد و ہشت گردی ایکٹ ۱۹۹۷ء اور زیر دفعہ ۲۹۵ الف انسداد و ہشت گردی ایکٹ کے تحت ایف آئی آر نمبر 108/99 کی بنا پر گرفتاری کا سامنا کیا۔

مقدمے کے واقعات یہ ہیں کہ مدعی عامہ احمد میاں تھادی نے مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۹۷ء کو وقت دوپہر ساڑھے بارہ بجے پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم میں ایف آئی آر درج کرائی۔ جس کے مطابق وہ ایف آئی آر میں دیے گئے پتے پر سکونت رکھتے ہیں اور یہ ختم نبوت کے خطیب اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر ہیں۔

ایف آئی آر کے مطابق مورخہ ۸ دسمبر ۹۸ء کو وقت فوقتہ کر، اس منٹ میں میری اپنے دفتر میں موجود تھے، انہوں نے کسی کو روزنامہ "امت" کو اپنی "مکاشفہ" حیدر آباد خریدنے کے لئے بھیجا، جس میں انہوں نے ریاض احمد کو ممبر کاغذ دیو پڑھا جس میں ریاض احمد گوہر شاہی نے کہا کہ

۱۔ "جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھاتے ہیں وہ وہی لوگوں کو پڑھاتے ہیں۔"

۲۔ "ان کی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی ملاقاتیں ہوئی ہیں۔"

۳۔ "انہوں نے اسٹیکر، جس پر محمد رسول اللہ کی جگہ اللہ اللہ اللہ کے جگہ

ریاض احمد گوہر شاہی لکھا ہے، کی تصدیق کی اور کہا کہ اس چھپائی یا اشاعت میں خود مضامین نہیں۔"

۴۔ "قرآن مجید کی آیت نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ اور ۱۵ کے بارے میں اپنے

مریدوں کے حوالے سے کہا کہ "الف کا مطلب "اللہ" لام کا مطلب "اللہ" اور "ریاض احمد" کی طرف اشارہ کرتا ہے۔"

۵۔ "اس کے مرید اس کو امام مہدی کہتے ہیں، لہذا یہ کہ اس کی شبیہ چاند

اور بیت اللہ میں حجر اسود پر نمودار ہوئی ہے۔ اور ریاض احمد نے اس کی کوئی قرآن نہیں کی۔"

۶۔ "پر تعیش کاروں میں نوجوان لڑکیوں کے ساتھ سفر اور اپنی پر تعیش

زندگی کو اس نے رسول پاک کے دوران جہاد استہلال ہونے والے قیمتی گھوڑوں کے

مشابہ قرار دیا ہے اور اس کو درست کہا ہے۔"

۷۔ ”اسلام کے پانچ ارکان میں سے خاص طور پر دو ارکان نماز اور روزے کو ظاہری عبادت قرار دیا ہے۔ اور غیر اسلامی پنجوں کو ایمیت دی ہے، اور بیوی اسلامی ارکان کے خلاف نفرت کا اظہار کیا ہے۔

ایف آئی آر کے مطابق ملزم نے توہین رسالت اور توہین قرآن پاک کی ہے، مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ مدعی کے مطابق اس نے صوبائی ایجنسز، نیشنل کو قانونی اقدام کے لئے درخواست دی اور ویڈیو، آڈیو کیسٹ انٹرنیٹ کے ذریعے شہرت میں پیش کرنے کی ذمہ داری اٹھائی۔ ایف آئی آر جرم نمبر 108/99 پولیس اسٹیشن خٹو آدم ضلع ساکمر زیر دفعہ 295-اے، پی، سی خیرپور پاکستان اور زیر دفعہ ۸ انسداد بدعت گردی ایکٹ کے طور پر درج کی گئی۔ پیش کے دوران ملزم کو گرفتار کیا جاسکا لہذا اس کو چالان میں جو کہ اس عدالت میں داخل کیا گیا، مفروضہ رکھایا گیا۔

چونکہ ملزم کو چالان میں مفروضہ رکھایا گیا تھا، اس لئے مختلف تاریخوں میں اس کے خلاف باقایل ضمانت وارنٹ جاری کئے گئے، مگر ان میں سے کسی کی بھی تعمیل نہ ہو سکی اور بلا آخر عدالتی حکم رسالہ ایس ایچ او پولیس اسٹیشن خٹو آدم نے اپنی پاورٹ میں کہا کہ ملزم اپنی گرفتاری کے خطرے کی وجہ سے ملک سے فرار ہو گیا اور ایک چھاپا لیا اور یہ کہ اس کی گرفتاری کے امکانات نہیں۔ اس عدالتی حکم رسالہ کا نتیجہ، بیان قلم بند کرنے کا حکم دیا گیا جو کہ قلم بند کیا گیا۔ جدا ازال حلفا، بیان کی بنیاد پر قلم بند ۲۰ جنوری ۲۰۰۰ء پاس کیا گیا، جس کے تحت ملزم کی غیر حاضری میں وارنٹ جاری رکھنے کا دفعہ ۱۹ (۱۰) انسداد بدعت گردی ایکٹ دفعہ 512 ضابطہ

فوجداری کے تحت کیا گیا، اس شرط کے تحت کہ اعلان تین اخبارات میں جن میں سے ایک اردو کا ہو شائع کیا جائے۔

لہذا ضروری اشتہارات روزنامہ ”ذوالن“ مورخہ ۲۳ جنوری ۲۰۰۰ء، روزنامہ ”جسارت“ مورخہ ۲۵ جنوری ۲۰۰۰ء اور سندھی روزنامہ ”سندھ“ میں مورخہ ۲۳ جنوری ۲۰۰۰ء میں شائع کئے گئے مگر اس کے باوجود ملزم ساتیہم کے اندر عدالت میں حاضری نہ ہو۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جس تاریخ کو چالان پیش کیا گیا یعنی مورخہ ۲ اگست ۱۹۹۹ء کو جناب نثار احمد درانی ایڈووکیٹ نے ملزم کی طرف سے وکالت نامہ داخل کیا اور متفرق درخواست داخل کی جس میں صحیح حالات اور واقعات جو کہ درخواست میں دیئے گئے تھے کو مد نظر رکھتے ہوئے، صحیح اور قانونی علم جاری کرنے کی استدعا کی گئی۔ اس درخواست کا نوٹس معزز وکیل استغاثہ کو دیا گیا، ملزم کو حکم دیا گیا کہ وہ پہلے عدالت کے سامنے پیش ہو، یہ درخواست فیصلہ طلب ہے، اور جناب نثار احمد درانی ایڈووکیٹ اس کے ساتھ عدالت میں پیش نہ ہوئے۔ بلکہ آخر جب سرکاری خرچ پر وکیل رکھا گیا تو اس درخواست کو یکم مارچ ۲۰۰۰ء کو لا حاصل ہونے کی بنا پر خارج کرنے کا حکم جاری کیا گیا، کیونکہ ملزم کی درخواست عدالت عدالت عالیہ سندھ عدم تعمیل کی وجہ سے خارج کر دی گئی تھی۔ معزز عدالت عالیہ سندھ کا حکم فاضل وکیل استغاثہ نے اس عدالت میں پیش کیا، جس کی ایک نقل اس عدالت کے حکم مورخہ یکم مارچ ۲۰۰۰ء کے ساتھ منسلک ہے۔

عدالت نے سرکار کے خرچے پر جناب نظام الدین میرزا کو ملزم کا وکیل

کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اس عدالت نے ملزم کے خلاف چالان زیر دفعہ 295 اے، نئی لوری قزیرات پاکستان اور دفعہ ۸ قزیرات پاکستان جو کہ زیر دفعہ ۹ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے مستوجب سزا ہے، اور زیر دفعہ ۶ (ب) جو کہ دفعہ ۷ انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت مستوجب سزا ہے، پیش کیا۔ چونکہ ملزم مندرجہ اس لئے متعلقہ فارم میں "مذر" کے خانے میں یہ کہا گیا کہ: تصور کیا جائے گا کہ ملزم نے صحت جرم سے انکار کیا ہے۔ اس سے قبل میں نے بطور عدالت کے پریذیڈنٹ آفیسر کے زیر دفعہ ۱۶ انسداد دہشت گردی ایکٹ مطلوبہ حلف اٹھایا۔

استغاثہ نے مستغیث کی جانب سے گواہی ریکارڈ کرنے سے قبل ایک درخواست زیر دفعہ ۵۴۰ ضابطہ فوجداری دائر کی جس میں سول جج اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ، ٹنڈو آدم کو جو جہان کا بیان اہم ہونے کے، اور مستغیث کا نام گواہوں کی فہرست میں نہ ہونے کے طلب کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔

دکیل دفاع کی طرف سے عدم اعتراض کے بموجب اس درخواست کو منظور کیا گیا، بعد ازاں استغاثہ نے اپنا کیس پایہ ثبوت کو پہنچانے کے لئے مستغیث کا نام اہم میاں تھادی کو بطور گواہ پیش کیا۔ اس گواہ نے ایف آئی آر، اجازت نامہ از ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ساکنگھڑ زیر دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری، روزنامہ "امت" (اصل)، سندھی روزنامہ "مکاشش" (اصل) اور ایک کتاب جس کا نام "گوبہر حق لی آواز" تھا، پیش کی جس کا نام سہرامار کر سے کتاب کے سامنے والے صفحہ پر لکھا ہوا تھا۔ استغاثہ نے ایک اور درخواست زیر دفعہ ۵۴۰، ضابطہ فوجداری، دائر کی جس

میں ڈی ایس پی غنڈو آدم شوکت علی کھتیاں کو طلب کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔ جنہوں نے ویڈیو کیسٹ ریکارڈ کی تھی، جن کا نام چالان میں نہیں تھا۔ یہ درخواست بھی وکیل دفاع کے عدم اعتراض کے باعث قبول کی گئی۔ بعد ازاں، استغاثہ نے ایک بیان داخل کیا جس کے ذریعے استغاثہ نے گواہ محمد کا نام ترک کر دیا۔

اس کے بعد استغاثہ نے گواہان، استغاثہ گلزار احمد، محمد الطغفر، عبدالحفیظ مہار، جس نے اسٹیکر پیش کیا، کو عدالت میں گواہی کے لئے پیش کیا۔ اس کے بعد محمد ناصر کو پیش کیا گیا جس نے روزنامہ امت، پبلک، انتخاب، پرچم، احتساب، جرأت، سندھو، جہرت، جج، بھٹو اور چند روزہ صدائے سرحد کی سٹیج کی فوٹو کاپیاں پیش کیں۔ اس کے بعد استغاثہ نے مشیر محمد شفیق کو گواہی کے لئے پیش کیا، نے جائے واردات کا مشیر نامہ اور اخبارات، اسٹیکر، میگزین ”شہادت“ کے صفحہ نمبر ۲۰ کی فوٹو کاپی اور ایک پوسٹر کا مشیر نامہ پیش کیا۔ اس مشیر نے ملزم کے ویڈیو کیسٹ کی برآمدگی کا مشیر نامہ بھی پیش کیا۔ مشیر نے اپنا قومی شناختی کارڈ بھی پیش کیا جس کی نقل لے کر اصل کو واپس کر دیا گیا۔

اس کے بعد اے ایس آئی محمد اسحاق، جس نے ایف آئی آر لکھی تھی اور ۱۶۱ کے تحت گواہان کا بیان لکھا تھا، کی گواہی قلم برد کی گئی، اس نے اپنی درخواست تمام ایس ڈی پی او غنڈو آدم ہر اے علی اجازت رہا تھی برائے دادو، جہاں ملزم رہائش پذیر ہے، اور اجازت جو کہ اس درخواست پر دی گئی تھی، پیش کی۔ بعد ازاں سول جج اور فرسٹ کلاس مجسٹریٹ غنڈو آدم جناب عبدالحی میمن کو پیش کیا گیا، جنہوں نے استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ مہار، ناصر، محمد الطغفر اور گلزار کامیان زیر دفعہ ۱۶۳

ضابطہ فوجداری قلمبند کرنے کے لئے ایس ایچ او کی درخواست پیش کی۔ انسوں نے مندرجہ بالا گواہان کے، بیانات زیر دفعہ ۶۴ ضابطہ فوجداری سمعہ ان کے شناختی کارڈ کی نقول کے پیش کئے۔ اس کے بعد سب انسپلر عظیم رند حلاوہ پولیس اسٹیشن منگلی کو پیش کیا گیا جس نے کیس کی کچھ تفتیش کی تھی، اس نے کچھ اخبارات کے تراشے اور یادگار نحات ”مگوہر“ سر فردوش چلی کیشنز کی کتاب اور ”روحانی سفر“ نامی کتابوں کے کچھ صفحات کی نقول اور ان کتابوں کی ریکوری کا مشیر نامہ پیش کیا۔ اس گواہ نے اسلامک نیشنل نامی کتابچہ، مستغیث کا خط نام اے ایس پی، اخبار کے تراشوں کی برآمدگی کا مشیر نامہ، ویڈیو کیسٹ، اور روزنامہ جرأت کی نقل پیش کی۔ آخر میں استغیث نے پولیس اسٹیشن خندو آدم کے ایس ایچ او انسپلر خالد حو کو گواہی کے لئے پیش کیا، جس نے روزنامہ ”امت“ کی نقل کا تصدیق نامہ پیش کیا۔ استغیث نے گواہ شوکت علی کھٹیاں کو پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

بعد ازاں استغیث نے درخواست دائر کی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ ویڈیو کیسٹ کورٹ میں دکھائی جائے، جس کے لئے استغیث نے تمام انتظامات کرنے کی ذمہ داری اٹھائی۔ دونوں پارٹیوں کو سننے کے بعد یہ درخواست قبول کی گئی اور ویڈیو کیسٹ مورخہ ۸ مارچ ۲۰۰۰ء کو دیکھنے کا حکم ہوا، جو کہ وکیل استغیث اور وکیل صفائی کی موجودگی میں دیکھی گئی۔

اس سے قبل مورخہ ۷ مارچ ۲۰۰۰ء کو وکیل صفائی نے ایک بیان داخل کیا کہ ملزم مفروز ہے اور اس کی رہائش کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس لئے اس کا بیان زیر دفعہ ۳۴۲ ضابطہ فوجداری قلمبند نہ کیا جاسکا، اور یہ کہ اس کے نمائندے کو گواہی

دینے کی اجازت دی جائے۔ اس کے ساتھ ہی فاضل وکیل نے ایک درخواست زمرہ دفعہ ۵۴۰ ضابطہ فوجداری دائر کی جس میں ملزم کے نمائندے شبیر احمد کو بلائے کی درخواست کی کہ اس کی گواہی کیس کا منصفانہ فیصلہ کرنے کے لئے اشد ضروری ہے۔ گوکہ وکیل استغاثہ نے اس درخواست پر کوئی اعتراض نہیں کیا مگر عدالت نے ریکارڈ کی جانچ کے بعد فیصلہ کیا کہ ملزم جان و بھ کر غیر حاضر رہا، مقررہ جے پھر کم از کم وہ کیس کا سامنا کرنے سے احتراز کر رہا ہے اور یہ کہ ملزم کو کیس کے بارے میں معلوم ہے جیسا کہ اس کی پچھلی درخواست سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ اس نے وکیل پوسٹ لغاری کے ذریعہ داخل کی تھی۔ لہذا اس کے نمائندے کو ملزم کے گواہ کی حیثیت سے گواہی دینے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ مگر انصاف کے تقاضے کو مد نظر رکھتے ہوئے، مذکورہ نمائندے کو حیثیت عدالتی گواہ پیش ہونے کی اجازت دے دی گئی۔

بعد ازاں شبیر احمد کو عدالتی گواہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا۔ اس گواہ نے قرآن مجید کا ایک نسخہ، کتاب مشکوٰۃ شریف، شمائل ترمذی، انجمن سر فروشان اسلام کا رجسٹریشن سرٹیفکیٹ، اس کے اہداف اور نظریات کی نقل، روزنامہ "امت" مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۹۸ء اور ۱۹ جولائی ۱۹۹۹ء روزنامہ "جرات" سندھو، جے، میرٹ، مینار، دس روزہ صدائے سر فروش کے اصل تراشے اور اخبارات پرچم، جرات، انتخاب، پرچم کے تراشوں کی نقول اور روزنامہ "پبلک" کے اصل تراشے پیش کئے۔ اس نے آئی جی سندھ کو دی گئی درخواست کی کاپی بھی پیش کی۔ پھر ذہنی نمائندہ میر پور خاص کے نام درخواست اور اس پر صادر کئے گئے احکامات، ہائی کورٹ

کے نوٹس کی کاپی، فی سی ایس کی رسید، کمشنر میرپور خاص کے معاملات کا تبصرہ اور ہائی کورٹ سرکٹ پنچ کا حکم پیش کیا۔

چونکہ ملزم مفروضہ ہے اور نہ ہی اس کا اپنے کیس کے بارے میں حافیہ بیان قلم بند کیا گیا ہے، نہ ہی کوئی گواہ ان کی طرف سے پیش کیا گیا ہے، اس وجہ سے ویڈیو ٹیسٹ دیکھنے کے بعد حتمی دلائل سنے گئے۔

مندرجہ ذیل نکات توجہ طلب ہیں :

۱۔ کیا ملزم ریاض احمد گوہر شاہی نے اپنے انٹرویو کا انفرنس جو کہ اخبارات میں شائع ہوئی ہے، میں کہا ہے کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سکھاتے ہیں وہی وہ لوگوں کو بتاتے ہیں، اور یہ کہ وہ نبی علیہ السلام سے ملاقات کرتے رہتے ہیں اور محمد رسول اللہ کی جگہ جو ”ریاض احمد گوہر شاہی“ اسمیلر میں لکھا ہوا ہے وہ کوئی گناہ کی بات نہیں ہے، اور اپنے مریدوں کے ذریعے اپنے آپ کو امام مہدی کہلوا یا اور دعویٰ کیا کہ اس کی شبیہ تصویر جبر اسود میں نمودار ہوئی ہے اور اس نے پر تعیش کاروں میں نوجوان لڑکیوں کے ہمراہ اپنے سفر کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد کے دوران تائب گھوڑوں سے تشبیہ دی ہے اور نماز اور روزوں کو تہری عبادت سے تشبیہ دی ہے اور ان عبادات کے خلاف مازیہا غلط استعمال کئے ہیں؟

۲۔ کیا ملزم کا عمل یہی ہے ”اور اس نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے“ اور حضور علیہ السلام، قرآن شریف اور جبر اسود کی شان میں کشتافی کی ہے؟

پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ ۲۹۵-سی تعزیرات پاکستان مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ سزائے موت زیر دفعہ ۲۹۵-سی اس لئے نہیں دی جا رہی کہ کیس کو ملزم کی غیر حاضری میں چلایا گیا ہے، ملزم کو سات سال قید با مشقت اور تیرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا بھی دی جاتی ہے اور عدم لوائیگی جرمانہ کی صورت میں ۸ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ ۶ (ب) انسداد دہشت گردی ایکٹ جو کہ زیر دفعہ ۷ (ب) مذکورہ ایکٹ قابل سزا ہے، عمر قید اور پچاس ہزار روپے سزا دی جاتی ہے اور صورت عدم لوائیگی مزید ایک سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔ سزائے قید ملحدہ ملحدہ کیے بعد دیکرت نافذ العمل ہوں گی۔

وجوہات:

مندرجہ بالا نتائج کے لئے مندرجہ ذیل ہیں:

نکات اور ۲:

ایف آئی آر میں ملزم کے خلاف درج کئے گئے الزامات کے سلسلے میں مستغیث نے عدالت کے روبرو اپنے بیان میں ایف آئی آر میں درج الزامات کی تصدیق کی ہے۔ اپنی گواہی میں اس نے کہا کہ وہ ملحدہ لاقاف کے ضلعی خطیب اور جامع مسجد ٹنڈو آدم کے خطیب ہیں۔ دو مجلس عمل ختم نبوت کے صوبائی کنوینر بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی گواہی میں کہا کہ انہوں نے مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۹۸ء کو دو اخبار روزنامہ "امت" اور روزنامہ "مکاشفہ" خریدے جبکہ یار محمد، اظفر، نظار اور

ایک دوسرے اشخاص ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ وقت قریباً ۹ بجے یا ۱۰ بجے کا تھا۔ دونوں اخبارات میں ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو چھپا تھا۔ انہوں نے انٹرویو پڑھنے کے بعد اخبار اپنے پاس بیٹھے ہوئے دوسرے لوگوں کو بھی پڑھنے کو دیا۔ انہوں نے انٹرویو میں شامل قابل اعتراض حصوں کی نقل بھی دی جو کہ ایف آئی آر میں درج ہے۔ اور یہ کہ انٹرویو پڑھنے سے ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، انہوں نے کہا کہ انہوں نے ملزم کے قابل اعتراض انٹرویو کے سلسلے میں ایک درخواست ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ٹنڈو آدم کو اور ایس ایس پی ساگھڑ کو دی اور اسی طرح کی درخواست ڈی سی ساگھڑ اور ہوم سیکریٹری کو بھی دی۔ جس میں اجازت طلب کی گئی تھی کہ ملزم کے خلاف ایف آئی آر زیر دفعہ ۲۹۵-اے تعزیرات پاکستان دفعہ ۸ انسداد ہشت گردی ایکٹ درج کی جائے۔ بعد ازاں اجازت ملنے پر ایف آئی آر درج کی گئی۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ساگھڑ کے اجازت نامہ کو عدالت میں پیش کیا۔ اس موقع پر وکیل صفائی نے اعتراض کیا کہ یہ مواد مستغیث نے اپنی جیب سے پیش کیا ہے لہذا کو اسی میں پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اس اعتراض کا فیصلہ آخری مباحثے کے وقت ملے کر ناک حکم دیا گیا۔ مگر آخری مباحثے کے وقت انہوں نے اس اعتراض کے بارے میں دلائل نہیں دیے لہذا یہ تصور کیا گیا کہ انہوں نے اپنے اعتراض پر زور نہیں دیا۔ مستغیث نے روزنامہ امت ۸ دسمبر ۱۹۹۸ء کی نقل پیش کی، اور ساتھ ہی کاوش کی بھی اسی جرح کی نقل پیش کی۔ جرح کے وقت اس کی کو اسی منتشر نہیں تھی۔ اس مقدمے میں گواہان استغاثہ عبداللطیف، شاہد اور محمد ناصر اہم گواہان ہیں۔

عبد الحفیظ عابد نے اپنی گواہی میں کہا کہ وہ این این آئی کے مع رو چیف ہیں اور روزنامہ "امت" کے حیدر آباد کے لئے مع رو چیف ہیں، انہوں نے کہا کہ ماہ دسمبر میں ایک اسٹیکر ریاض احمد گوہر شاہی کا ملا جو کہ انہوں نے روزنامہ "امت" میں شائع کیا۔ اس اسٹیکر میں ریاض احمد گوہر شاہی کی شبیہ چاند، سورج اور حجر اسود میں دکھائی گئی، اس پر کلمہ طیبہ بھی لکھا ہوا تھا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ "ریاض احمد گوہر شاہی" لکھا ہوا تھا، گواہ نے مزید کہا کہ اس اسٹیکر کی اشاعت کے بعد انجمن سرفروشان اسلام، جو کہ ریاض احمد گوہر شاہی کی تنظیم ہے، کا ایک وفد ان کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ چونکہ انہیں (یعنی گواہ کو) ریاض احمد گوہر شاہی کے متعلق کچھ غلط فہمیاں ہیں، لہذا وہ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے گواہ مذکورہ کو ایک پریس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

یہ پریس کانفرنس مورخہ ۷/ دسمبر ۹۸ء کو آستانہ گوہر شاہی خد کی بستی کوٹری میں ہوئی۔ گواہ نے نمائندہ امت ناصر شیخ اور این این آئی کے نمائندے عابد الاکھر کو پریس کانفرنس میں شرکت کے لئے بھیجا، جنہوں نے پریس کانفرنس کی روئیداد کو کیسٹ میں اور قلم کے ذریعے نوٹ کیا۔

گواہ نے کہا کہ پریس کانفرنس کی روئیداد کے نوٹس اور کیسٹ ملنے پر انہوں نے انٹرویو کے بارے میں مواد اکٹھا کیا اور اس کو این این آئی کے ذریعے دوسرے اخبارات کے علاوہ اپنے اخبار روزنامہ امت میں بھی شائع کیا۔ گواہ نے کہا کہ پریس کانفرنس کی روئیداد کی اشاعت کے بعد مولانا محمد میاں حلوی نے ان سے رابطہ کیا اور دریافت کیا کہ کیا وہ اس انٹرویو کی حقانیت کا اقرار شائع کرنے کو تیار ہیں؟

بعد ازاں وہ غزوہ آدم پولیس اسٹیشن گئے، جہاں پر گواہ کامیان لیا گیا جس میں انہوں نے اخبار میں شائع شدہ پریس کانفرنس کے بارے میں حقائق کو تسلیم کیا۔ اس کے بعد ایک پولیس آفیسر ان کو کورٹ لے کر گیا، جہاں پر ان کا بیان لیا گیا، انہوں نے اقرار کیا کہ روزنامہ امت اور کاوش وہی ہیں جن میں انٹرویو چھپا تھا۔ گواہ نے اسٹیکر بھی عدالت کے روبرو پیش کیا، جرح کے دوران گواہ کے بیان سے کسی قسم کا تضاد ظاہر نہ ہو سکا۔

جہاں تک گولہ محمد ناصر کا تعلق ہے، اس نے اپنی گواہی میں کہا کہ وہ روزنامہ امت حیدر آباد کے لئے رپورٹر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مورخہ ۷ اگست ۹۸ء کو دوپہر ۱۲ بجے انجمن سرفروشان اسلام کے کچھ نمائندوں نے اخبارات کے رپورٹرز کو پریس کلب سے اپنی گاڑیوں میں کوٹری پنچلیا، جہاں پر ان کو مدرسہ، مسجد اور مسافر خانے کا دورہ کر لیا۔ گواہ نے کہا کہ مرکزی داخلی دروازے پر ایک اسٹیکر نمایاں تھا "اللہ اللہ" کے بعد "ریاض احمد گوہر شاہی" لکھا ہوا تھا اور اس کی شبیہ اسٹیکر کے چاروں کونوں میں چاند، سورج اور حجر اسود میں دکھائی دیتی تھی۔ اس کے بعد ان کو ریاض احمد گوہر شاہی کے آستانے پر لے جایا گیا جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا اور اس نے نوٹس لئے، یہ نوٹس گولہ نے اپنے روجیف کو اشاعت کے لئے فراہم کئے۔ اس کے بعد مورخہ ۲۸ اگست ۹۸ء کو وہ پولیس اسٹیشن غزوہ آدم گئے جہاں ان کا بیان ہوا، بعد ازاں ان کو مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس لے جایا گیا، جہاں ان کا بیان زیر دفعہ ۱۶۳، ضابطہ فوجداری ریکارڈ ہوا۔ اسٹیکر کے بارے میں انہوں نے تصدیق کی کہ یہ وہی ہے جو انہوں نے دیکھا تھا۔ جرح کے دوران ان کے بیان میں بھی کسی قسم کا

فرق نہ آیا، لیکن صرف جرح کے دوران انہوں نے کہا کہ مستغیث مولانا حمادی
مجموعیٹ کے ساتھ تقریباً ۲۰ منٹ تک رہے، جب وفد ۱۶۳ اکامیان قلمبند ہو رہا
تھا۔

فاضل وکیل صفائی نے میری توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ مولانا حمادی
کس قدر اثرورسوخ کے حامل ہیں اور یہ کہ بیانات زیر دفعہ ۱۶۳ صرف ان کے اثر
ورسوخ کے تحت قلمبند کئے گئے ہیں۔ اس کے بارے میں، میں اتنا کہوں گا کہ اگر
وکیل صفائی کے بیان کو درست تسلیم کیا جائے اور بیانات زیر دفعہ ۱۶۳ کو رد کر دیا
جائے اور شہادت سے نکال دیا جائے، تب بھی ان دو گواہان کی شہادت، بغیر ان کے
دفہ ۱۶۳ کے بیانات کے کافی شہادت ہے۔ ان گواہان پر جرح کے دوران یہ بات
پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی ہے کہ ان گواہان کو سرے سے سول جج اور مجموعیٹ درجہ
اول کے سامنے پیش ہی نہیں کیا گیا۔

مندرجہ بالا گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر کے علاوہ، گواہان استغاثہ کلزار
احمد اور اظفر کی گواہی بھی موجود ہے۔ ان دونوں نے اپنی گواہی میں کہا ہے کہ وہ
جامع مسجد نذد آدم میں موجود تھے جہاں پر مستغیث اور دوسرے بھی موجود
تھے، اور یہ کہ وقت تقریباً صبح ۹ بجے دس منٹ کا تھا اور یہ کہ روزنامہ ”مکاشفہ“
حیدر آباد، روزنامہ ”امت“ گراہی خریدے گئے تھے جو کہ انہوں نے پڑھے، جس
میں ریاض احمد گوہر شاہی کا انٹرویو شائع ہوا تھا۔ انہوں نے انٹرویو کے اقتباسات
دیئے، جس کے سلسلے میں ریاض احمد گوہر شاہی پر فرد جرم عائد کی گئی ہے، اور ایف
آئی آر اور دعوے کی تصدیق کی ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ انٹرویو کی وجہ سے ان کے

جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ان دو گواہان کی گواہی میں بھی جرح کے ذریعے کوئی نہ فرق پیدا کیا جاسکا۔

اس کیس میں استغاثہ نے مشیر محمد شفقت کو بھی پیش کیا جس نے جائے واردات کے مشیر نامے، روزنامہ ”امت“ مورخہ ۸ / دسمبر ۱۹۹۸ء، مذکورہ اسٹیکر اور دوسرے کاغذات کی درآمدگی کی تصدیق کی۔ مشیر نے کہا کہ ۱۵ / جولائی ۱۹۹۹ء کو مولانا حامدی نے تین ویڈیو کیسٹ ایس ایچ لونڈو آدم پولیس اسٹیشن کے روبرو ان کی موجودگی میں پیش کئے اور مشیر نامہ تیار کیا گیا، جس پر اس نے دستخط کئے، انہوں نے مشیر نامے کی تصدیق کی۔ گواہ نے تین ویڈیو کیسٹ روزنامہ ”امت“ اور دوسری درآمدگی گنی احیا کی تصدیق کی۔

عملہ تفتیش کی جانب سے ان ایس آئی محمد اخلق، جس نے ایف آئی آر، بیانات زیر دفعہ ۶۱ اضابطہ فوجداری، مشیر نامہ جائے واردات، اخبارات، اسٹیکر اور دوسری اشیاء کی درآمدگی کی، اور اس کیس کی کچھ تفتیش کی ہے پر جرح ہوئی۔ اس گواہ نے تصدیق کی کہ مشیر نامے اس نے تیار کئے ہیں اور اشیاء درج شدہ کو اس نے درآمد کیا ہے۔

اس گواہ کی شہادت کو بھی وکیل صفائی دوران جرح مجروح نہ کر سکا۔

جناب عبدالحی سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کو بھی پیش کیا گیا، جنہوں نے تصدیق کی کہ گواہان کے بیانات زیر دفعہ ۱۱۶۳ انہوں نے قلمبند کئے تھے، ملزم کے حق میں کوئی قابل ذکر بیان ان سے اخذ نہ کیا جاسکا۔ وکیل صفائی نے صرف بیانات زیر دفعہ ۱۶۳ کے بارے میں شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس سلسلہ میں یہ

بات سامنے لائی گئی کہ ایس ایچ او کے خط نام سول جج برائے قلم ہدیہ بیان زیر دفعہ ۱۶۴ پر جج کے حکم کے نیچے مہر موجود نہیں۔ مگر چونکہ مذکورہ خط کورٹ کی فائل سے تیار کیا گیا ہے، جو کہ روزمرہ کے معمولات کا حصہ ہے، لہذا اس پر عدالت کی مہر کی ضرورت نہیں۔

سب انسپکٹر محمد عظیم جو کہ اس وقت پولیس اسٹیشن مانٹگی کے ایس ایچ او تھے، اور انہوں نے اس کیس کی کچھ تفتیش کی تھی، اس گواہ نے اپنی کارروائی کے بارے میں شہادت قلم ہدیہ کردائی جس کو جرح کے دوران مجروح نہ کیا جاسکا۔ گواہ استغاثہ خالد بھگوانیس ایچ او پولیس اسٹیشن غنڈہ قوم نے اپنی گواہی میں کہا کہ انہوں نے تین دیڈ پوکیٹ مشین نامے کے تحت وصول کئے اور تصدیق کی کہ مشین نامے پر ان کے دستخط ہیں۔

اس کیس میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ دونوں جانب سے فوٹو کاپیاں پیش کی گئیں اور دونوں جانب سے ان فوٹو کاپیوں کی قبولیت پر اعتراض کیا گیا، وکیل سرکار نے وکیل صفائی کے اعتراض پر کہا کہ فوٹو کاپیاں گواہی میں قابل قبول ہیں کیونکہ مشینی ذریعے سے حاصل کی گئی ہیں۔

یہ بات حیرت انگیز ہے کہ ایک طرف وہ فوٹو کاپیوں پر اعتراض کرتے ہیں اور دوسری طرف فوٹو کاپیوں کو جو کہ مشینی عمل کے ذریعے حاصل کی گئی ہیں قابل قبول کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرا نظریہ یہ ہے کہ فوٹو کاپیاں اس وقت تک جب تک اصل نہ پیش کرنے کے لئے کوئی قابل ذکر وجہ نہ پیش کر دی جائے قابل قبول نہیں، لہذا دونوں طرف سے پیش کی گئی فوٹو کاپیاں نظر انداز کی جاتی ہیں۔

فاضل وکیل صفائی نے یہ نکتہ اٹھایا کہ 1981-S-C-M-R-734 کے تحت اخراجات کی خبر گواہی میں شامل نہیں، لہذا اقتباسات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ مگر میں اس سے متفق نہیں کیونکہ قانون اب بدل چکا ہے اور 1995P.Cr.L.J.P میں یہ کہا گیا ہے کہ اخباری رپورٹ، اگر رپورٹر ان کی تصدیق کریں، قابل قبول ہیں، اس کیس میں چونکہ عبدالحفیظ عابد میرو چیف این این آئی اور روزنامہ ”امت“ اور اسی طرح محمد ناصر شیخ روزنامہ ”امت“ کے رپورٹر کو پیش کیا گیا، جنہوں نے مذکورہ خبر کی تصدیق کی، لہذا وکیل صفائی کے اس اعتراض میں کوئی دوزن نہیں۔

اس کیس میں دونوں جانب سے کچھ کتابیں پیش کی گئیں، مستغنیث نے ایک کتاب پیش کی جبکہ عدالت کے گواہ شبیر احمد نے، جو کہ اپنے بیان کے تحت ملزم کا نمائندہ ہے، ملزم کے دفاع میں قرآن مجید، مشکوٰۃ شریف، شامل ترمذی پیش کی۔ مشکوٰۃ شریف اور شامل ترمذی کو ناشر یا مصنف کی جانب سے تصدیق کی عدم موجودگی میں زیر غور نہیں لاسکتا۔ عدالت صرف کتب قوانین، نوٹیفیکیشن، کیلنڈر اور قرآن شریف کا نوٹس لے سکتی ہے، مگر مندرجہ بالا ادجوبات کی، یا پر ان کتابوں کا نوٹس نہیں لے سکتی۔ جہاں تک قرآن شریف کا تعلق ہے، اسے عدالتی گواہ شبیر احمد نے پیش کیا ہے مگر اس نے صرف اتنا کہا ہے کہ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی اس قرآن شریف اور احادیث کی روشنی میں تعلیم دیتا ہے، مگر اس نے کسی آیت یا سہارے کا ذکر نہیں کیا۔

فاضل وکیل صفائی نے اپنے بیان میں گواہ استغاثہ گلزار احمد، محمد

اعظم، عبدالحفیظ عابد، محمد ناصر سے کئے گئے سوالات کی طرف اشارہ کیا، پہلے انہوں نے یہ کہا کہ گلزار احمد اور محمد اعظم کے دستخط جو کہ ان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ پر ہیں اور جو کہ ان کے شناختی کارڈ پر ہیں، ان میں فرق ہے، اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ مذکورہ اشخاص سول جج اور مجسٹریٹ درجہ اول کے روز دہانیاں زیر دفعہ ۱۶۴ مضابطہ فوجداری قلمبند کرانے حاضر نہیں ہوئے، مگر بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ اور شناختی کارڈ ملاحظہ کرنے کے بعد میرے خیال میں مذکورہ افراد کے دستخطوں میں کوئی فرق نہیں۔ فاضل وکیل صفائی نے کہا کہ گواہان عبدالحفیظ عابد، محمد ناصر نے اپنے بیانات میں اضافہ کیا ہے اور کچھ واقعات جو کہ انہوں نے اپنی شہادت میں قلمبند کرائے ہیں ان کا ذکر ان کے بیانات زیر دفعہ ۱۶۴ میں اور زیر دفعہ ۱۶۱ میں موجود نہیں ہیں۔ مگر میرے نزدیک یہ اعتراض ان کی شہادت کو رد کرنے کے لئے کافی نہیں۔

PLD. 1999 S.C.1444 میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کی مجروحیات

کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ وضاحتی بیان کہا جاسکتا ہے، مگر بیان میں بہتری نہیں کہا جاسکتا جس کو کہ قانون میں ترقی کے بعد رد نہیں کیا جاسکتا۔

میرے سامنے یہ بھی کہا گیا ہے کہ گواہان استغاثہ گلزار، اعظم، عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ کے بیانات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو اسلام اور مذہب کے بارے میں کوئی معلومات نہیں، لہذا ان کا کہنا کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے ہیں یا یہ کہ قلم کا عمل قابل اعتراض ہے، اس کو زیر غور نہیں لایا جاسکتا۔ میں فاضل وکیل صفائی سے اس بنا پر متفق نہیں کہ کم از کم ان گواہان کو دین اور اسلام کے بارے میں

عام معلومات ہیں اور اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ ان کے جذبات مجروح ہوئے اور یہ کہ ملزم کا عمل قابل اعتراض ہے۔

دکیل صفائی نے کہا کہ تفتیش کی ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن سے ایس ایچ او مانگلی بہ تبدیلی کے بعد مستفیث نے تین ویڈیو کیسٹ پیش کیں، پور یہ کہ جب تفتیش ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن سے لے کر ایس ایچ او مانگلی کے سپرد کی جا چکی تھی ”اس قسم کی برآمدگی نہیں کی جاسکتی تھی“۔ چونکہ یہ اعتراض بھی تکنیکی نوعیت کا ہے لہذا PLD.1999. S.C.1444 کو مد نظر رکھتے ہوئے رد کیا جاتا ہے، بصورت دیگر بھی ایف آئی آر ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن میں درج کی گئی تھی اور ایس ایچ او ٹنڈو آدم نے ہی کیس کا چالان پیش کیا تھا۔ دکیل صفائی موجودہ کارروائی کے قانونی جواز کو زیر بحث لائے ہیں کہ اجازت زیر دفعہ 196 ضابطہ فوجداری غیر قانونی ہے اور یہ کہ مستفیث نے جامع مسجد کا خطیب ہونے کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا، اور یہ کہ اجازت نامہ صرف جرم زیر دفعہ 295-A تعزیرات پاکستان کے لئے عطا کیا گیا۔ لہذا بعد کی تمام کارروائی باطل اور غیر قانونی ہے۔

فاضل دکیل سرکار نے اس سلسلے میں دفعہ 196 ضابطہ فوجداری کی طرف توجہ مبذول کرانی جو کہ واضح الفاظ میں کہتی ہے کہ ایسی اجازت صرف جرم زیر دفعہ 295-A کے لئے دی جاسکتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اجازت نامے کے نیچے شہدہ نمبر ۳ پر مستفیث کے نام کے بعد ان کو ضلعی خطیب جامع مسجد دکھایا گیا ہے۔ فاضل دکیل صفائی نے اس بات پر بھی اعتراض کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اجازت نامہ نہیں دے سکتا چونکہ تفویض شدہ اختیارات مزید کسی کو تفویض نہیں

سمے جاسکتے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ صرف ہوم سیکریٹری جس کو حکومت سندھ نے اختیار تفویض کیا تھا، اجازت دے سکتا تھا، جیسا کہ مستفیث نے کہا ہے کہ پہلے وہ ہوم سیکریٹری کے پاس گئے اور اس کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس، جس نے ان کی عرض سننے کے بعد اجازت نامہ دیا، مگر فاضل وکیل نے اس نوٹیفکیشن کو جس کا ذکر اجازت نامہ میں ہے اور جس کے تحت اجازت دی گئی ہے، نظر انداز کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ سندھ کا نمائندہ آئین کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہے۔ اس لئے فاضل وکیل کے دلائل میں کوئی زور نہیں ہے۔

لہذا مستفیث کو حق حاصل ہے کہ وہ استغاثہ دائر کرے اور مزید یہ کہ جرم زیر دفعہ 295-B اور 295-C تعزیرات پاکستان کے لئے سیکشن 196 کے تحت اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

جرح کے دوران، وکیل صفائی نے مستفیث کی دینی اسلامی معلومات کو جانچنے کی کوشش کی اور دلائل کے دوران فاضل وکیل صفائی نے کہا کہ آیات نمبر ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ اور ۱۵ کے بارے میں مستفیث نے لاعلمی ظاہر کی ہے، لہذا ان کو دینی علم نہیں ہے، لہذا وہ کس طرح ملزم کے خلاف استغاثہ دائر کر سکتے ہیں؟ مگر وکیل صفائی نے خود مشیر شفیق کی جرح کے دوران یہ کہا ہے کہ مستفیث ایک عالم ہے۔

وکیل صفائی کا کہنا ہے کہ یہ کیس مستفیث اور ملزم کے مابین رقابت و دشمنی کا نتیجہ ہے، اور یہ کہ مستفیث ملزم کے خون کا پیاسا ہے، اس لئے ایف آئی آر ایک طے شدہ معاملہ ہے جو کہ بدعتی کی وجہ سے دو ہفتے کی تاخیر سے درج کی گئی تھی جبکہ

اجازت نامہ ۱۳ اپریل ۹۹ء کو مل گیا تھا، یہ درست ہے کہ اجازت نامہ ۱۳ اپریل ۹۹ء کو مل گیا تھا اور ایف آئی آر ۲ / مئی ۹۹ء کو یعنی دو ہفتے کی تاخیر کے بعد درج کی گئی تھی لیکن فاضل وکیل صفائی نے مستغیث اور ملزم کے مابین دشمنی کی کوئی مثال بطور نمونہ پیش نہیں کی۔

ان حالات میں یہ ممکن ہے کہ چونکہ کیس کا تعلق دینی معاملات سے تھا لہذا ممکن ہے کہ پولیس اور انتظامیہ ایف آئی آر درج کرنے سے احتراز کر رہی ہو، وکیل صفائی کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ ایسا کوئی واقعہ بطور پذیر نہیں ہوا اس لئے ضلع دار کی انتظامیہ نے مدعی کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا اور کوئی کیس درج نہیں کیا، مگر فاضل وکیل نے ایسا کوئی حکم کہ مدعی کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا جائے، پیش نہیں کیا۔

اس کیس کا ایک اہم پہلو ویڈیو کیسٹ ہیں، یہ ویڈیو کیسٹ وکیل سرکار اور وکیل صفائی کی موجودگی میں کمرہ عدالت میں دیکھے گئے تھے اور اس دوران عدالت کے استفسار پر وکیل صفائی نے انکار نہیں کیا کہ تمام ویڈیو کیسٹ کا تعلق ریاض احمد گوہر شاہی (ملزم) سے ہے۔ ویڈیو کیسٹ زیر عنوان ”ریاض احمد گوہر شاہی سے سوال وجواب“ میں ملزم نے کہا ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے کمپیوٹر پر رپورٹ کے مطابق ملزم کی تصویر چاند پر نمودار ہوئی ہے، اور اس نے حکومت سے کہا ہے کہ اگر وہ غلط ہو تو حکومت اس کے خلاف کارروائی کرے۔ لیکن کسی نے اس کے خلاف کارروائی نہ کی۔ اسی کیسٹ میں اس نے کہا کہ قرآن شریف کے ۴۰ پارے ہیں۔ ملزم نے ”الم“ اور ”الر“ کے بارے میں کوئی جواب دینے سے اجتناب کیا۔ اسی

یسٹ میں حجر اسود میں اپنی تصویر کے بارے میں ملزم نے ایک سوال کے جواب میں کہا اگر حجر اسود کو الٹا کر کے دیکھا جائے تو ایک تصویر نظر آتی ہے اور یہ کہ وقت بتائے گا کہ یہ تصویر کس کی ہے اور یہ کہ اس کا کھوج کمپیوٹر کے ذریعے لگایا جائے، لیکن اس نے الزامات کا واضح اور صاف انکار نہیں کیا۔ آخری کیسٹ میں جبکہ ملزم امریکہ میں صوفی ازم کی تعلیم دے رہا ہے، خواتین اور مردانہ کے میں ایک قسم کا قص کر رہے ہیں، مردوں نے عورتوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور ”اللہ، اللہ“ کہہ رہے تھے جبکہ گوہر شاہی درمیان میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ یسٹ کا یہ حصہ عدالتی گواہ شبیر احمد کے اس بیان کو تھماتا ہے جس میں اس نے کہا ہے کہ ملزم نے سخت پردہ کا حکم دیا ہے اور یہ کہ کوئی عورت بغیر پردہ اس کے سامنے حاضر نہیں ہو سکتی اور یہ کہ کوئی بھی عورت پردہ کے پیچھے سے کوئی مسئلہ پوچھ سکتی ہے، کیسٹ کے اس حصہ میں گنار بھی جتنا ہوا سنایا گیا ہے۔

اپنی تصویر کے چاند اور حجر اسود میں نمودار ہونے کے بارے میں ملزم کے دعویٰ کا پچھلے تقریباً سو سال میں کسی شخص یا ادارے نے مذہبی ہو یا فیر مذہبی کبھی غدار نہیں کیا۔ صرف ملزم ہی ایسا کر رہا ہے۔ لہذا ملزم کے اس دعویٰ نے یقینی طور پر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ بلاشبہ دشبہ انسان چاند پر پہنچ گیا ہے مگر ملزم کا دعویٰ اس سے مختلف ہے، وہ اپنے آپ کو ایک بزرگ ہستی کی شکل میں پیش کر رہا ہے اور اپنے آپ کو اسلام کی عظیم شخصیتوں کے برابر کھڑا کر رہا ہے، جبکہ وہ کتا ہے کہ وہ امام صدیقی نہیں ہے، لہذا اس کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو ان کے طے شدہ اسلامی اصولوں سے بھٹکادے، اس لئے مستغیث نے صحیح کہا ہے کہ اس کے

جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ خصوصاً جبکہ اس (ملزم) نے اپنی ہندو تعیش موثر کاروں، حضور علیہ السلام کے گھوڑوں سے تشبیہ دی ہے، اور خصوصاً جبکہ وہ کہتا ہے کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کیسٹ میں اس کے اپنے بیان سے بموجب حضور علیہ السلام اس کے قریب آئے۔ اس کیسٹ کے: "یہ خبر ابوہریرہ سے تصویر نظر آنے کا التزام بھی پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔

جہاں تک اسٹیکر کا تعلق ہے جس پر "محمد رسول اللہ" کی جگہ "زیاں احمد کوہ شامی" لکھا ہوا ہے، گواہ محمد ناصر شیخ نے کہا ہے کہ اس قسم کے اسٹیکر ملزم نے مدرسہ اور مسجد میں لگے ہوئے تھے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ اسٹیکر ملزم کی تخلیق پیداوار ہیں۔ خاص طور پر کیسٹ میں اس نے "الم" اور "الر" کے بارے میں جوابات دینے سے پہلو تھی کی ہے۔

گوکہ گواہ استغاثہ عبد الحفیظ عابد نے اعتراف کیا ہے کہ ملزم کے ترویجی بیان مختلف اخبارات میں شائع ہوئے ہیں مگر مندرجہ بالا کی موجودگی میں ان بیانات کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ فاضل وکیل صفائی نے کوشش کی ہے کہ یہ دکھایا جائے کہ کوئی ہنگامہ اور بلوہ وغیرہ نہیں ہوا، لہذا کوئی بھی مجروح نہیں ہوا۔ لہذا کیسٹ میں ہے، مگر کم از کم اخبارات، استغاثہ کے گواہان عبد الحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ کے بیانات اور ویڈیو کیسٹ تو موجود ہیں۔

اسی طرح مدعی کے بیانات اور ملزم کے قابل اعتراض بیان پایہ ثبوت کو پہنچتے ہیں۔ کیس صرف اس لئے جمود نہیں ہو سکتا کہ کوئی ہنگامہ اور بلوہ نہیں ہوا۔ وکیل صفائی نے اپنے دلائل میں کہا کہ یہ دو مذہبی گروہوں میں مذہبی تنازعہ کا

مخالف ہے، لہذا قانون اور آئین کے تحت اس کو اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیج دیا جانا چاہئے۔ انہوں نے مجھے قانون یا آئین کی شق نہیں بتائی۔

دکیل صفائی نے استغاثہ کے گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے ملزم سے کمپیوٹر کا مطالبہ کیا تھا اور ملزم کے انکار پر انہوں نے غلط خبر کو ملزم سے منسوب کر کے شائع کیا ہے، مگر یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ اخبارات نے، خصوصی طور پر وہ اخبارات جو کہ عدالتی گواہ شبیر احمد نے پیش کئے ہیں، جن میں ملزم نے تردیدی بیانات شائع کئے ہیں، کسی بھی جگہ گواہان عبدالحفیظ عابد اور محمد ناصر شیخ پر اس قسم کے الزامات عائد نہیں کئے ہیں۔ حالانکہ اخبارات جو کہ شبیر احمد نے پیش کئے ہیں شہادت میں قبول نہیں کئے گئے، جن میں سے کچھ فوٹو کاپی تھے، مگر ناقابل قبول دستاویزات کا بھی اس قسم کے موضوع پر موازنہ کے لئے نوٹس لیا جاسکتا ہے۔

دکیل صفائی کا کہنا ہے کہ یہ کیس ملزم اور مدعی کے مابین مذہبی چیلنج کا نتیجہ ہے لہذا جماعت اسلامی جو کہتی ہے کہ: ”پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ“ شیعہ جو کہتے ہیں کہ: ”حضرت علی خدا ہیں“ اور پیر پگارا کے پیر و کار جو کہ ”بھج پکارہ“ کا نعرہ لگاتے ہیں کے خلاف مقدمہ قائم نہیں کیا گیا، جبکہ مدعی نے جرح کے دوران یہ اعتراف کیا ہے کہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی بھی تعلیمات اسلام جیسا کہ حضور طہیر السلام نے بتائی ہیں، پر عمل کرے گا، اس کو بعثت اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتی ہے۔

اس نے یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ بعثت / زیارت کے دوران رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اس شخص کو ہدایت بھی دے سکتے ہیں، بجز ملزم کے چونکہ اس کا چال چلن قرآن اور سنت کی ہدایت کے مطابق نہیں ہے۔

میں مندرجہ بالا حصہ پر اس فیصلہ میں کوئی حث نہیں کروں گا۔ اس کے علاوہ چاند لور حجر اسود میں تصویر نظر آنے کے الزام اور اسٹیکر میں ”محمد رسول اللہ“ کی جگہ ”ریاض احمد گوہر شاہی“ کے الفاظ جو کہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں، کے سوا کسی لور الزام پر حث نہیں کروں گا۔ نغروں اور دیگر الزامات کے بارے میں میرا خیال ہے کہ کافی حث / تحقیص کی ضرورت ہے جس کا نہ یہاں موقع ہے اور نہ وقت، اور دینی امور کے بارے میں ماہرین کی آرا کی بھی ضرورت ہے۔

آخر میں ضمانت کا حکم جو کہ عدالتی گواہی بشیر احمد نے پیش کیا ہے، کو اس لئے زیر غور نہیں لایا جا رہا چونکہ یہ نقل ہے اور مقدمہ کی اصل کاپی نہیں ہے، بلکہ یہ حکم بھی جداگانہ حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس کا تعلق سٹی پولیس اسٹیشن حیدرآباد سے ہے اور ضمانتی حکم میں ایف آئی آر کے حقائق نہیں دیئے گئے۔

مندرجہ بالا کو مد نظر رکھتے ہوئے لور وکیل سرکار کی طرف سے جو عدالتی نظائر پیش کئے گئے، ملزم نے مندرجہ بالا اعمال جان بوجھ کر کئے تھے، اور یہ کہ استغاثہ کے ملزم کے خلاف نکتہ نمبر ۱ اور نکتہ نمبر ۲ پر اب یہ کیس پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے، میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ استغاثہ نے ملزم کے خلاف نکتہ نمبر ۱ کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے، جبکہ نکتہ نمبر ۲ پر میرا جواب اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۳ :

ثکات اول اور دوم پر مقدمہ بالا حث کو مد نظر رکھتے ہوئے اور مدعی کی شہادت

کے ساتھ ساتھ گواہان گلزار، اظفر، عبدالحفیظ اور محمد ناصر شیخ کی گواہی کی موجودگی میں یہ عیاں ہے کہ ملزم کے افعال سے توہین رسالت، توہین قرآن اور توہین حجر اسود اور وکیل صفائی کے استدلال کہ ہنگامے پھوٹ پڑنے چاہئے تھے، ملزم اپنے افعال کے ذریعے مذہبی منافرت پھیلانا چاہتا تھا اور چونکہ اندریں حالات مذہبی منافرت پھیلنے کا اندیشہ ہے، لہذا امیر اجواب نکتہ نمبر ۳ پر بھی اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۴ :

مندرجہ بالا شہادت از مدعی، گواہان استغاثہ گلزار، اظفر، عبدالحفیظ علیہ، نور محمد ناصر شیخ سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ لوگوں میں مذہبی عدم تحفظ کا احساس پایا جاتا ہے، لہذا امیر اجواب نکتہ ۴ پر بھی اقرار میں ہے۔

نکتہ نمبر ۵ :

نکات نمبر ۱ تا ۴ پر میرے جوابات کو مد نظر رکھتے ہوئے، ملزم گوہر شاہی کو زیر دفعہ 295-A تعزیرات پاکستان مجرم قرار دیتے ہوئے ۱۰ سال قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ کی سزا اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۶ سال قید کی سزا دی جاتی ہے۔

ملزم کو زیر دفعہ 295-B مجرم قرار دیتے ہوئے عمر قید کی سزا دی جاتی ہے، ملزم کو دفعہ 295-A کے تحت مجرم قرار دیتے ہوئے سزائے عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ملزم کو ۱۱۲۰۰۰ روپے کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ 295-C موت کی سزا اس لئے نہیں دی

جاری کیونکہ عدالتی کارروائی اس کی غیر حاضری میں ہوئی ہے۔

ملزم کو زیر دفعہ ۸ / انسداد دہشت گردی ایکٹ جو کہ قاتل سزا ہے، زیر دفعہ ۹ / انسداد دہشت گردی ایکٹ ۷ سال قید کی سزا اور پندرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۸ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ ملزم کو زیر دفعہ ۶ (ب) انسداد دہشت گردی ایکٹ مجرم گردانتے ہوئے زیر دفعہ ۷، عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مجرم کو مزید ۸ ماہ قید کی سزا دی جاتی ہے۔ مجرم کی سزائیں علیحدہ علیحدہ ایک کے بعد ایک چلیں گی۔ مجرم مفرور ہے لہذا اس کے خلاف ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کئے جائیں، اس فیصلہ کی ایک نقل ایس ایچ ٹیڈو آدم کو ارسال کی جائے کہ وہ ملزم کو گرفتار کر کے سزا بھگتنے کے لئے سینٹرل جیل حیدر آباد کے حوالے کرے۔

دستخط

عبدالغفور میمن جج

11-3-2000

آخری گزارش :

آخر میں گوہر شاہی اور اس کے مریدین و معتقدین سے نہایت خیر خواہی اور دل سوزی سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نبی رحمت ﷺ کے دامن شفاعت سے رشتہ نہ توڑیں بلکہ اپنے لفظ عقائد و نظریات سے توبہ کر کے اپنے آپ کو نبی رحمت ﷺ سے وابستہ کر لیں اور اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم اور راہِ ہدایت پر قائم رکھے اور اسی پر خاتمہ

فرمائے، آمین۔

(مولانا) سعید احمد جلالپوری